UNIVERSAL LIBRARY

OU_232730

UNIVERSAL LIBRARY

حمایۃ الاسلام

یعنی

ترجمہ کتاب گاڈفری ہیگنس صاحب

جو انہوں نے سنہ ۱۸۲۹ء میں مذہب اسلام کی حمایت اور عیسائیوں کے اعتراضات کے تردید میں لکھی تھی

حسب الارشاد جناب مولوی سید احمد خانصاحب بہادر سی ایس آئی کے

منشی عبد الودود نے انگریزی سے اردو میں ترجمہ کیا

بریلی

مطبع صدیقی میں باہتمام مولوی محمد منیر مطبوع ہوئے

سنہ ۱۲۹۰ھ — سنہ ۱۸۷۳ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً و مسلماً

واضح ہو کہ اِس کتاب کو ایک بہت بڑے مشہور عالم گاڈ فری ہیگنس صاحب نے اُن اعتراضات کے جواب مین لکھا ہی جو عیسائی عموماً مذہب اسلام اور جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید کی نسبت کیا کرتے ہین مصنف اِس کتاب کا ایک عیسائی شخص ہی مگر اُسکا دل تعصب سے پاک ہی شاید وہ یہہ خیال کرتا ہی کہ دوسرے مذہب پر بیجا اور تعصب سے الزام لگانا محض ناانصافی ہی اور چونکہ مصنف کے زمانہ مین عیسائی لوگون نے بہت سے غلط اعتراضات اور اتہام مسلمانون کے مذہب کی نسبت مشہور کئے تھے اس سبب سے اِس شخص نے صرف بنظر انسانیت اور انصاف دوست ہونیکے یہہ کتاب لکھی ہی اس امر کے ظاہر کرنیکو کہ عیسائی لوگ جو اعتراضات مسلمانونکے مذہب پر کرتے ہین وہ محض ناانصافی سے اعتراض کرتے ہین حقیقت مین وہ اعتراض مسلمانونکے مذہب پر وارد نہین ہوتے *

جن اعتراضات کا جواب مصنف نے اِس کتاب مین دیا ہی وہی بڑے اور مقدم اعتراض ہین جو مذہب اسلام پر عیسائی کیا کرتے ہین اور حق یہہ ہی کہ اِس کتاب کے مصنف نے اکثر اعتراضون کا جواب نہایت عمدہ اور بہت خوب دیا ہی اور وہ جواب بالکل مسلمانونکے مذہب کے مطابق ہی شاذونادر ایک دو مقام پر ایسی بھی گفتگو کی ہی جو مسلمانونکے عقائد مسلمہ سے موافق نہین ہی چنانچہ قرآن مجید کی نسبت جو کچھہ لکھا ہی وہ سب واہیات ہی مگر ہم مسلمانونکو اوسپر کچھہ خیال کرنا نہین چاہیئے اسوجہ سے کہ مصنف اس کتاب کا مسلمان نہین ہی بلکہ ایک آزاد رای کا آدمی ہی اور جو کچھہ اُسکے خیال مین آیا وہ اوسنے لکھا ہی ہم مسلمانونکو اُس مصنف کی اس

محنت اور فیاضی کا شکر کرنا چاہیئے کہ اوسنے مذہبی معاملات مین بھی بلا تعصب نہایت
انصاف کو تا بمقدور اپنے کام فرمایا ہو اور اُس انصاف دوست مصنف کی تحریرین سے
ہم مسلمانونکو خذ ما صفا و دع ما کدر پر عمل کرنا چاہیئے اس مصنف نے جس دلی جوش سے اُن
اعتراضون کا جواب لکھا ہی اُس سے اُسکے دوستونکو نہایت اندیشہ ہوگیا تھا کہ ایسا نہو کہ یہہ
عالم ہمارا دوست مسلمان ہوجاوے اور اسلیئے اُسکے ایکدوست آر ایم بیڈرلی صاحب نے
اُسکو ایک چٹھی لکھی تھی جسمین اپنی دانست مین اونہون نے اُسکو مسلمان ہونے سے روکا تھا
لیکن اسمین کچھہ شک نہین ہی کہ یہہ مصنف گو کسی مذہب کا قائل نہو مگر مذہب اسلام کو نسبت اور
مذہبون کے ایک نہایت عمدہ اور صاف اور روشن مذہب سمجھتا تھا +

اس مصنف کی یہہ عمدہ کتاب لندن مین ۱۸۲۹ء مین چھپی تھی جسکو ۴۴ برس ہوئے لیکن بسبب
گذرنے زمانہ کے بالکل نایاب ہوگئی تھی اور اکثر مسلمان اس کتاب کی خوبیون سی بالکل ناواقف
تھے ۱۸۶۹ء مین جبکہ سید احمد خانصاحب بہادر سی ایس آئی لندن مین تشریف لیگئے
اور وہان کتب عمدہ اور نایاب کی تلاش مین مصروف ہوئے تو اونہون نے اس کتاب کو بھی
بہت تلاش سی بہم پونہچایا اور خود اپنے ساتھہ ہندوستان مین لائے اور اب اُن ہی کی فرمایش
سے یہہ کتاب انگریزی سی اُردو مین ترجمہ ہوکر واسطے فائدہ مسلمانان ہندوستان کے چھاپی
گئی اور اس ترجمہ کا نام **حمایۃ الاسلام** رکھا گیا امید ہی کہ جو کچھہ سید احمد خانصاحب
بہادر سی ایس آئی نے اس کتاب بہم پونہچانے اور اُردو مین چھپوانے سے مذہب اسلام
کی تائید کی ہی اُسکا اجر عظیم خدا تعالی اُنکو دیگا +

یہہ بھی معلوم کرنا چاہیئے کہ اس کتاب کا نام انگریزی مین اپالوجی ہی مصنفہ گاڈفری ہیگنس
اور اسی نام کی ایک اور کتاب مصنفہ جان ڈیون پورٹ سید احمد خانصاحب بہادر لندن سے

ہندوستان مین بھیجی تہی اور اسکا ایک ترجمہ مؤید الاسلام نام سنہ ۱۸۶۶ء مین دہلی مین چھپا تھا اور اسکا
دوسرا ترجمہ لکھنؤ مین اسی زمانہ مین چھپا تہا اور مظاہر الحق اسکا نام رکہا گیا تہا جو لوگ کہ ان
کتابونکو پڑہین وہ اس شبہہ مین نہ پڑین کہ یہہ کتاب اور وہ کتاب دونو ایک ہین بلکہ خوب سمجھہ
لین کہ یہہ کتاب گاڈفری ہیگنس صاحب کی تصنیف ہی اور وہ جان ڈیون پورٹ صاحب کی تصنیف تہی
جان ڈیون پورٹ صاحب ابتک زندہ ہین اور سید احمد خان صاحب بہادر کی انسی بہت ملاقات ہی ہر چند وہ
بہت قابل اور لائق آدمی ہین مگر عالمونمین شمار نہین کئی جا سکتی اور گاڈفری ہیگنس صاحب بہت مشہور
اور نامی عالم ہین جو اپنی عصر کے بہت بڑی بڑی مشہور عالمونکے ہمسر تھی جیسا کہ ان دونو مصنفون
کے علم وکمال مین تفاوت ہی ویسا ہی ان دونوکی تصنیفونمین بھی فرق ہی گاڈفری ہیگنس صاحب
کی کتاب ایسی مستحکم اور عمدہ ہی جیسی کہ ایک فاضل اجل کی کتاب کا ہونا چاہئی مگر جان ڈیون پورٹ صاحب
کی کتاب اس رتبہ کی نہین ہی چنانچہ ان دونون کتابونکے پڑہنے والے ان دونو کتابونمین
تمیز کر سکینگے اور نیز مخفی نرہی کہ مترجم نے ترجمہ کرنے مین حتی الوسع کمی بیشی نہین کی حتی کہ
الفاظ تعظیمی جو معمول اہل اسلام ہین انکو بھی قلم انداز کیا تاکہ کوئی یہہ نہ سمجھی کہ مترجم نے اپنے
مذہب کی طرفداری کی ہوگی دوسرے یہہ کہ مؤلف نے اس کتاب مین اکثر جگہہ حاشیے بھی لکہی تھے
انکا بھی ترجمہ کرکے حاشیہ پر لکہہ دیا گیا ہی اور جسجا اپنی طرف سی کوئی حاشیہ لکہا ہی اسکی آخر
مین لفظ مترجم بڑہا دیا ہی تاکہ مؤلف کے قول سی مترجم کا مقولہ علحدہ ہو جاہی اور اپنی دانست
مین مترجم نے بہت کوشش سی ترجمہ صحیح کیا ہی اگر اب بھی کہین اصل کتاب کے موافق مطلب
ادا نہوا ہو تو ناظرین معاف فرمائین واستغفر اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ + + +

التماس

ازطرف مصنف بخدمت روسا و شرفا یہ اشٹیٹک سوسائٹی گریت بریٹن و آئرلینڈ

ای صاحبو مین اس چہوتے رسالہ کو آپ کی نذر کرتا ہون اس غرض سے کہ جو راے آپ کی سوسائٹی کے بعض اشخاص اور میرے ہموطنون کی دربارہ مذہب لکہو کہا یا شندو ممالک شرقی کے ہی جنکی بہتری آپکو اپنی خوش نیتی سی مدنظر ہی وہ رای مجکو غلط معلوم ہوتی ہے مجکو تمنا ہے کہ اسکی تصحیح کرون اور دوسری وجہ یہ کہ آپکو ان لوگونکی بہتری کے لئے انکا مذہب صحت کی ساتہہ سمجہہ لینا نہایت ضرور ہوا در مین اس رسالہ کو بدون اسکے کہ سوسائٹی یا اسکا کوئی ممبر واقف ہو یا پسند کرے پیش کرتا ہون باین لحاظ کہ کوئی ممبر میری راے کے الٹے دام مین نہ آجاے

آپکا تابع اور ترقیخواہ سوسائٹی کا
گوڈفری ہگنس ممبر اشٹیک سوسائٹی

مقام اسکیلوگر ینج متصل ڈانکیسٹر
مورخہ جولائی سنہ ۱۸۲۹ع

دیباچہ مصنف

مضمون ذیل سے غرض یہ ہے کہ جو نزاع ابتک درمیان عیسائیون اور محمدیون کے واقع ہے اُسکو تعصبات کے ثابت کرنے سے کم کردیا جاے کہ ہرچند بدقسمتی سے بوجہ مرور زمان دونونکے مذہبونمین تغیر ہوگیا ہے مگر بنا اور اصول دونونکی متحد ہین ؛

اگر مؤلف محبت برادرانہ کے بڑہانے مین عمائد اہل اسلام کے ساتھہ جنھین سے کہ لکھوکھہا رعایا انگلشیہ ہونے مین ہمارے شریک ہین ادنے درجہکی بھی کامیابی حاصل کریگا تو اوسکو بہت کچھہ صلہ ملجائیگا ؛

سیمے[illegible] نے اپنے گھوڑے سے اوترکر ایک سانپ کو مارڈالا جو راہ کاٹتا ہوا جاتا تھا اور اوسکو اُس ایلچی کے پاس جو اپنی عرآبہ مین بیٹہا تھا لیگیا اوسنے اوسکو ایسے ملائم اور پرتاثیر ملامت اوس بیباکی سے ایک جانور کے ناحق مارڈالنے پر کی اور کہا اوسپاہی زادہ اس بیچارہ سانپ نے کیا تمکو کچھہ ضرر پونہچایا تہا اب تم اوسکی مارنے سے کیا بہت خوش ہوگئے پس اپنی بیرحمی کا ثبوت اپنے ساتھہ لئے مت پہرو کہین تمہاری شامت نہ آئے جس اللہ نے تمکو بنایا ہے اُسی نے اس سانپ کو بھی پیدا کیا ہے اور یقین الیقین ہے کہ اس جنگل مین تم دونونکو رہنے کو جگہہ کافی تھی + نقل از اسفار کلارک جلد ۴ صفحہ ۵۴۴

مترجم یہ تمثیل مؤلف نے شاید اسلئے لکھی ہے کہ فریقین آپسمین کشت و خون نکرین +

معذرت وغیرہ

۱ شاید سلطنت فارس یعنے حصہ شرقی سلطنت روم کہ ہی پیشتر ایسی تباہ و خستہ
حالت مین نہوئی ہوگی جیسی ساتوین صدی کے آغاز مین ہوئی بوجہ ضعف حاکمان
روم کے اُنکی سلطنت کا کُل ڈہانچہ نہایت لچر تہا اور پادریون کی درشتی اور خرابی کے
باعث عیسائی مذہب کو اسدرجہ کا تنزل ہوگیا تہا کہ آب بمشکل قیاس مین آسکتا ہی
حتے کہ اگر اُسکا ثبوت کما ینبغی نہوتا تو اُسکا مطلق اعتبار بھی نکیا جاتا بیشمار فرقون
کی نزاع اور عداوتین درجہ غایت کو پونہچ گئین اتفاق باہمی کا کل ڈہانچہ ہلگیا قصبون
اور شہرون مین خون بہنے لگا۔ حضرت عیسیٰ مسیح نے خوب پیشین گوئی فرمائی کہ مین
اپنے ساتھ صلح نہین لایا بلکہ تلوار لایا ہون۔ بیوی کو خلاف شاوند کے اور والدین
کو فرزند سے ہوگیا ہر خاندان مین تفرقہ برپا ہوا صلہ رحم جاتا رہا اور منشا ان بیہودہ
نزاعون کا ایسے امور مذہبی تھے جو سفلانہ اور خفیف مگر دقیق اور غیر مفہوم تھے
اُسوقت ایک دور دراز اور غیر معروف گوشہ عرب مین جو ان ملکی تنازعون سے
فاصلہ پر تھا جنسے سلطنت روم تہ و بالا ہوئی جاتی تھی دین محمدی پیدا ہوا جسکی
قسمت مین تھا کہ جیسی طوفانِ ہوا روی زمین کو صاف کر دیتا ہی اُسیطرح وہ بھی
سلطنتون اور ریاستون اور رسوم کو اپنے آگے دہرلے اور انکو ایسا متفرق کر دے
جیسی خاک باد صرصر کے آگے سے پھٹجاتی ہے ٭

۲ جسقدر عرب کے نامی پیغمبر یعنی محمدؐ کی نسبت رای دینی مشکل ہی اسقدر میری دانست
مین اور کسی شخص کی نسبت نہین۔ کیونکہ تعصب اور کینہ نے اس نرالے شخص کی تاریخ
کو ایسا مبہم کر دیا ہی کہ آپکے بہت سے حالات کی اصل حقیقت دریافت کرنی بہت

مشکل ہے خوب غور کرنے سے ظاہر ہے کہ جو امور عیسائیون نے آپ کے خلاف پر
لکھے ہین وہ بطور شہادت کچھ اُن سے زیادہ قابل تسلیم نہین ہوسکتی جو یہودیون نے
حضرت عیسیٰ کے خلاف مین کہے ہین بشرطیکہ دونو صورتونمین کسی اور ذریعہ سے
اُنکی صداقت نہو۔ اِسی بنا پر جو باتین کہ محمد کے موافق قرآن مین لکھی ہین اگر اُنہین کو
تنہا لیا جاے تو اُنپر بھی اعتبار نہین ہوسکتا لیکن اگر قرآن مین کوئی ایسی بات آپکے
خلاف پائی جائے جو آپکے ابتدائی پیروان کی راے کے بموجب ہو جنہون نے
قرآن جمع کیا ہی تو وہ میری دانست مین شہادت ہوگی کیونکہ وہ ایسی شاہدون سے
صادر ہوئی جنکو شہادت منظور نہین ۔ اسیطرح میری دانست مین ایسی بیانات جنپر
کہ یہودی اور عیسائی اور اہل اسلام یکسان متفق ہین قابل تسلیم ہوسکتی ہین +

۲۳ لیکن اگر شاید کوئی یہہ کہے کہ آپکی نسبت اگر تواریخی بیانات اسیطرح سے چھانٹ
ڈالے جائین تو کچھہ بھی باقی نرہیگا پس غلط احوال کے معلوم ہونے کی نسبت بھی بہتر ہے کہ کچھہ
حال معلوم نہو تو ہم کہین گے کہ ہمارا قیاس یہہ ہی کہ یہانتک نوبت نہ پونہچیگی بلکہ بہت
باتین ایسی باقی رہینگی جو خاصکر اچھی نہین تو بری بھی نہین مگر اُنکی صداقت کا غلبہ قوی ہی
علے الخصوص جبکہ محمد کے دشمن اُن باتونپر اعتراض نکرین اور خاموشی سے تسلیم کرلین اور نیز وہ
باتین خود ممکن ہون اور محمد اور آپکے ملک کے باشندون کی عام رویہ اور اُن زمانون
کے حالات سے ملتی جلتی ہون اور علاوہ برین کل بنی آدم کے چال ڈھال کے موافق ہون
جنکو ہم تجربہ سے دریافت کرسکتے ہین مگر تاہم یہہ باتین اُن امور کیطرح پایۂ ثبوت کو نہین
پونہچ سکتی جنہین کہ دوست اور دشمن دونو متفق ہون اور اس فرق کو بخوبی یاد رکھنا چاہیے
۔ ماورای اسکے محمد کی نسبت کچھہ ایسی باتون کا بیان ہی جسکو بوجہ آپکے حال کے تسلیم

کرنے مین بڑی احتیاط چاہیئے گو آپکے دوست و دشمن دونو آن باتونکو مانتے ہین مثلاً جب کہین کہ آپکو الہام غیبی کا دعوی تھا تو ظاہر ہے کہ گو یہہ دعوی حکماء زمانہ حال کے عندیہ مین آپکو نہایت مضر ہی تاہم آپکے پیرو بعد آپکے مذہب قائم ہو جانیکے اس دعوی کو بدون آپکے کسی نقص کے آپ کیطرف منسوب کرتے ہین غیر مہذب لوگ تو اسلئے کہ نئے دین اور سلطنت کو تقویت ہو اور حمقا و متعصب اسوجہ سے کہ محمد کی نیکنامی بڑھے مگر جبکہ محمدؐ کی خوش اطواری کی ترقی اونکی نظرون مین سمائی تو اوسکیے ساتھہ اونکی اعتقاد کی درستی ہوگئی اور یہی بات اونکی نابینائی اور عقل کے دور کرنے کی ممد ہوئی کیونکہ متعصبون کو کبہی دلیل عقلی سے سروکار نہین ہوتا عیسائیون اور یہودیون کے مختلف فرقون نے اس امر مین متعصب مسلمانونکو شہ دی کیونکہ اسکی وجہ سے اونکو اوس شخص پر عیاری کی تہمت لگانیکا موقع ملا جس سے اونکو یہی عداوت تھی کہ وہ شخص اوس مذہب پر نہین چلتا تہا جسکو اونہون نے اپنی راست بازی سے صحیح سمجھہ رکہا تھا افسوس کہ اوس زمانہ مین اگر کوئی حکیم بھی تھا تو اوسنے نہ اسباب مین کچہہ فکر کیا اور نہ اوسکو حیطہ تحریر مین لایا +

ہم ہکو تجربہ سے یہی معلوم ہوتا ہی کہ محمدؐ کو یہودیون اور عیسائیون نے ایسی بڑی بڑی خطاؤن سے جنکو عوام کا تعصب ایجاد کر سکتا ہی متہم کیا ہے چنانچہ خطاب عیاری ہمیشہ دیتے ہین مگر اپنی دانست مین مین ثابت کرونگا کہ آپ اس خطاب کے مستحق نہین یا کم سے کم تو اسیقدر کہ آپ اس معنی کے مصداق نہین — کہتے ہین کہ آپکا دعوی یہہ تہا کہ اللہ نے مجکو بطور رسالت بہیجا ہی یہہ دعوے میری دانست مین آپ بدون عیاری بہی کر سکتے ہین اسلئے کہ کوئی بات ایسی عام نہین جیسی یہہ ہی کہ ہر شخص خیال کرلے کہ مین اسلئے دنیا مین آیا ہون یا مجہہ سے یہہ مطلوب ہے کہ اپنے ہم جنسون کے اخلاق معاملہ ملکی یا مذہبی

پند و نصائح سے درست کران اور آمین مکر و فریب کی آمیزش نہو جسکے بغیر آدمی
عیار نہین ہو سکتا تا ور اسکو انکار رسالت کا اسپر دال نہین کہ بشر کی طاقت سے
فوقیت رکھے کیونکہ ہر متنفس اسلیئے بھیجا گیا ہو کہ اپنے وس مرتبہ کے موافق کہ اللہ تعالیٰ
نے اسکو دیا ہے فرائض ادا کرے اور اپنے قیاس کی روسے مین اسبات کو ثابت کرونگا
کہ کوئی شہادت اس امر کی نہین ہو کہ دعوی محمد کا کچھہ اس سے زیادہ تھا +

۵ لیکن اگر یہہ کہین کہ آپکو زعم پشین گوئی کا تہا تو مین خیال کرتا ہون کہ مین ثابت
کرونگا کہ اسکا کوئی ثبوت نہین ناظرین سے التماس ہو کہ اسبات کو یاد رکھین کہ محمد
کے عہد مین اور اُس سے پیشتر لفظ (پرافیٹ) یعنی پشین گو سے یہہ معنی نہین لئے جاتے
تھے کہ حیطہ انسانی سے زیادہ قدرت رکھتا ہو چنانچہ گیارہوین باب مین مکتوب سینٹ
پولوس کے جو بنام اہل قرنطس ہے لفظ پروفیسائی سے بجز وعظ کے اور کچھہ مراد نہین
اور میری دانست مین محمد کو بھی ابتدا رسالت مین اس سے زیادہ کچھہ اور دعوے
نہتا کہ مجکو خداتعالی نے مبعوث کیا ہو اور الہام و وحی فرمائی کہ اپنے ہموطنون کی
بت پرستی کو وعظ سے درست کرون ۳ +

چونکہ جب کوئی کار نیک کیا چاہتا ہو تو کہتے ہین کہ اوسکو مدد غیبی ہوئی اور اگر افعال
بد کا ارادہ کرتا ہو تو اوسکو اغواے شیطانی کہتے ہین اسلئے محمد کے پروفیٹ ہونیکے
معنی تائید غیبی کے ہوئے اور اونکی تصدیق اسطرح ہو کہ آپکے پیرؤن نے نہین کہا کہ آپ
نے کبھی پشین گوئی کی یا پشین گوئی کا دعوی کیا +

٦ دربارہ لفظ پروفیٹ اور دین اسلام کے یہہ کہا گیا ہی ۳۳ ۔ پہلے تو یہہ دریافت
کرنا چاہیئے کہ یہہ دین کیا چیز ہے اُسکا پہلا رکن یہہ ہو کہ کوئی معبود نہین سوا ے خدا

کے اور دوسرا رکن یہہ ہے کہ محمد ایک رسول ہین اللہ کے یہہ نہین کہ پیشین گو ہین جیساکہ بعض اوقات مراد لیتے ہین اور نہ یہہ کہ رسول معہود ہے بنا اسلئی کہ لفظ رسول کے معنی پیشین گو کے نہین اور حسب تعریف رسول پر خود محمد کے بیانمین افضل نہین جیسا کہ قرآن کی سورہ چہارم آیت ۱۶۳ مین ہے کہ رسول بہت ہین اور انکی تعداد معلوم نہین ہے
بموجب ویسٹ منسٹر ریویو نمبر ۹ صفحہ ۲۲۶

٧ یہہ تقریر کل بحث آپکے علم غیب کی جیساکہ عموماً مانی جاتی ہے بالکلیت دور کردیتی ہے +

٨ عیسائی پادریون نے جو محمد کے رویہ کی نسبت واہیات لکھی ہین اُسکی بیان کرنی یا نقل کرنے سے احتراز کرونگا بعض اُن لکھنے والون مین سے عالم اور معزز لوگ ہین کہ اونکو در حقیقت لغوگوئی زیبا نہین مثلاً پریدوکس مگر بوجہ جوش مذہب کے اسمعاملہ مین انکو صحیح اور غلط کی تمیز نہ رہی اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اُنکی عقل پر پردہ پڑگیا ــ مین اگر اُس بیہودگی جاہلانہ کی تفصیل کرون تو ارباب فہم اور آزاد طبعون کو محمد کے رویہ کا کچھہ حال معلوم نہوگا اور عیسائی مذہب کو اور اسکے معتقدون کے اس کمینہ عادت سے ضرر پہنچیگا ــ اس حرکت بیجا کو پادری ڈاکٹر ویٹ نے بمقام ہیمپٹن کے مشہور وعظون مین تصدیق و تسلیم کیا ہے + اور گو کہ ڈاکٹر مذکور خالی از تعصب نہین کیونکہ عیسائی پادری تھا اور اکسفورڈ کی یونیورسٹی کے سنجیدہ متدین لوگون کے سامنے وعظ کہتا تھا تو ایسے موقع پر ایسے شخص سے احتمال تعصب تو ہی ہے تاہم محمد کے پیرودن کے بہت سے بیانونکو اُسنے تسلیم کرلیا ہے جس کو کہ صاحب طبع سلیم اور فہیم منکر نہین ہوسکتا اور یہہ پادری صاحب کی بڑی خوبی اور نیکنامی ہے اور چونکہ یہہ شخص اول عیسائی شاہد ہے اس لحاظ سے مین اکثر اوسی کے اقوال نقل کرونگا +

۹ یہہ صاف ظاہر ہے کہ اِس شخص کی گواہی اُس قسم کی تصور کیجایگی جو بدون مرضی شاہد
کے سرزد ہوتی ہے اسکا قول ہے کہ محمد صلعم کا رویہ بہت سی پیرووں کے مختلف بیانات تحریری
مین سرتاسر عمدہ اور دلربا رنگوں سے رنگین ہے یعنی آپکو حالات جسمانی اور روحانی مین بمنظر قرار
دیا ہے اور ہر ایک وصف اور خوبی کو جو انکی زینت اور فخر ہے آپکی ذات سے منسوب کیا ہے تاہم
ایسا رویہ محمد کا ڈاکٹر ویٹ کے قول کے بموجب آپکے پیرووں سے ہمکو معلوم ہوا ہے جس مین
شاید بوجہ نسبت کسیقدر مبالغہ ہو مگر پھر بھی بہت بعید ہے کہ پیرایہ راستی سے بالکل معرا ہو جیسا کہ
ڈاکٹر مذکور کی جوتھی ہیمپٹن لکچر کے مقولہ مندرجہ ذیل سے قطعاً ثابت ہے +

۱۰ وہ کہتا ہے کہ محمد صلعم کی اوائل عمر کے کوائف یقیناً ایسے تھے جنسے اچھی امید جاہ و جلال اور
اولو العزمی آیندہ نہین پائی جاتی تھی — گو عرب کے ایک نہایت معزز قوم اور نہایت عمدہ
خاندان مین سے تھے مگر مصیبت اور افلاس کے سوا آپکو کچھہ ترکہ نملا اور یہہ بھی نہوا کہ والدین
کی نازبرداری اور نگرانی سے یہہ مصیبت کچھہ کم ہوجاتی — تعلیم جو آپ نے مثل اپنے
ہم وطنوں کے پائی غیر مرتب اور نا ملائم تھی یعنے نہ تو خوبی علم ادب سے معتدل اور نہ
بدیہیات اولیہ کی واقفیت سے کامل بلکہ صرف اسقدر کہ قواے جسمانی کو مستحکم کرے نہ یہہ کہ
ذہن کو روشنی اور ترقی بخشے — لیکن عمدہ عطایا اور انعامات جنسے کہ آپکو فیض منعم حقیقی
نے آراستہ کیا تھا اس بدقسمتی کے بدلے بخوبی ہوگئی یعنی صورت مین شکیل اور اطوار مین
رسیلے اور بے تکلف تھے اور بلند حوصلگی وہ عنایت ہوئی تھی جو طوفان مصیبت کو فرو کرسکے
اور غیر معقول تعلیم کی قبایح کے مقابلہ مین فروغ پاوے غرضکہ آپ جامع اُن اوصاف کے
تھے جو فی حد ذاتہا زیادہ عمدہ تھے اور جنمین زیادہ عمدہ نتائج حاصل ہونیکی لیاقت تھی
بنسبت اسکے کہ دولت کی کثرت یا وراثت سے حاصل ہوسکین انتہے" +

۱۱ ایسا کچھ روئداس بڑی پیغمبر فتحیاب ور تہذیب کنندہ یا چالاک ٹھگ کا اکسفورڈ کی یونیورسٹی کے محقق زبان شرقی نے بیان کیا ہی - مین اب ایک عام خاکہ محمد کی تاریخ کا ڈالتا ہون +

۱۲ سنہ ۵۷۰ع مین بحر قلزم کے مشرقی کنارہ پر شہر مکہ مین ایک مفلس بیوہ کے (جسکے خاوند کو وفات پائے ہوئے قریب دو مہینے کے ہوتے تھے) ایک لڑکا پیدا ہوا اس لڑکے کے چچا ابوطالب ایک متمول آدمی نے اوسپر ترس کہا کر پانچ یا چھہ میل کے فاصلہ پر ہرے جنگلات مین پرورش کے لئے بہیجدیا یہہ بچہ دیکھنے مین تندرست اور خوبصورت تھا اور جسقدر عمر مین ترقی پاتا گیا اوسیقدر مزاج کی حلاوت حسن جسمانی کی ہمسری کرتی گئی اوصاف جبلی سب اسمین موجود تھی مگر تقدیر یاور نہتی یعنی مفلس تھا اور گو اوسکی چچا نے صغیر سن مین اوسکو مرنے سی بچا لیا مگر اوسکی تعلیم کرنے یا ادنے درجہ کی زندگی سے نکالنے مین کچھہ بھی صرف کرنا نچاہا جب وہ لڑکا سن شعور کو پوہنچا تو بطور شتر سوار کے قوت بسری کرنے لگا اسی حیثیت مین بہت سال تک مختلف ملکومین مسافت کی جسکی وجہ سے انسانون اور اشیا سے وہ واقفیت حاصل ہوئی کہ غالبا اون حروف سی بیش قیمت تھی جو ایک ملا کسی مکتب مین روک کر سکہا تا یہی لڑکا محمد تہا اپنے چچا کی ملازمت مین بطور شتر سوار کے ۲۵ برس تک رہی بعدہ آپ نے ایکعفیفہ خدیجہ کی نوکری کر لی جسکا خاوند ایک تاجر تہا اور اوسکو مری ہوئی تہوڑا ہی عرصہ ہوا تہا اور بہت کچھہ دولت اور تجارت کے پیچیدہ معاملات اپنی بی بی کے لئے چہوڑ گیا تہا کہتے ہین کہ دمشق مین بہی اسکا کارخانہ بہت پہیلا ہوا تہا اور اسکا خاوند اپنے وطن مکہ کے اول درجہ کے تاجرون مین سے تہا ۲۵ برس کی عمر سے قریب تین برس تک آپ بطور کارپرداز کے اس کارخانہ کے

مستقل رہے اور اُس بیبی کی دولت سے دمشق اور بہت سی اور جگہون تک تجارت کرتی رہی
اب خدیجہ نے آپکے ساتھہ نکاح کرلیا جس سے آپ دفعۃً حالت ملازمی سے نکلکر اپنے ملک کے
رئیسون مین شامل ہوئے اور تنگدستی سے بہت کچھہ دولت پائی — اُن بہت گوئیون مین جو آپکی
نسبت ہین کیونکہ حد سے زیادہ کی گئی ہین یہہ عجیبات ہے کہ اس بیبی کیوجہہ آپکی شان کے خلاف کوئی امر نہین
کہا گیا سلہ ۲۲ برس تک صرف یہی بیبی آپکی منکوحہ رہی اور اسکے مرنے تک آپنے بہت بیبیان بموجب
رسم اپنے ملک کے نہ کین مگر اُسکی وفات کے تھوڑی ہی عرصہ بعد آپ نے عائشہ بنت ابوبکر
اور سودہ بنت زمعہ اور کچھہ دنون کے بعد حفصہ بنت عمر سے نکاح کرلیا ان نکاحون سے
آپ اُن تین شخصون کے داماد ہوگئے جو آپکے بڑے معاون تھے +

۱۳ ڈاکٹر وہیٹ اپنے وعظ نمبر ۲ مین کہتے ہین کہ وقت نکاح خدیجہ سے لیکر اُس زمانہ تک کہ
آپ نے اپنے آپکو پیغمبر اللہ تعالی کا ظاہر کیا تواریخ مین کچھہ حال آپکے افعال اور مجاہدونکا
نہین ہے آپکی زندگی کے ۱۵ برس نہایت گہری تاریکی مین ہین جسمین گذرے محال ہی صرف
ایک مورخ بیان کرتا ہے کہ اللہ تعالی نے اپنے پیغمبر کے دلمین شوق خلوت اور عزلت
ڈالا تھا لہذا غار خالی از اغیار لینے جبل حرا کی کھوہ مین اکثر دنون کی صحبت سے محترز ہوکر
جا بیٹھے پس اسی اکیلے بیابان ایک ایسا پردہ ہے کہ اس تاریک زمانہ کی ظلمت کے صاف
کرنیکو کافی ہے انتہی" +

۱۴ پھر ڈاکٹر مذکور کہتے ہین کہ بموجب قول مشرقی مورخون کے معتقدکار و یہ اس زمانہ تک
بیداغ رہا آپکی خوش خلقیون اور دوسرے کمالات نے آپکو اہل شہر کی نظر مین بڑھا دیا اور
بالتخصیص آپکی دیانتداری کی تعریف شہریون نے نہایت ادب اور زمانہ سازی سے کی آپنے
اپنے وقت سے بہت کچھہ چلہ کشی اور پاک خیالات اندر گوشونکی دیکھا تیکو بسر کیا اور اپنی روپیہ

سلہ زمانہ حال میں کہ عیسائی ... مجھے ... عجیب نہین کیا ۱۲ مترجم

ہوں بیہودہ تر اور سخاوت میں آندھی اور عبادتوں میں زیادہ جفاکش ہوگئے دو غرضوں
کے لئے اول یہہ کہ جن عام غلطیوں میں آپ خود بھی مبتلا تھے انکی ترمیم جھٹ پٹ
کی تغییر و تبدیل سے نہو جائے اور نیز وہ آپ دفعتہً اُس بت پرستی کے خلاف وعظ گوئی شروع
نکریں جسکو شرکت اپنے ہم وطنوں کے خود کرتے تھے دوسرے یہہ کہ آپکو وہ جاہ و توقیر
لوگوں میں حاصل ہو جو کسیقدر اُس معزز اور رفیع مرتبہ کے مناسب ہو جسکو آپ اختیار کرنیکو
تھے انتہے ؎

۱۵ باوجودیکہ اکسفورڈ کی پادری نے صرف اپنی ہی گمان پر بغیر کسی شہادت
کے ان پیغمبر جدید کی شان میں عبارت صدر میں بُرائی کا ارادہ کیا مگر اُسکے بیان سے
یہہ ظاہر ہے کہ ۴۰ برس کی عمر تک جس زمانہ میں کہ آپ نے اپنی ہموطنوں کی تہذیب اول ہی اول اختیار
کی آپ کا ارادہ قابل طنز نتھا بلکہ درحقیقت ایسا تھا کہ سبکو ویسا ہی اختیار کرنا چاہئے
چونکہ اکسفورڈ کا عالم آپکے اُن سوانح سے جو اوروں کے لئے نظیر تھی منکر نہو سکا اور
آپکی خوبی کو بوجہ عیسائی پادری ہونیکے بے خدشہ تسلیم بھی نکر سکتا تھا تو اُسنے بجز اسکے
اور کچھہ نہ کیا کہ صحیح سکے رویہ کو ریاکاری اور نہایت فطرت اور گہری تکلف سے منسوب کیجیئے
سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ آپنے ۱۵ برس اپنی تعلیم آپ ہی کی پیشتر اسکے کہ اپنی بیبی یا یار غار وں
پر مقصد اپنی گوشہ گیری یا ارادہ کا ظاہر کیا ہو اور اپنی جلیل القدر رسالت کا حال جو آپکے
سپرد ہوئی تھی بتایا ہو ؎

اسطرحسے جو جو بیان آیا کہ ڈاکٹر مذکور نے تسلیم کرلی ہیں اُنمیں کم سے کم ایک خوبی
بڑے تحمل کی بھی اضافہ کردینی چاہیئے ؎

۱۶ ناظرین سے التماس ہے کہ یہاں ذرا توقف کرکے غور کرلیں کہ اگر ان بیہودہ

بر سکے زہد کا بیان پیمبر کے پیرو کرین اور آپکے اور دوستے اسقدر عرصہ دراز سکے خیال کئے جائین جو غالباً صحیح بھی ہین تو وہ بیان کسقدر مختلف ہوگا +

مین آسانی مسلمان مصنفون کے اقوال سے اسکو نقل کرونگا مگر بموجب اپنے قاعدہ کے اوسکو بطور گواہی قابل تسلیم نہین سمجھتا +

۱۷ یہہ تعجب کی بات نہین ہے کہ جب آپ اپنے اعتقاد مین مخلص تھے تو آپکی بی بی خدیجہ سب سے پہلے آپکی مرید ہوئین لیکن اگر آپ عیار ہوتے تو اسکے خلاف ظہور مین آتا کیونکہ آپکو اپنی بیبی کو پندرہ سال تک دھوکہ مین رکھنے کیلئے بڑی دانائی کام مین لانی پڑتی اسلئے کہ یہہ مان لیا گیا ہے کہ وہ بیبی معتقد تھی اور سازش مین شریک اور منافق نتھی ۔ خدیجہ کے بعد آپکا غلام زید دوسرا مرید ہوا اور اسکے بعد آپکے چچا زاد علی بن ابی طالب ۔ ڈین پریڈوکس نے تذکرہ محمد کے صفحہ بارہ مین جو آٹھ ورقے تقطیع خورد پر طبع ہوا ہی کہا ہی کہ آپکے چوتھے مرید ابوبکر تھے جو مکہ کے ایک نہایت متمول آدمی تھے جنھون نے غایت درجہ کی زیرکی اور تجربہ کی وجہ سے اس معاملہ مین بڑی مدد اور شہرت دی تھوڑے ہی عرصہ بعد ابوبکر کے مثل پانچ اور شخص عثمان بن عفان اور زبیر بن العوام اور سعد بن ابی وقاص اور عبدالرحمن بن عوف اور ابو عبیدہ بن الجراح مرید ہوئے جو کہ بعد کو آپکی فوج کے اعلے سردار اور خاص کارکن آپکے ماتحت ہوئے ان لوگون کی مدد سے آپ نے اپنی سلطنت اور عیاری ممالک عرب مین قائم کی انتہے "+

۱۸ باوجودیکہ محمد اور عیسیٰ کے ابتدائی تاریخون مین ایسی حالات ہین جنمین عجیب مشابہت پائی جاتی ہی لیکن بہت سی ایسی ہین جنمین بالکل اختلاف ہے مثلاً عیسیٰ کے اول بارہ مرید ونکو ناتربیت یافتہ اور کمرتبہ مانا گیا ہے بخلاف محمد کے اول مریدون کے

کہ بجز آپکے غلام کے سب لوگ بڑے ذیعزت تھے اور جب یہ لوگ خلیفہ اور سرافواج اسلام
ہوئے تو اُس عہد میں جو کچھ اُنھوں نے اعمال کئے اُن سے ثابت ہوتا ہے کہ اُنمیں اول درجہ
کی لیاقتیں تھیں اور غالباً ایسے تھے کہ آسانی سے دھوکا کھا جاتے - عیسیٰ کے اول مریدوں
کے کم تبگی میں موشیم صاحب بن عیسائی کی خوبی سمجھتے ہیں اور اگر ہم پوچھو تو میں مجبوری
مقر ہون کہ اگر انٹنی اور لاک اور نیوٹن سے اشخاص مذہب عیسوی کے اول محققین میں سے
ہوتے تو مجھکو بھی اطمینان کامل ایسا ہی ہوتا ایس اس سے ثابت ہے کہ ایک ہی شئی مختلف
شخصوں کو کیسی مختلف معلوم ہوتی ہے +

۱۹ اپنی رسالت کے کئی برس بعد تک معلوم ہوتا ہے کہ محمدؐ نے کچھہ بہت ترقی نکی گرانکے
دشمنونکی طنز اور تضحیک اور دھمکی سے خوف نہ کھاکر چوتھے سال کے اخیر تک جبکہ عیسائیوں کے
قول کے بموجب آپکے صرف اتالیس مرید مع اشخاص مذکورہ بالا ہوئے تھے وعظ کہتے رہے جنجملہ انکے
ایک عمر بن الخطاب تھے جنکا لحاظ آپکے دشمن بہت کچھہ کرتے تھے اور جو کہ اپنی لیاقتوں کی رو سے
خلافت کے رتبہ کو بلکہ گویا کل ایشیا کی سلطنت کو پہونچ گئے +

آپکے دشمن یعنی حکام سلطنت اور حامیان رسوم قدیم اور احبار اور کشیشوں نے یہہ دیکھکر
کہ تمسخر (جو کہ اکثر بڑے کام کے مقابلہ میں ایک سلاح زبردست گنا جاتا تھا) اور استعمال القاب
ساحر اور کاذب اور عیار وغیرہ سے آپکی پیروؤں کی ترقی مسدود نہوئی اور نیز اپنے زرق
میں کچھہ دال میں کالا پاکر کسی تدبیر زیادہ موثر سے چارہ جوئی کرنی چاہی اور دیکھہ بھی
کہ آپکے قتل پر متفق ہوئے +
اس سازش کو اگر آپکے چچا ابوطالب دریافت کرکے رفع نکر دیتے تو اگر مذہب کا خاتمہ نہوتا
تب بھی آپ کا کام غالباً تمام ہوجاتا +

ابو طالب نے جو ایک رکن سلطنت تھے گو آپکی رسالت کے معتقد نہ تھے مگر آپ کو دشمنون سے بچانے مین نسبت اپنے بت پرست بھائی ابولہب کے ایسے موقعہ پر زیادہ کامیابی اور شاید زیادہ گرمجوشی ظاہر کی +

۲۰ ڈین آف نارچ کی کرائتا سیم سے ظاہر ہے کہ پیغمبر نے اپنے ہموطنون کی طعن و تشنیع کو حلم اور نہایت دلچسپ گفتگو اور اطوار سے گوارا کیا اونے اور اعلے سے با مروت اور خوش خلق اور غریبون پر مہربان اور سخی (منقول از تذکرہ محمد تالیف پریڈوکس صفحہ ۱۹) کہتے ہین کہ وعظ کیوقت آپ حاضر طبع تھے اور میری دانست مین اسمین شک نہین کہ شیرین کلامی آپ مین بہت کچھہ تھی اور انہین اوصاف کیوجہ سے میری راے مین آپ کو ابوطالب سے وہ پناہ ملی جو آپکے حق مین ایسی مفید ہوئی اور اُس منصف اور فیاض شخص کے حق مین اوسکی عزت کا باعث ہوئی +

۲۱ ان حالات کو جنکا یہان ذکر ہے گو پریڈوکس نے تسلیم کیا ہی مگر اسکے لئے یہہ حالات تلخ اور زہر ہین اسلئے کہ اوسکو ان حالات مین بجز کمینگی اور رسوائی کی بات کے اور کچھہ نہین سوجھتا مجکو یقین ہے کہ پریڈوکس ایک نہایت نیک آدمی تھا لیکن تعصب سب عمدہ سے عمدہ آدمیونکو بھی اندھا کر دیتا ہے ۔ پروفیسر وہٹ نے خوب لکھا ہے کہ عیسائیون نے محمدؐ کیصورت حال لکھنے مین جنہون نے اپنے آپکو ایک ادنے مرتبہ سے بڑی سلطنت پر پہونچایا بارہا آپکو کامل بدی مجسم اور قواے خلقی اور طبعی سے بے بہرہ لکھا ہی اور یہہ کہ جیسا آپ بوجہ سخت بیوقوفی کے قابل حقارت تھے ویسا ہی بوجہ بڑی برائیون کے لائق نفرت تھے پس اگر ان لوگونکی بات پر یقین کیا جائے تو بجز اسکے کہ آپکی کامیابی نتیجہ طلسم قرار دیجائے ہم اور کچھہ نہ کہہ سکینگے ۔ اور اونہون نے اس کامیابی کو ایسا کرد

ہے جسکا حاصل ہونا طاقت بشری سے اگر غیر ممکن نہین تو مشکل جب بھی ہے"۔ مگر اس مشکل کی
دینداری عیسائی کو ترود کرنے کی ضرورت نہین کیونکہ وہ محض بے اصل ہی چنانچہ پادری ایٹ
نے اس بے اصل ورع اور عیسائیان سلف کی بہتان بندی کو تسلیم کرلیا ہی حقیقت
مین یہہ باتین اعتبار سے بمراحل دور ہین ؎

۲۲ جب اس سازش سے محمدؐ کی جان بچی تو آپنے وعظ کہنا بیخوف و خطر جاری رکہا اور
ہمیشہ نئے مرید پیدا کرتے رہے یہانتک کہ وعظ گوئی کے آٹھوین سال مین حکام مکہ نے
ایک قانون جاری کردیا جسکی رو سے ممانعت ہوئی کہ اب زیادہ اشخاص آپکے شریک نہون
مگر آپ نے اسطرف التفات نکیا اور نہ آپکو ابوطالب کی حین حیات کچہہ ضرر پہنچا
لیکن ابوطالب نے بعد دو برس کے وفات پائی پہر حکومت شہر کی صرف ابوسفیان کے متعلق
ہوئی جو خاندان امیہ سے اور آپکا سخت دشمن تہا۔ وفات ابوطالب کے بعد دو برس جسطرح
آپنے بمقابلہ اپنے دشمنون کے بسر کئے عیسائی مصنفون سے صاف معلوم نہین ہوتا کیونکہ
انکی لوچ روایتین بطور شہادت نہین لیجا سکتین مگر میری دانست مین پریڈوکس کا
قول معتبر ہوسکتا ہی کہ وہ بیان کرتا ہی کہ ان دو برس مین آپ کچہہ عرصہ تک ایک مقام طائف
نام کو چلے گئے جو حجاز کا ایک شہر مکہ سے مشرق کیطرف قریب ساٹہہ میل کے واقع ہی اور
جہان آپکے چچا عباس اکثر سکونت پذیر رہتے تہے۔ آپ وہان بارادہ مرید کرنے اور شہر
پر قابض ہونیکے گئے تہے مگر مقصد اول مین بالکل ناکامیاب ہوکر مکہ کو واپس آئے غالباً
آپ اپنے دشمنون کے غضب سے بچنے کے لئے چلے گئے تہے اور جب انکا جوش کسیقدر فرو ہوگیا
خواہ آپکی جماعت کو کچہہ فروغ ہوا تو واپس آئے انتہے"۔ ممکن ہی کہ جب آپ طائف
مین تہے تو آپ نے مرید کرنے مین کوشش کی ہوگی اور ناکامیاب ہوئے ہونگے۔ اور نیز

پریڈوکس کا قول ہے کہ آپکی رسالت کے بارہوین سال مین بعض آپکے پیرو تعداد مین قریب ایک سو کے سرکار کے خلاف ایسی حرکات کے مرتکب ہوئے جنسے سرکار کو بہت کچھ ضرر پونہچا اسلئے اونکو مکہ سے نجاشی بادشاہ حبشہ کے پاس بھاگ جانا پڑا اور بذریعہ آپکے خطوط کے جو اپنے ساتھہ لیگئی تھی بادشاہ کے پاس پناہ گیر ہوئی گو کہ باشندگان مکہ نے اپنے اعلے رئیسون مین سے دو کو بطور ایلچی کے اُنکے پیچھے شاہ موصوف کے پاس بھیجا کہ وہ اونکو حوالہ کردے مگر یہہ تدبیر سود مند نہوئی — اب محمد کو معہ باقیماندہ پیروان کے مکہ مین زیادہ ٹھیرنا مشکل معلوم ہوا کہ اتنے بہت سے رفقا کامل الوفا کی جلاوطنی کے بعد تعداد مریدون کی کم ہوگئی اور اسوجہ سے آپ اُن طعن دشنون کی متحمل نہوسکے جو آپکے دشمن ہر موقع پر کیا کرتے تھے مگر جسقدر نقصان آپکا مکہ مین ہوا اوسیقدر فائدہ مدینہ مین ہوا جو اسوقت یثرب کہلاتا تھا یہہ شہر حجاز کے شمالی کنارہ پر مکہ سے ۲۷۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے اور اسکے ایک حصہ مین یہودی اور دوسرے مین گمراہ عیسائی آباد تھے جنمین باہم نفاق ہونے سے جھگڑے اور قضایا برپا ہوئے اور ایک جماعت محمد کے ساتھ آملی اور آپکی رسالت مرحوم کے تیرہوین سال مین وہان سے تہتر مرد اور دو عورتون نے آپکے پاس آکر آپکی تزویر اختیار کی اور فرمانبرداری پر بیعت کی اسپر آپنے اونمین سے بارہ کو چنکر مکہ مین تھوڑے عرصہ تک اپنے پاس رکھا تاکہ اونکو مذہب جدید کی تعلیم کرین اور بعد تعلیم کے جانب یثرب اپنا خلیفہ کرکے واپس بھیجدیا کہ اُس شہر مین مذہب مذکور کو پھیلاوین اون اصحابنے مدینہ مین ایسی کامیابی سے محنت کی کہ عرصہ قلیل مین بہت سے باشندون نے اس مذہب کو اختیار کیا جسکی خبر محمد نے پاکر وہان جانیکا ارادہ کیا کیونکہ مکہ مین آپکو تکلیف تھی اسلئے کہ رؤسا شہر نے یہہ دیکھکر کہ محمد کی سخت محنت اور فطرت سے آپ کی

جماعت اسپر بھی قائم رہی تب ان مکارون نے اس جماعت کے رفع کرنے کی کوشش کی
اور قصد کیا کہ بلا توقف اوسکی بیخکنی کرین اور اس شر کے زیادہ پھیلنے کا انسداد اسکے
اصل موجد کو قتل کرنے سے کردین ۔ اس تدبیر کی خبر آپکو اوسیوقت ملگئی اور اس سے
بچنے کی سبیل سوای ہجرت کے نہ دیکھکر اپنی جماعت مین سے جنکو فہمایش کارگر ہوئی
اُنسے کہدیا کہ ہجرت مین ہمارا ساتھہ دو اور شام کیوقت خفیہ شہر سے نکلکر یثرب کو
چلے جاؤ اور جب آپ نے دیکھا کہ وہ سب چلے گئے تو آپ اور ابوبکر بھی پیچھے چلدئے
صرف علی چند معاملات کو طے کرنیکی وجہ سے پیچھے رہ گئے تیسرے دن اون سے فراغت پاکر آپ
سے آملے جب آپکے چلدینے کا حال دشمنون پر ظاہر ہوا گروہ کے گروہ آپکے تعاقب
مین روانہ کئے گئے جن سے آپ دقت سے بچے اور جبتک کہ گرمی تعاقب کی سرد نہولی کچھہ
عرصہ تک غار مین چھپے رہے" (منقول از تذکرہ محمد مؤلفہ پریڈوکس صفحہ ۵۵)

۲۳ پادری ڈین کے اس بیان مین ہم وہ باتکلف اور ظاہری دینداری کا طور پاتے
ہین جو ایسے مواقع پر پادری اور حکام اکثر ایسے شخصون کے خلاف مین کیا کرتے ہین جو
برائیون کی ترمیم کے لئے وعظ کہتے ہون اس نمایش کے وسیلہ سے اور بمدد محنت اپنے
ہم جنسونکے یہہ لوگ آرام اور عشرت سے بسر کرتے ہین ایسے ہی لوگون مین پادریصاحب داخل دکھئے
ہین کیونکہ معلوم ہوتا ہی کہ پادری صاحب حکام مکہ کے اور محمد اور آپکے پیروون کے
حالات خانگی سے بخوبی واقف تھے کہ کچھہ بھی شک تھا مگر حکام نے جو ایسے واعظ
صلح کل کے قتل کا قصد کیا تو پادریصاحب کو اس قصد سے اونکے صدمہ بھی نہین معلوم
ہوتا خیر اسکو صحیح سمجھنا چاہیئے کہ بہت سے آپکے پیرو نجاشی بادشاہ حبشہ کے پاس
چلے گئے اور کچھہ عرصہ بعد جب یثرب یعنی مدینہ سے آپ کا بلاوا ہوا تو آپ معہ سب یا اکثر

اپنے پیرودن کے وہانکہ ہجرت کر گئے یہہ سنہ جب امکان اور تجربہ معاملات بنی آدم کے
مقتضای طبع انسانی ہے ایسا ہی کچھہ ایسی حالات مین سقراط اور فیثاغورث اور موسیٰ
اور لوتھر اور بہت سے اورونکو اور خود عیسیٰ مسیح کو بھی واقع ہوا[سلہ] – اسباب کا انکار نہین
ہوسکتا کہ مدینہ کے بہت سے آدمیون نے آپکا مذہب اختیار کرلیا تھا مگر یاد رہے صاحب امرواقعے
کے چھپانیکے لئی بیان کرتے ہین کہ یہودیون اور عیسائیون کے مابین کے نزاع کا یہہ نتیجہ تہا
جس سے ایک فرقہ کو آپکی پناہ لینی پڑی حالانکہ معلوم نہین ہوتا کہ مدینہ مین آپکے پونہچنے
کسیطرح کی ابتری یا خونریزی ہوئی ہو آپکی جماعت یہودیون یا عیسائیون کے فرقہ سے
اسقدر زیادہ تھی کہ آپ کا مقابلہ کسی نے نکیا اور فوراً جاکر سلطنت پر قابض ہوگئی +

[سلہ] دیکھو انجیل متی باب بارھوان درس پندرہ اور مرقس کی انجیل باب تیسرا درس ساتوان

۲۴ مکہ سے مدینہ کو ہجرت کرنیکا حال جو اوسوقت مین بوجہ ترقی علم کے مدینۃ الکتب کہلاتا
تھا گبن صاحب کی تاریخ کے غیر محرف ترجمہ کے پچاسوین باب مین درج ہے +

۲۵ محمدؐ کی اس ہجرت کو خفیف جاننا نچاہیئے کیونکہ اوسکی نتائج نے بہت سے آدمیون
کی قسمت مین فوائد بے شمار کردئی مثلاً اس ہجرت کے دن یعنی ۱۶ جولائی سنہ ۶۲۲ع سے سنہ
ہجری لیا جاتا ہے اس تاریخ سے سب قومین محمد کے پیرودن کی جہان کہین منتشر ہوکر آباد ہو گئی
ہین وقت کا حساب بالاتفاق اسی سے کرتے ہین یہہ ایک عجیب اور مفید بات ہے مگر بعضی اور
باتین جو بعد کو ہوئین اور اسکی نتیجے ہین ان سے اسکو مفید ہونے مین کچھہ بھی نسبت نہین اسمین
شک نہین کہ اس ہجرت تک محمدؐ نے اپنے مسائل پھیلانیکے لئی وسائل صلح آمیز یعنی شیرین
کلامی اور ترغیب کو استعمال کیا اور مین یہہ نہین کہہ سکتا کہ یہہ امر بموجب قاعدہ مذہبی تہا
یا دانائی کی اور اس بحث مین یہہ ضروری بھی نہین لیکن وطن چھوڑنے کے ظلم سے آپکو
جبراً اپنی حفاظت کے لئی تلوار پکڑنی پڑی اور اسطرح واعظ سے آپ ایک سپاہی بہادر

نتیجیاب ہوگئی اس سنہ سی صرف سال ہجری ہی نہین شروع ہوا بلکہ اُن انقلابات کی ابتدا ہوئی جنسے لکھو کہا بنی آدم کی جانین گئین بہت سی ریاستین اور سلطنتین تاخت و تاراج ہوگئین اور بعضی ایسی عظیم الشان سلطنتونکی بنا پڑی جو چشم فلک نے نہ دیکھی ہون القصہ اس معاملہ سی جو بظاہر خفیف تھا کل روی زمین متغیر و متبدل ہوگئی +

۲۶ باوجودیکہ پریڈوکس اور دوسرے عیسائی مصنفون نے ظاہرداری اور خلاف بیانی کو کام فرمایا پھر بھی صاف ظاہر ہے کہ ہجرت تک محمدؐ کا رویہ بدرجہ غایت صحیح رہا جس ارادہ سی کہ آپکے افعال ظہور مین آئے خواہ نیک ہون یا نہون اُسکی سوا اور کوئی الزام آپ پر عائد نہین ہوسکتا۔ ہجرت کے بعد مین آپ کا نسبت میں اسقدر قطعی نہین کہہ سکتا۔ اگر مکہ کے بیوقوف اور متعصب لوگ محمد کی مانند قانع ہوتے اور اپنی بت پرستی کے دفعیہ کیواسطے صرف سلاح عقل اور بحث کو کام مین لاتے تو آجکل دنیا کی حالت کیسی مختلف ہوتی ایک حقیر مذہب کے چند پریشان پادریون کی بیوقوفی سے کیا عجیب نتیجہ نکلا اس مضر فرقہ کی وجہ سے دنیا مین کسقدر خرابی چہا گئی۔ سب بانون اور سب قومون مین اس فرقہ کے لوگ انسانون کی خوشی کے دشمن ہوتے ہین اونہین کی وجہ سی دنیا مین اکثر بڑے انقلاب ہوئے ہین وہ لوگ بحیثیت مجموعی جہانتک اونکا بس چلتا ہی ویسے ہی ہین جیسے تھے اور جیسے سابق مین تھے ویسے ہی آیندہ کو رہین گے اپنی طبیعت اور بناوٹ سی وہ کچھہ اور نہین ہوسکتے بادشاہون کے دلونپر اختیار حاصل کرنے سی اُنکی رعیت کی فریادرسی اور مصلحت وقت کی ترمیم کرنے سی مانع ہوئے جنکی وجہ سی دنیا مین اکثر انقلابات واقع ہوئے اور سب اُنہین کے نامہ اعمال مین مندرج ہونے چاہئین فرانس اور ہسپانیہ کے انقلابات گذشتہ حکما اور کارلائل کی رائے کیوجہ سی نہین ہوئے بلکہ کلاشیس کے خاندان کے قاتلون

۲۷ [illegible] فاضل [illegible] جو بوجہ بہت سی فنون کے مشہور ہین ۱۲ مترجم

اور بیوہ کے سر منون ہے، باعث ہے۔ اور نہ ہسپانیہ اور پورتگال کی خرابیان فرڈینینڈ بادشا
ہسپانیہ اور رانی گوئیل شاہ پورتگال کے ذمہ ہوسکتے ہین کیونکہ وہ دونو پادریون کی تابع
تھے اور اتنے ہی تھی جتنا پادریوان نے اونکو بنار کھا تھا اونکے ہر فعل کی بھلائی اور برائی
سب پادریون کی بدولت ہی۔ - جو امامت معین ہوتی ہے اوسمین اوصاف خطرناک اوسی
جیسے مجمع کے ہوا کرتے ہین سب امامتین ابتدا مین پادریون کی نیک اطواری سے برتری
کو پونہچی ہین یہہ لوگ مساکین صلحا کی دانائی سے دولت و قدرت حاصل کرتے ہین جب
دولت و قدرت ایکبار حاصل ہوئی تو شریر آدمی اختیار پاکر کل فرقہ کو دنیا کے حق مین مصیبت
کر دیتے ہین +

۲۷ ڈاکٹر پریڈوکس کا بیان ہی کہ مدینہ مین محمدؐ کے انصار خاصکر نصاری تھے اور آپکا
استقبال اونہون نے بڑی خوشیون سے کیا اور جو وجہ اسکی اونسے بیان کی ہے وہی غالباً
معلوم ہوتی ہے آپکے پونہچنے پر جسقدر جلد کہ اوس وقت بنوا سکے آپ نے ایکمکان بنوایا
جسمین کہ آپ وقت مرگ تک سکونت پذیر رہے اور اوسکے ملحق ایک مسجد ادای رسوم
مذہبی کے لئے تعمیر کرائی ـــ یہہ رسمین کیا تھین ہمکو اطلاع نہین اگر ہم اونکو دریافت کرینگی
تو بے شک عجیب ہونگی اس سے ثابت ہی کہ فرمانروایان مدینہ خواہ یہودی ہون یا
عیسائی آپکے مسائل کے حامی تھے اور بموجب پریڈوکس کے قول کے فرمانروا انہین دو
فرقون مین سے کوئی تھا یہی پہلا شہر تھا جسکے کل باشندون نے آپکا مذہب اختیار کیا پس
خواہی نخواہی یہہ سوال ہوتا ہی کہ اس مذہب مین کیا بات تھی جسکا اثر ایسا ہوا بجز بحث
اور شیرین کلامی کے اور کوئی سلاح مستعمل نہین ہوا پس عیسائی پادری اس تبدیل مذہب
کو بخوف شمشیر نہین کہہ سکتی ـــ یہہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ اگر پریڈوکس کے قول پر اعتبار

کرین تو یہ شہر مثل مکہ کی بت پرستونکا نہ تہا بلکہ یہودیون اور عیسائیونکا تہا جو آپکے اول مرید ہوئی علاوہ اسکو آپ مدینہ کو مرید کرنے نگئے تھے بلکہ مدینہ والون نے خود آکر آپ سے التجا کی +

٢٨ اب جنگ و جدال حقیقت مین فرقونمین شروع ہوئی ایک فرقہ محمد اور اہل مدینہ اور دوسرا فرمانروایان مکہ اسپر محمد نے اوّل ہی اوّل اپنے پیرودون کو مسلح ہونیکا حکم دیا اور اسوقت بھی بات متوجہ تھی اور جہاد کے لئے اونکی بہرتی اور گنتی کرکے جیساکہ پریڈوکس نے لکھا ہی آپنے اپنا چچا حمزہ کو اس لشکر کا افسر کیا جس سے امیر حمزہ آپکے علمدار ہوئی کچھہ عرصے کے بعد خبر پاکر کہ اہل مکہ کا قافلہ رستہ مین ہی امیر حمزہ کو معہ تیس آدمیون کے (پریڈوکس کے قول کے بموجب) اوسپر حملہ کرنیکو روانہ کیا (کیا ہی بڑی بہرتی ہوئی ہوگی) مگر یہہ دریافت کرکے کہ قافلہ مذکور کے محافظ تین سو مین اونہون نے حملہ نکیا دوسری سال ہجری مین کاروان مکہ کے پونہچنی پر جسکی حفاظت کے لئے ایکہزار آدمی بسرکردگی ابوسفیان کے تھی خود محمد نے ٣١٩ آدمیون کے افسر ہوکر کوچ کیا اور ہر چند کہ کاروان مذکور کے محافظون کی تعداد زیادہ تھی لیکن ایک سخت لڑائی کے بعد اسکو شکست دی اور فتح کلی حاصل کی اگرچہ کاروان مذکور مین سے بہت کچھہ ابوسفیان کی حسن تدبیر سے بچکر مکہ کو واپس پونہچگیا تاہم محمد کو بہت بڑی غنیمت ملی +

٢٩ درحقیقت اتنی بڑی تعداد پر ایسی فتح سے آپ کے اصحاب کا حوصلہ بہت کچھہ بڑھ گیا ہوگا +

٣٠ سنہ آئندہ یعنی تیسری سال ہجری مین آپکو بعض یہودی یا عرب کی اقوام یہود سے جسکا افسر ایک شخص کعب نامی تھا جنگ و جدال کرنا پڑا کہتے ہین کہ اس لڑائی کا باعث

چند اشعار ہجو کے تھی جو کعب نے محمدؐ کی شان مین لکھی تھی اسکا دریافت کرنا مشکل ہی کہ اسکی
اصل کس قدر ہی لیکن اسکا نتیجہ آپکو مفید ہوا کہ کعب نے صرف صلح پر اکتفا نکیا بلکہ آپکا مرید اور
نہایت مشہور خلیفہ ہوگیا اس سال کے اخیر پر ایک لڑائی ابوسفیان اور اہل مکہ سے لڑی جسمین
آپکو شکست ہوئی اور زخمی بھی ہوئی آپکے علمدار حمزہ کام آئی کہتے ہین کہ اگر ابوبکر آپکی مدد کو
نہ آجاتے تو آپ بھی مارے جاتے مگر معلوم ہوتا ہی کہ اس لڑائی کا کچھہ برا نتیجہ نہوا کیونکہ دوسرے
سال یعنے سنہ چہارم ہجری مین آپنے ساتھ لڑنے والے یہودیون کی ایک قوم بنی نضیر سے
لڑائی مین فتح حاصل کرکے اُن سبکو تہ تیغ کردیا — ہجرت کا پانچوان سال غزوہ خندق
کی وجہ سے مشہور ہی ابوسفیان اور اہل مکہ نے بعض اور قومون سے متفق ہوکر دس ہزار آدمی
سے مدینہ پر چڑہائی کی اس سے محمدؐ کو میدان جنگ مین آنا پڑا مگر بوقت مقابلہ کے اپنے
آپکو کمزور پاکر خیمہ زن ہوئے اور سامنے کو ایک خندق کہود کر قلعہ بندی سی کرلی آپکے
دشمن بہت دنون تک آپکا محاصرہ کیے رہی مگر کامیاب نہوسکے اور آخر اونکو مجبور ہوکر
پس پا ہونا پڑا کہتے ہین کہ وجہ مجبوری یہ تھی کہ بعض لوگ جو محمدؐ کی فوج مین مکہ کی تھی
اونہون نے اپنی ہموطنونکو بہکا دیا پس اس باعث سے افواج مکہ مین نزاع ہوا اور گہر کو
لوٹ گئی اسطرح اس سال کی لڑائی بھی حسب مراد تمام ہوئی — چھٹی سال مین محمدؐ نے کئی
ایک عرب کی قومونکو زیر کرکے اپنے آپکو بہت کچھہ طاقتور پاکر تدبیر جنگ کو تبدیل کردیا یعنے
خود حملہ آور ہوکر شہر مکہ پر چڑہائی کی دونو فوجین شہر کے قریب مقابل ہوئین اور ایک
لڑائی واقع ہوئی جسمین فریقین سے کسیکو فتح حاصل نہوسکی دس برس کے لئی صلحنامہ
ہوگیا اس صلح سے آپکو بہت بڑا فائدہ ہوا کیونکہ آپکے رفقا کو جب کبہی مناسب سمجہین مکہ
مین آنے جانیکی اجازت ملگئی اس شرط سے کہ غیر مسلح جائین اور فساد نکرین — کہتے ہین کہ

اسی سال مین آپکی فوج کے افسرون نے مکہ کے متصل ایکدرخت کے نیچے آپ سے بیعت کی اور
آپکو بادشاہ گردانا اور آپنے علامتین سلطانی اختیار کین اور اسکے ساتھہ اپنے آپکو مذہب کا امام بیان
کیا یہہ غالباً سمجھ بھی ہوگا کیونکہ خلافت مین آپکے خلیفون نے بھی ایسا ہی کچھہ کیا ہی یعنے
امیر لشکر اور امام مذہب ایک ہی شخص ہوا جسے جیسا کہ انگلستان کے بادشاہ ہونگا اس زمانہ
تک دستور ہی کہتے ہین کہ اس سنہ یعنی ساتوین سال ہجری مین آپکو عرب کے شہر خیبر کے ایک یہودی
نے زہر دیا تہا اس شہر کو آپ نے فتح کر لیا اور اس زہر کے اثر سے آپکو شفا رکلی کبھی حاصل نہوئی +
۱۳ ہجرت کی آٹھوین سال مین محمدؐ نے طاقت مین زیادہ ہوکر اس اظہار سے کہ حالان کہ لئے
صلح توڑ دی اور اب اونپر چڑہائی بجا ہی مکہ پر حملہ کیا مگر مین نہین کہہ سکتا کہ اس اظہار مین کتنا
سچ ہے اور تہوڑی ہی عرصہ مین باشندگان شہر مذکور کو اسبات پر مجبور کر دیا کہ جسطرح آپکی
مرضی ہو اوسطرح اطاعت کرین — اول ہی اول آپکا سب سے بڑا دشمن ابوسفیان معہ آپکے
چچا عباس کے آپکے پاس آیا اور آپ شہر پر قابض ہوکر فوراً پرستش بت کی دفع کرنے اور اوسکے
بجای ایک معبود کی پرستش قائم کرنے مین مصروف ہوئی جو آجتک باقی ہی مکہ کی فتح کے تہوڑے
ہی عرصے بعد عرب کے گرد نواح کی چند قومین آپکی طاقت روز افزون سے خائف ہوکر اسبات
پر متفق ہو گئین کہ پہلے اس سے کہ آپ سے ہمکو مجال مقاومت نرہی ہم سب آپ پر حملہ کر کے
آپکو زیر کرین ابتدا مین اونکو چند فتحین حاصل ہوئین مگر آخر کار شکست فاش پائی اور اس سے
تہوڑی ہی عرصہ بعد عرب کے کل باقی مختلف قومون نے آپکی اطاعت اختیار کی اور اس طرح
سے ہجرت کی گیارہوین سال مین آپ عرب کی وسیع اور طاقتور سلطنت کے جسکو حجاز کہتے
ہین اکیلے سلطان ہو گئے — اس علے رتبہ کا آپ نے بہت دنون حظ اوٹھایا بلکہ ہجرت کی
بارہوین سال مین آپ بتدریج ضعیف ہوتے گئے اور قریب ۶۳ سال کے ہوکر وفات پائی +

۳۲ کہتے ہین کہ اپنی موت کا حال آپکو معلوم تھا اور اوس حسن اور حکمت سی جو مرتے وقت اپنے معاملات طی کرنے مین آپ نے برتے کچھ شک نہین رہتا کہ آپکا دل اوس وقت نازک مین بیچیادہ کی دحشت سی مضطرب نتہا اگر یہہ کہین کہ آپنے زندگی بہادرانہ بسر کی اور آپکی موت حکیمانہ ہوئی تو بجا ہے +

۳۳ وہ بیان جو مین اسمقام پر محمد کے وقت نزع کا لکھتا ہون اوسکو توہی نکاینگا۔ عیسائی زاہدون کا اکثر دستور رہا ہی کہ وہ اپنی دشمنون کے حالات وقت نزع کے مشتہر کرتے ہین اور وہ وقت ایسا ہوتا ہی کہ اگر حالات مذکور صحیح بھی ہون تو بوجہ نادرستی عقل کے اُنسے کوئی عمدہ نتیجہ نہین نکل سکتا مگر محمد کا رویہ تا ثبات عقل بہادرانہ اور حکیمانہ رہا ۔ بخار کے بعد جب غشی آپکو طاری ہوئی تو اُسوقت کا حال مجکو کچھہ معلوم نہین +

۳۴ محمد کے تذکرہ کے اس مختصر بیان کو ختم کرکے جسمین کہ مین نے صرف اُن امور کا بیان کیا ہے جو تسلیم کر لئے گئی ہین اور جنسے نہ آپکے دوست منکر ہو سکتی ہین نہ دشمن اور سخن چینی کے قاعدہ سی بھی قابل تسلیم ہین مین اُن مسائل کو بیان کرتا ہون جو آپنے تعلیم کئے اور یہہ حصہ میری تالیف کا بہ نسبت اور حصون کے زیادہ ضروری ہی جس سی بحث سی مین نے ابتک بڑی احتیاط سی احتراز کیا ہے +

۳۵ مضمون کے اس حصہ کو خیال کرکے یہہ دریافت کرنا بہت مشکل ہی کہ کونسی شہادت لائق تسلیم ہی اور کونسی سزاوار انکار ۔ اُن خاص حالات کیوجہ سی جنمین محمد تھے جیسا کہ مین پہلے لکھہ چکا ہون آپکے معاونون کی گواہی بھی ہمیشہ اُن امور مین قابل تسلیم نہین ہو سکتی جنکو ہم آپکے مضر سمجھتے ہین کیونکہ وہ اکثر اُن باتونکو آپکے لئی مفید سمجھتے ہین جنکو ہم برعکس سمجھتے ہین مثلاً آپکے مرنیکے بہت عرصہ بعد بعض آپکے پیرؤن نے یہہ

یقین کرکے کہ آپ نے معجزے دکھلائے بیانکیا کہ آپ نے معجزہ دکھلا سکنے کا اقرار کیا حالانکہ آپکو یقیناً یہہ دعوی کبھی نہین ہوا÷

۲۶ بڑی شہادت جسپر اکثر مصنفونکا اعتماد ہی قرآن ہی جسکے ہر لفظ و حرف کو اب اہل اسلام وحی آسمانی سے لکھا ہوا سمجھتے ہین اور اِسلئے غلطی سے مبرا جیسا کہ بہت سے عیسائی آجتک انجیل کو سمجھتے ہین مگر باوجود ان بڑے بڑے دعوون کے اس کتاب مین بہت سے اور بڑی بڑی مشکلات ہین÷

۲۷ کہتے ہین کہ یہہ کتاب بذریعہ فرشتہ جبرئیل کے محمد پر جیسی ضرورت ہوتی گئی ۲۰ برس سے زیادہ مین سورہ سورہ نازل ہوئی ہی اور آپکا بیان بھی اسکے بابمین ایسا ہی ہے اب آیا یہہ امر صحیح ہے کہ نہین یا یہہ کہ آپکا بیان اسیطرح تھا کہ نہین اگر ہم اسبات کو نیو خیال کرین تو یہہ غالب نہین معلوم ہوتا کہ جب آپ نے ایسا بیانکیا تو کسی نے اسکا یقین کیا ہوا اور اس مشکل کے رفع کرنیکے لئے آپکے عیسائی مورخون نے بیان کیا ہی کہ یہہ نزول وحی اکثر یقین نہین کیا جاتا تہا اور حقیر سمجھا جاتا تہا گو کہ مورخین مذکورین کو کرنا یہہ امر تسلیم کرنا پڑا کہ آخر کار اوسپر یقین کیا گیا مگر یہان ایک نیا سوال پیدا ہوتا ہی کہ اگر آپنے اوراق کتاب مذکور مشتہر کرائے تو کیا اصلی نوشتجات اسوقت ہمارے پاس موجود ہین یا نہین — ہمنے سنا ہی کہ جب آپکو وحی ہوتی تہی تو آپ اُسکو اپنے کاتب وحی سے کہدیتے تھے جو اوسکو قلمبند کرلیتا تہا کیونکہ آپ خود لکھنا پڑھنا نجانتے تھے اور بعد اسکے یہہ آیات آپ کے پیروون کو یہانتک سنائی جاتی تہین کہ وہ اونکو دوبارہ یا ڈیڑہ سکین اسکے بعد وہ ایک صندوق مین مقفل کرکے آپکی ایک بیبی کے پاس ہین جو اونکی حفاظت آپکی وفات تک کرتی رہین ان اوراق کے بابمین ڈین پریڈکس کا یہہ قول ہی کہ محمدؐ کی وفات کے تہوڑے ہی

عمر بعد ابو بکر نے اُنکا مشتہر کرنا ضروری سمجھکر اس مقصد کے لئے صندوق کھولا اور کچھ
اُن اوراق سے جو اوسمین پائے اور کچھ اُن لوگونکی یاد سے جنہون نے آیات کو حفظ کر لیا تھا
قرآن کو جمع کیا چونکہ ان اوراق مین سے کئی ایک گم ہوگئے تھے اور کئی ایسے بگڑ گئی تھی کہ
پڑھے نجاتے تھے اسلیئے اوسکی تکمیل کے لئے اُن اشخاص کی مدد لینی پڑی جنکو دعوے یہہ تھا
کہ ہمکو محمد کا سکھایا ہوا یاد ہے اور اس حیلہ سے اپنے لئے نہایت مفید مطلب سمجھکر کتاب جمع کرنے
مین انکی صلاح لی انتھے - یہہ عجیب بیان اس نے عیب کتاب کا ہے گرد اغل امکان ہے اور اسی کتاب
سے محمد کے افعال اور رایون کا امتحان منظور ہے - اب مین کسی وکیل سے پوچھا چاہتا ہون کہ
محمد کے امتحان کے مقدمہ کو صرف اس شہادت پر پنچایت مین جانے دیگا یا نہین میری دانست
مین وہ نہین جانے دیگا علاوہ ازین یہی نہین ہے کہ یہہ کتاب اول ہی کا مجموعہ ہے بلکہ محمد کی وفات
کو بیس برس سے زیادہ ہوئے تھے کہ عثمان نے یہہ دیکھکر کہ مجموعہ مذکور مین تحریفین اور غلطیان
ہین یا یون کہو کہ اُنکے لئے مفید مطلب تہا سب جلدین جمع کرکے جلوا دین اور نیا مصحف مشتہر
کیا جواب ہے اور جو کہ اونکی رای مین صحیح اور درست ہے پس اگر وکیل پہلے مصحف کی شہادت
قبول نکریگا تو دوسرے کو لیکر کیا کریگا - ان باتون مین جنکا یہان بیان ہوا کمتر شک
ہو سکتا ہے کیونکہ بظاہر اُنکو پریڈوکس نے عیسائیون اور مسلمانون دونونکی کتابون سے
لیا ہے مگر چونکہ ہم محمد کے بعض پیروون کی جہالت اور تعصب اور بعض کے فریب سے واقف
ہین اور اسپر نادانی اور تعصب عیسائیون کی اضافہ کی گئی اسلیئے یقینا اس کتاب کا کوئی
حصہ آپکے خلاف مین بطور شہادت تسلیم نہین کیا جاسکتا بجز اسکی کہ نہایت احتیاط سے کیجاوے

٣٨ درباب اُن آیات قرآنی کے جو صندوق مین تھین جو اشکالات ہین وہ اس امر
کے خیال کرنے سے زیادہ ہوتی ہین جسکو کہ عیسائی اور مسلمان دونو فریق تسلیم کرتے

ہین یعنی یہہ کہ آپ لکھہ پڑہ نہین سکتی تھی مختلف روایات ہین اور مختلف کاتب اُنکی بیان کئی گئے
ہین وہ اشخاص جنکو آپنے اپنے غرض لکھنی کے لئی خصیہ بہم پہنچایا کبھی یہودی ہوتا اور کبھی
فارسی — یہہ تسلیم کرلیا گیا ہے کہ یہہ کتاب یکسان طرز اور نہایت فصیح زبان عرب مین لکھی گئی
ہے یہہ کئی شخصونکی تالیف معلوم نہین ہوتی گو خلفا تہوڑی عرصہ کے بعد بہت مہذب ہوگئے
تاہم وہ جو محمد کے ہمعصر تھے نہایت جاہل اور بیعلم تھے اگرچہ ظاہر مین بڑی لیاقت کے
شخص تھے — کہتے ہین کہ محمد کے وطن یعنی مکہ کے باشندے جہالت مین ضرب المثل تھے
— یہہ بات یقین کلی کے قابل نہین کہ وہ لوگ ایسی بیعلم ہون جنکے شہر پناہ کے اندر ایک
معبد ہو مثل یونانیون کے ڈیلفائی کی جہان مختلف قومین عرب کی ادای قربانی کے لئے آمد
ورفت رکھتی ہون اور وہانکے علما کو یہہ طاقت ہو کہ اُن سبکے ہتہیار رکہوالین اور ہر سال
دو مہینے تک کسیطرحکی جنگ جدل نہونے دین کسیصورت مین قرآن کو دیکہو بڑی بڑے
مشکلات سی خالی نہین تاہم اسکا مجکو یقین ہی کہ گو کتاب مذکور سی بہت کچھہ محمد کی تحریر یا
املا سی ہوتا ہم آپ ایک بھی فقرہ کے جو آپکے خلاف اسمین مندرج ہے ذمہ دار
نہین ہو سکتے +

٣٩ اگر قرآن بالکل جعل نہین ہی تاہم یہہ امر کہ اوسمین کسی کسی وجہ سی تغیر و تبدل
ہوگیا ہی اسبات سی ظاہر ہی کہ اُسکا نام قرآن ہی جسکے معنی مجموعہ ہین یعنی سورتین یا جدی
جدی اوراق جنسے وہ مرکب ہی +

۴٠ فرض کرو کہ بپاس بحث قرآن سی بالکل قطع نظر کیجاتی تو آپکی نسبت کونسی
شہادت باقی رہیگی درحقیقت بجز اسکی کہ عیسائی متعصب ایکطرف اور مسلمان متعصب دوسری
جانب اور کچھہ نہ رہیگا اور مجکو بجز اسکے اور کوئی طریق نظر نہین آتا کہ ایکجماعت کے بیانات

کو دوسری جماعت کے خلاف توڑون اور پھر اونکو اُس امر سی نسبت کرون جو تجربہ انسانی سی تمالیہ معلوم ہوتا ہی اور اسطرح حتی الوسع نتیجہ پیدا کرون یہہ صریح بدیہی ہی کہ طرفین کے مورخ ایسے شخص تھی جو شہادت کی تول چہان نکر سکتی تھی۔ ہر ایک بیہودہ روایت جو اتفاقاً منتشر ہوگئی اونہون نے غالباً اپنی سریع الاعتقادی سی اوسکو قلم بند کرلیا۔ جو کچھہ کہ ہمارے مورخون نے دیکھلایا ہی اوسمین سی بہت کچھہ اُس کتاب سی لیا گیا ہی جسکو ایک شخص مسمی جانیز اندریز نے لکھا ہی جو فقیہ یعنی شریعت اسلامی کا فاضل تھا اور ۱۴۸۷ء یا اوسکی قریب مقام ظلیطلہ واقع ہسپانیہ مین عیسائی ہوگیا تھا۔ مین قبول کرتا ہون کہ مین اِس قماش کے آدمی کی شہادت کو بڑی حد اور اتہام کے ساتھہ ماتنا ہون ماورا اِسکے اوسکی کتاب کے ہر ایک صفحہ سی سخت عداوت ظاہر ہوتی ہے وہ اہل اسلام کے حق مین بجنسہ ایسا ہی تھا جیسا کہ سینٹ آگسٹن[۱] منشیا والون کے لئی تھا اور غالباً اوسنے اہل اسلام کی بدنامی کے لئی جہوٹ بولنے مین اوسیقدر پس و پیش کم کیا ہوگا جتنا اُس دوسرے نے کیا اور جبکے نئے سر و پا جہوٹ ایسی مشہور ہین جیسا اوسکا نفاق قابل نفرت ہی اور اسپر بھی لارڈ نر صاحب نے اُسکو فخر افریقیہ[۲] گردانا ہی۔

۱۴ اسبات کے جان لینے کے بعد کہ گروشیس نے عیسائیون کی نظرون سی محمد کے گرانے کے لئی جہوٹ بولنے مین تامل نکیا جیسا کہ مسٹر گبن کی ذیل کی عبارت سی ثابت ہی تو شاید یہہ امر عجیب متصور نہوگا کہ ایسی صورتون مین اینڈرز جیسی شخص پر مین کذب کا شبہہ کرون عیسائیون نے نئے سوچے سمجھی یہہ بیان کیا ہی کہ ایک پلا ہوا کبوتر آسمان سی اُتر کر آپکے کان مین کچھہ کہہ جاتا تھا چنانچہ اِس معجزہ مزعومی کا ذکر گروشیس نے اپنی کتاب یعنی رسالہ درباب راستی دین عیسوی مین کئی جگہہ کیا ہی اوسی کتاب کے مترجم عربی پادری پوکاک نے اصل مولف سی دریافت کیا کہ اِس معجزہ کو کسنے لکھا ہی تو گروشیس مقر ہوا کہ اوسکی لکھنے والے

یار غار یعنے فخر افریقہ کا کیا ہی نمونہ ہے"

کا نام مسلمانونکو بھی معلوم نہین - مبادا کہین مسلمانون کے نزدیک شعلہ تضحیک تحقیر و دنا
نہو ترجمہ عربی مین اُسکا ذکر مبہم اور مخفی کردیا ہی لیکن اصل لاطنی زبان کی بہت سی
کتابون مین بدستور مشرح موجود ہی[سلہ] - اگر گروشیس ایسی کہینگی کیطرف مائل ہوا تو اینڈرز
کی حیثیت پر احتمال کذب کیسی نہوگا *

۴ [illegible] ۲۵۹ [illegible] ۲۷۶

۴۲ محمد کے رویہ کے جانچنے مین جیسا تم یہہ کہہ سکتے ہو کہ آپ کے شریر اور مکار
اور جھوٹے اور محض ناشایستہ تھے ویسا ہی ہم یہہ کہتے ہین کہ آپ سقراط زمانہ تھے - جب
ہم آپکو قبائح محمد کے ساتھہ منصف سنتے ہین تو فوراً آپکے اُس عام رویہ کیطرف نظر کرتے
ہین جو کہ فریقین کے قول کے بموجب ابتدای عمر اور ایام شباب مین رہا ہی تو اوسکو
سزاوار ملامت نہین پاتے تو کیا دفعۃً یقین کرلیا جاوی کہ یہہ صرف مکر تہا - کہتے ہین
کہ برابر چودہ یا پندرہ برس تک یعنی ۲۵ برسکی عمر سی ۴۰ برس تک آپ بھی سانگ کرتے
رہے اور یہہ کہ ۲۵ برسکی عمر تک آپ نے محنت قابل تحسین کی اور آپکی دیانت مین کچھہ
شبہہ نہتا اور اوسوقت پر آپکی دیانت اور محنت کا ثمرہ یہہ ہوا کہ آپکی قسمت مین
بڑی دولت ہوئی اور یہہ کہ اِس خوش قسمتی نے اس معزز اور دیانت دار آدمی کو پختہ
شریر کردیا - اب ہم یہہ پوچھتے ہین کہ اس عجیب رویہ سی آپنے کیا مقصد سوچا تہا اسکا
جواب یہہ دیتے ہین کہ آپکا مقصد دو حظ نفسانی تھے اول نسوان سی عشرت کرنا دوم
استیعاب بلند حوصلگی جس سی یہہ غرض ہے کہ ایک شہر کے تاجر بنکر اپنے آپکو بادشاہ
دنیا بناوین نہ سپاہی بنکر اسی کی تیاری کے لئے آپ نے چودہ برس خلق سی کنارہ کیا اور
اپنا طور نئے عیب رکہا اب یہہ یاد رکہنا چاہئے کہ اس نئے عیب رویہ کو اس لحاظ سے
کہ بنا اوسکی نمود پر تہی اوباشی قرار دیا ہی اب ہم پوچھتے ہین کہ دنیا کی تواریخ مین

ہوئی بات اسکی مثل اور بھی پائی جاتی ہی دوسرے مقصد سے بہرہ مند ہونے یعنی عشرت
نسوان کے ساتھہ ایک عجیب غریب معاملہ متعلق ہے صرف آپ ۲۵ برسکی عمر کے تھی
جو وقت کہ زمانہ جوش جوانی کا خیال کیا جاتا ہی آپ نے خدیجہ سی نکاح کیا جو آپ سی
پندرہ برس بڑی تھی اور گو بموجب قواعد اپنی ملک کے آپ بہت سے نکاح کرسکتے تھی آپ اس
تاعہد سے متمتع نہوئی اور تامدت حیات اُس بیبی کے اوسیکے ساتھہ ۲۲ برس مع عیال
گذر سکے نباہ کیا ۔ مجکو خوف ہی کہ آپکے دشمنونکو اس امر کے عذر مین بجز اسکی اور کچھہ
نسوجھیگا کہ یہہ نباہ صرف شکرگذاری ایسی محبوب کی تھی جسکی وجہ سی آپ متمول ہوگئی تھی
بات طبیکہ اونکو یقین ہو کہ ایک جوان شخص جسمین سب خوبیان جسمانی ہون ۔ ۴۰ برسکی عورت
سے رغبت رکھہ سکتا ہی ۔ اگرچہ یہہ بات مشہور نہوتی کہ آپ نے اپنی بیبی کے مرنیکے بعد
ہی فوراً تین یا چار نہایت حسین اور کمعمر عورتون سے نکاح کرلیا تو آپکے دشمن باوجود
آپکی اولاد کثیر ہونیکے بیشک یہی کہتی کہ آپ مین قوت باہ نتھی ۔ آپکے دشمنونکا قول
ہے کہ اپنی جماعت کے بڑہانیکے لئے آپ نے ایسا کیا تھا مگر یہہ بات عجیب غریب ہے
کیونکہ ہم کہتے ہین کہ اپنی رسالت کی بارہوین سال سی پیشتر جب خدیجہ مرگئین اُسوقت
آپ نے اسکا خیال کیون نہین کیا +

۳۴ اگر محمد کا مقصد صرف بلندحوصلگی ہی تہی تو بذریعہ سازش کے کوشش کرکی
اپنے آپکو محافظ کعبہ یعنی مشہور معبد مکہ کا کیون نہ کرالیا اوس عہدہ پر پہلے سی آپکے آبا
واجداد مامور تھی اور جس شخص کے نام یہہ عہدہ ہوتا تہا وہ کل ریاست بلکہ واقع
مین تمام عرب کے اندر اول درجہ کا رئیس گنا جاتا تہا ۔ یہہ معبد بہت بڑا مشہور عبادتگاہ
ہی اور معبد ڈیلفائی کے لگبہگ ہی اور نہایت متبرک تصور کیا جاتا ہی ۔ کل عربستان سے

غول کے غول حاجیون کے وہان آتے تہے اور جیسا کہ مین نے پہلے لکہا ہو سال مین دوبہر
تک یعنی جبتک کہ حج ہوجاوے کل تو مین ہر ایک قسم کی جنگ و جدل سی محترز رہتی تہین بس
ایسی ہی بڑی اور ناقص وہانکی بت پرستی کی رسمین ہون لیکن اونمین یہہ ایک بڑی ہی بہاری خوبی
تہی اور سیل صاحب نے ثابت کیا ہو کہ رسوم مذکورہ واقع مین خراب ہی نہین ۔ بعض مصنفون نے
کہا ہو کہ اس عبادت گاہ کو حضرت اسمعیل نے بنایا تہا ہو کہ مین ہتہ تہے اور حضرت ابراہیم
کی مورت اوسمین سب سے زیادہ مشہور تہی اور وہان حضرت نوح اور حضرت موسی کی بہی مورتین موجود
تہین اسی سی معلوم ہوتا ہو کہ بنا ان تصاویر کا مذہب یہود تہا اور یہہ بہی کہتے ہین کہ محمد
کے زمانہ سی پیشتر باوجود اہل عرب کے بت پرستون کے خدا کی توحید یعنی آپکے مذہب کا
اول جز لا الہ الا الہ سب مین مروج تہا +

۴۴ اگر محمد کا مقصد صرف بلند حوصلگی ہوتا تو یہہ امر کہ اپنی آپکو یہودیون کا مسیح
بیان کرتے بہتر تہا بہ نسبت اس طریق کے کہ آپ نے اختیار کیا یعنی اپنی آپکو پیرو مسیح
کا ظاہر کیا اسمین شک نہین کہ اگر آپ اور آپکے جانشین اس رویہ کو اختیار کرتے اور
بیت المقدس کو اپنا مسکن بناتے تو کل کمبخت یہودی آپکے زمرہ مین داخل ہوجاتے اور
عیسائیون مین سی بہی کم سے کم اسقدر آملتی جسقدر کہ دوسری صورت کے اختیار کرنے سی شامل
ہوئی کیونکہ مجکو معلوم ہوتا ہی کہ بہت وجوہات سی دریای ہردوم کے کنارے اوس بادشاہ
کی سکونت اور پایہ تخت کے لئی نہایت موزون ہین جسکا تصرف مصر اور مغربی ایشیا پر ہو
اسلئی کہ اسطرف رود نیل تک اوسکی دسترس ہی اور اسطرف فرات تک +

۴۵ محمد کا اصل رویہ دریافت کرنے مین جو کوششین کیجائین تو میری رای مین
اسباب کا دریافت کرنا نہایت اہم ہی کہ وہ مسائل کس قسم کے ہین جنکو بلا اتفاق آپنے سکہلایا

بھہ مان لیا گیا ہے کہ آپکا خلق نہایت عمدہ تہا عیسائی مذہب مین اخلاق کا کوئی ایسا مسئلہ نہین ہی کہ مسلمانون کی تعلیم مین نہ پایا جاتا ہو بلکہ بعض صورتون مین عرب کے شاعرونکی نکات سے اونکو خوب جلا ہو گئی ہی ۔ گبن صاحب نے ایک عمدہ قصہ لکہا ہی وہ یہہ ہی کہ حسن بن علی کے غلام سے اتفاقیہ گرم شوربا کی رکابی امام حسن پر گر گئی اُس کمبخت غافل نے امام کے قدمون پر گر کر عفو تقصیر کے لئے التجا کی اور قرآن کی آیت پڑھی اَلْکَاظِمِیْنَ الْغَیْظَ امام نے فرمایا کہ مین خفا نہین ہون غلام نے کہا وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ امام نے کہا کہ مین نے تیرا قصور معاف کیا اوسنے پہر پڑہا وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ امام نے فرمایا کہ مین نے تجکو آزاد کیا اور چار سو درم عطا کئے ۔ اِس سے چندان غرض نہین کہ یہہ قصہ صحیح ہی یا غلط مگر اصل مقصود یہہ ہی کہ مسائل غصہ پینے اور بُرائی کی عوض بہلائی کرنے کی بخوبی تعلیم کر گئے +

۴۶ جب بہت سے طول طویل اور عسیر الفہم عیسائی مذہبون پر خیال کیا جاتا ہے تو شاید ایکسا حکیم دین اسلام کی خوبی اور سادگی اور سریع الفہم ہونے اور بے تکلفی پر آہ کرکے پچہتاوے کہ میرا مذہب ایسا کیون نہوا کہ مین ایمان لایا ایک خدا پر اور اوسکے رسول محمد پر یا یون کہو کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یا یہہ کہ مین اللہ پر ایمان لاتا ہون اور اُن مسائل پر جو خدا تعالی کے باب مین محمد نے تعلیم فرمائی لیکن گو اس قسم کا سادہ اجمال زمانہ حال کے حکما یا دغاباز اور عیار اہل عرب کے پسند ہو اگر پادریون کے قول پر اعتبار کیا جاوے تو معلوم ہوگا کہ قدرتی دانائی نے مذہب عیسوی کیواسطے ایک زیادہ پیچیدہ سلسلہ متعین کیا ہی اس قدرتی دانائی کا منکر ہونا ظاہراً گستاخی ہی گو اوسکی اصل ہونے مین شک ہو اور اوسکی بحث اس مضمون سے علاقہ نہین رکہتی +

۴۷ منجملہ فرائض اہم مذہبی کے جنکے لئے محمد نے تاکید فرمائی نماز اور روزہ اور

صدقہ ہی ہر ایک ہیندار مسلمانکو ضرور ہی کہ رات دن مین پانچ مرتبہ شہر متبرک مکہ کیطرف منہ کرکے نماز ادا کرے ۔ اور زمانہ حال مین کہ جوش دینی زوال پر ہی ترکیون اور ایرانیون کی نہایت انکسار اور توجہ سی انگریزی سیاح بہرہ مند ہوتے ہین پاکیزگی اور صفائی کلیہ نمازسے ہاتھہ اور منہ اور جسم کے باربار دہونے کی قرآن مین تاکید ہی جو اہل عرب مین زمانہ سلف سی چلا آتا ہی نماز خواہ کہڑے ہوکر ادا کیجاتی یا بیٹھکر یا لیٹ کر اوسکی الفاظ اور اوضاع بموجب رسم یا حکم کے مقرر ہین مگر مختصر اور اخلاص کی دعا ونکسی پڑھی جاتی ہی اور اگر طویل پڑھی جائی تب بھی جوش طبیعت سی خالی نہین ہوتی اور ہر ایک مسلمان اپنے لیے اپنا خود امام ہی خدا کی بندگی کیواسطی ہر ایک جگہہ یکسان پاک ہی مثلاً اہل اسلام گہر مین بازار مین جنگل مین نماز پڑہ لیتے ہین ہر ہفتہ مین جمعہ کا روز عبادت کے لئی مخصوص کیا گیا ہے آدمی مسجد مین جمع ہوتے ہین اور امام یعنی کوئی معزز اور بزرگ شخص منبر پر کہڑا ہوکر خطبہ پڑہتا ہی اور نماز شروع کرتا ہی مگر دین اسلام امامت موروثی اور بہیئت سی خالی ہے اسوجہ سی کہ مسلمانونکو مذہب کی پابندی مین آزادی حاصل ہی اور پادریون کو اوہم کے بند ونکو نظر حقارت سی دیکھتی ہین ۔ فرنگستان کے لئی کیا ہی اچھا ہوتا اگر دین عیسوی مین بھی اسیطور پر پادریون کے یا اونکے عہدہ کے دستور کی ممانعت ہوجاتی اس دستور کے جاری رہنی کی کوئی عمدہ دلیل بجز اسکے نہین کہ وہ ضروری ہی مگر اہل مریو اور جلبہ اصحاب یعنی کویکرس اور اہل اسلام ثابت کرتے ہین کہ اسکی کچھہ اصل نہین اور یہہ کہ مذہب بدون پادریون کے بھی سرسبز ہوسکتا ہی کیونکہ یقیناً یہہ نہین کہہ سکتی کہ محمد کا مذہب سرسبز نہین ہوا ۔ دین محمدی کو یہہ الزام لگایا ہی کہ اخلاق کی نقل انجیل سے کی ہی کوئی حلیم شاید یہہ گمان کرسکتا ہی کہ جب محمد عمدہ مسائل اخلاقیہ دین عیسوی سے

[illegible]

مستفید ہو رہی تھے تو آپ نے دانائی سے صرف اوسکی خوبی ہی کو اخذ نہین کیا بلکہ برائی کو چہوڑکر اخلاق کو اختیار کیا اور اُس کرایہ کی امامت سے محترز رہے جسنے آپکے عہد مین دنیا کو خونریزی اور خرابی سے پر کہا تہا اور اوسکا تنزل جلد نہایت ذلیل جہالت مین کئے دیتی تھی +

۴۸ جسوجہ سے کہ اہل عرب جنکا لقب جہوٹے اور دغاباز رکہا ہے اس عہدہ سے خالی ہین اور سیچے اور پختہ مذہب عیسوی کے پادری اس عہدہ کو اپنے مذہب کے بقا کے لئے نہین تو اسکی بہتری کے لئے ضروری سمجھتے ہین اُس وجہ کو لوگ سوچ لین اور واقع مین اسباب بہت مختلف رائین ہونگی مگر اپنا تو یہہ حال ہے کہ مین محمد کے رویہ مین کوئی ایسی بات نہین دیکھتا جو اس خیال کرنے مین مانع ہو کہ اُن امور کے تجربہ نے جو آپنے اپنے آس پاس ہوتے دیکھی اس امر اہم مین آپکے رویہ کو مستحکم کر دیا +

۴۹ محمد کے زمانہ مین اور آپ سے چند صدی پیشتر تجرد اور رہبانیت کل روی زمین پر چہا رہی تھی ایک ایک مدت مین ہزارون راہبون کی جماعتون کا حال ہمنے پڑہا ہے گو آپ نے خواہش نفسانی کے معتدل کرنے اور تصدیعہ جسمانی سے تزکیۂ روحانی حاصل کرنیکے لئے تیس روزے مقرر کئے مگر باوجود اسکے جو فرقہ ایسینک کے لوگ زہد کرتے ہین اور اپنے جسمونکو تکلیفین دیتے ہین اور زندگی مین اپنی مدح کے خواہان ہین اُنکی یہہ سب باتین آپکو ناپسند تہین کا تم اندازہ فرض محمد کے نزدیک مکروہ تھے اور اسلیئے اپنے اصحاب کو ایسے عہد سے بہرہ کرنے سے کہ گوشت نکہائینگے اور صحبت نسوان اور خواب شب سے احتراز کرینگے منع کرتے تہے اور موکد بیان کیا کہ دین اسلام مین راہب نہونگے - گبن صاحب نے ثابت کیا ہے کہ فقیر اور درویش وغیرہ کے غول جو کہ آپکے مذہب کو اوسیقدر رسوا کرتے

ہین جیسا کہ دین عیسوی کو راہب کرتے ہین دین اسلام کے قریب تین سو برس بعد تک معلوم نہین ہوتے +

۵۰ رہبانیت جس سے زیادہ کامل آجتک کوئی انجمن نہین ہوئی اور جسکی نتیجون سے زیادہ مضر انسان کے لئے کوئی چیز دنیا مین کبھی نہین ہوئی سمجھا اور صاف نہ ہب کا موید اور زمرہ رہبان اُسکی فوج تصور کی گئی ہے محمد کے قلب جری نے اس قسم کی مدد کو حقیر سمجھا اور دین اسلام بغیر اُسکی بلکہ خلاف اوسکی ہو کر سرسبز ہوا +

۵۱ انجیلون کے پڑہنے مین اکثر اسبات پر غور کرنے سے مجھکو تعجب ہوا ہے کہ دین عیسوی مین تمام روی زمین پر سب مذہبون سے زیادہ پادری ہوئے ہین حالانکہ غالباً ہر ایک صفحہ انجیل مین پادریون اور ائمہ پادریون اور اونکے معاون فارسیون کو حضرت عیسیٰ نے بہت لعن طعن کیا ہے اور وہ ایسے کامل اور نیک تھے کہ کبھی ایسا شخص نہوا ہوگا بلکہ اگر روایت کا اعتبار کیا جاے تو اونکو فائقون کا فائق کہنا چاہیے جنکے رد کے خلاف دنیا مین ایک شمہ بھی معتبر گواہی کا موجود نہین مگر جہانتک مجھکو علم ہے انجیل مین کوئی ایسا لفظ نہین پایا جاتا جس سے ہماری سلطنت دینی اور امامت ضروری جانی ہو — عمدہ اور لائق اور معزز پادری جیسے کہ اونمین سے بہت سے بحیثیت مجموعی ہین ہمیشہ خفیہ یا علانیہ انسان کی ترقی کے دشمن رہے ہین اور آئندہ کو رہین گے جس طریق سے کہ ابھی چند روز ہوئے پادری ٹیلر صاحب اور مسٹر بلیسٹ کارلائل جو زمانہ حال مین بمنزلہ وٹیفی اس کے تصور کئے جاتے ہین نیوگیٹ اور ڈارچیسٹر کے جیلخانون مین محبوس ہوئے تھے اُس سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر کمیٹی کی تجویزون کا رعب اونپر نہوتا تو نہ معلوم وہ لوگ کیا کرتے +

۵۲ چونکہ محمد نے یہ تتبع موسیٰ کے جو کہ سب سے پرانے اور بالکل مذہب واقع ملک
عرب کی دریا سے فرات کے اور بموجب قول عیسائیون کے ممالک مغربی تمام دنیا کے شارع
ہین اپنے پیروون کو کثرت ازدواج کی اجازت دی اور کہتے ہین کہ یہہ پیر و نسل سے
اسمعیل کے موجد ملت حنیفی کے تھے اور غالبًا یہی صحیح ہے آپ کو عیسائیون نے ہمیشہ
برا کہا ہے یعنی یہ الفاظ کہتے ہین کہ اپنے پیروون کی شہوت رانی کے ذریعہ ہوئے
ہین مین نہین جانتا کہ کثرت ازدواج کی اجازت پر ایسے سخت طعن کیون ہوتے ہین یہہ تو
یقینًا بنظیر حضرت سلیمان اور داؤد کی ہے جو خدا تعالے کے خلیفہ تھے اسی نظیر کے
تتبع سے محمد نے آئین کثرت ازدواج کو جاری کیا پس کسیقدر رحم کی موجب ہونے چاہئے
خصوصًا اس صورت مین کہ عیسیٰ نے بیسون انجیل مین ظاہرا اسکی ممانعت نہین کی جنکو آپکے
احکامات کی یادداشت کے لئے آپکے پیروون کے بعض فریق نے بہت سی فرقون
مین بھی تحریر کیا تھا واقفان ترکیب اجسام اور حکماء حکمت طبیعی نے اور وجہین دریافت
کی ہین جو اس اجازت کی معذرت ہو سکتی ہین اور جو ہم سے سرد مزاج مینڈک کیطرح کے
لوگون ساکنین ممالک شمالی کے مناسب نہین اگرچہ اسمعیل کی اولاد کے مناسب ہون جو
ریگستان کے باشندے ہین یا اس خطہ عرب کے کہ خدا کی عنایت سے شاداب ہے یعنی وہ ملک
جو اس جوان یعنی کی قسمت مین لکھا تھا جو اپنے باپ کے گھر سے ایک عورت تیز مزاج کے تیر
غضب کا ہدف ہو کر نکالا گیا اور معہ اپنی بیقصور والدہ کے ایک درخت کے نیچے پھینکدیا گیا
۔ اگر کلام برحق الہی مین مجھکو کچھہ اور تعلیم نہوئی ہوتی تو مین اکثر یہی خیال کرتا کہ انصاف
کے ساتھہ مکافات صرف اہل عرب ہی کی قسمت مین ہوئی جو اولاد حضرت اسمعیل کی ہین اور
قسمت مین یہودیون سے مراتب اعلی ہین کیونکہ یقینا کوئی ترجیح ندیگا ان لوگونکی تقدیر

دنیا دی کو جنپر ابتک خدا کی مہر رہی قسمت پر جنگلی اور خود مختار اور بلند حوصلہ اور بہادر
پرور قوموں ملک عرب کی جو کبہی مفتوح نہین ہوا اسمعیل کی اولادون کے نام سے کل
دنیا کو لرزہ آتا تہا اور اونکے ہتہیار ونکو سجدہ کرتے تہے مگر انہون نے نہ کبہی سجدہ
کیا نہ لرزے اور مجکو امید ہی کہ وہ کبہی نکرینگے - ان خارج کئی ہوئی اسمعیل کی تاریخ اور
معاملات تقدیری ہمیشہ بالتخصیص مجکو دلچسپ معلوم ہوتے ہین خدا برے کام کو معاف کرے
اگر وہ برا ہو مگر اب دونو کی تقدیر اور اونکے خاندان کا حال جانکر مین خارج کیا ہوا اسمعیل
ہوا چاہتا ہون نہ ناز پروردہ اسحاق جو مورث اعلےٰ ان لوگونکی ہین جنپر خدا کی مہر رہی +

۵۳ اگر مین بنی اسمعیل کو پہر اصلی حالت تہذیب و آرائش تمدن پر دنیا مین دیکہون
جو اونکو اپنے نامی خلیفون کے عہد مین حاصل تہا تو اس سے بڑہکر مجکو اور کوئی
خوشی کا مقام نہین اور مجکو صدق دل سے امید ہی کہ فرنگیوں کی شمشیر کے زور سے
وہ ہرگز مہذب نہونگے +

۵۴ جبکہ محمد صلعم نے اپنے ہموطنونکے قوانین کو دیکہا تو آپ نے بہت سے ملکی یا
دینی محکمے موجود پائے جنکا باعث دریافت کرنا شاید مشکل ہو بس جنمین شرع پائی گئی یا
تندرستی کے لئے مفید متصور ہوئے آپ نے وہ تو جاری رکہے اور جو مضر تہے حتی الامکان
اونکو دور کر دیا اور جنکو دفع نکرسکے انکی اصلاح کر دی منجملہ امور مفیدہ کے ایک ختنہ
ہے جو بموجب قول حکیم مشہور جو فائلو کی تندرستی کی بنا ہی اور ضرر دہندہ امور کی مثال
یہہ ہے کہ سؤر کے گوشت کی ممانعت آپ نے بدستور رکہی کہ ان ملکون مین مضر
سمجہا جاتا تہا چنانچہ ملک روم مین گرمی کے موسم مین ابتک یہی دستور جاری ہی اور
کثرت ازدواج اور حرمونکی ممانعت چونکہ نکرسکے تو ان کے باب مین نہایت سخت

احکام جاری کرکے انکی بندش کردی اور اونکی نان ونفقہ اور آرام کے واسطے حق
حقوق مقرر کردئیے ＋

۵۵ سر ڈبلیو ای ملی صاحب کے مجموعہ شرقی کے ایکسو آٹھوین صفحہ مین لکھا ہی کہ وہ
ایشیا کے گرم ملک کے مرد وعورت مین وہ فرق ہوتا ہی کہ فرنگستان کے ملکو نمین محسوس
نہین ہوتا جہان کہ مرد و عورت کا گھٹاو یکسان اور بتدریج ہوتا ہی برعکس اسکے ایشیا مین نہایت
صرف مرد ہی پیری کو پہونچتا ہی انتہی اگر یہہ صحیح ہی تو محمد کی کثرت ازواج کے اجازت
دینی مین عذر کی گنجایش بہت کچھہ ہی اور یہی وجہ ہی کہ عیسے نے اسباب مین کبھی علانیہ کچھہ
نہین کہا بلکہ حکام ملک کی آئین پر چھوڑ دیا کیونکہ ظاہر ہی کہ جو بات ایشیا کے لئی مناسب
ہوتی وہ فرنگستان کے لئی نامناسب ہوتی ＋

۵۶ محمد کی بیبیونکی نسبت جو عبارت ہی اوسکو جامع قران نے اسلئے بنا لیا ہی
کہ بادشاہ کو بہت سی بیبیان رکھنی جائز ہون اسمعاملہ مین خلیفہ عثمان پر ایسا ظاہر
ہی کہ اسمین کسیطرحکی غلطی کا گمان نہین ہوسکتا ＋

۵۷ یہہ غالب ہی کہ بیبیونکے تعداد کی قانون کی ضرورت محمد کو اپنی رسالت
کے اخیر حصہ مین معلوم ہوئی کیونکہ جسقدر کی اجازت آپکو قران سی تھی اوس سی تعداد مین
زیادتی کی — کہتے ہین کہ قران مین آپ نے اپنے تئین مستثنے کیا ہی کیونکہ آپ تعداد کے
رسول مین اور اس قسم کا استحقاق خاص کہتے ہین غالبا یہہ جہ عثمان نے بنائی ہی جو
جامع قران ہین مگر اس سی بھی زیادہ یہہ وجہ ہوسکتی ہی کہ محمد نے جو چار ازواج کی حد
مقرر کی وہ صرف ایک ملکی آئین تھا نہ دینی اور نیز بادشاہ روم اور دوسرے بادشاہون
نے بہت سی بیبیان کی ہین جو کہ حرمون سی جدا تھین حالانکہ یہہ بادشاہ اور باتون مین

نہایت پابند مذہب کے بھی تھی پس اونکی اس طریق سے معلوم ہوتا ہی کہ آئین مذکور ملکی ہی تہا مذہبی نتہا — علاوہ اسکے یہہ بیبیان مشروعہ تصور کی گئی ہین کیونکہ اگر پہلا فرزند بادشاہ کا یہ بھی یا پانچوین یا دسوین بیبی سے ہو تو وہی وارث تخت کا بموجب شرع کے ہوگا اور اوسکی مان کی وہی عزت ہوتی ہی جو کہ بادشاہ آئندہ کی والدہ کی ہونی چاہیے +

۵۹ عرب کا واضع قانون یہودی اور عیسائی عورتون کے ساتھہ مسلمانو کا نکاح جائز رکھتا ہی مگر اونکے رسم بنا نیسی نہی کرتا ہی — اب ہم پوچھتے ہین یہ کبھی یہودیون یا عیسائیون نے بھی ایسا امر جائز رکھنے کا خیال کیا لله +

۶۰ اگر کثرت ازواج کی اجازت کے سبب سے جو آپکے پیروونکو حاصل ہی اور اوسکی نسبت بہت سے سخت آئین بھی ہین عیسائی پادریونکو کسیقدر فتح حاصل ہو تب بھی آپکے بعض اور مسائل ایسے ہین جو طالبان صدق کو اس امر پر باعث ہونگے کہ الزام ذریعہ بننے شہوت رانی مین شک کرین یا بالکل انکار کرین مثلا رمضان کے روزے جو دوران سال قمری کیوجہ سے ممالک ایشیا مین اکثر سخت گرمی مین آپڑتے ہین اور دینداار مسلمانونکو صبح سے شام تک تیس روز برابر ایک ذرہ کھانے یا نہایت شدید پیاس کھانے کے ایک قطرہ پانی پینے کی ممانعت ہوتی ہے ایسے ہین جو ذریعہ بننے شہوت رانی کے مخالف ہین مکہ کے حج کی نسبت عیاش اور کاہل لوگ کیا کہینگے یقینا محمد پر اس سخت سفر کے حکم دینے سے اگر آپ نے واقع مین حکم دیا ہی جسمین مجکو شک ہی تہمت ذریعہ بننے کی نہین ہو سکتی

۶۱ محمد کے قانون کی رو سے کل قماربازی کی صاف ممانعت ہی اس قانون کی ضرورت مفید سے یقیناً کوئی منکر نہوگا — آپکے اخلاق کی خوبی سے انکار ہی کیونکہ کہتے ہین کہ آپ نے صرف اوسکو انجیل سے نقل کیا ہی مین نے اس برائی کی ممانعت کو نہ احکامات عشر

ہین دیکھا نہ انجیلون مین مگر چونکہ موسی اور عیسی دونو کی رسالت کو آپنے تسلیم کیا تھا
اور اقرار کیا تھا کہ اوسی بنا پر اپنا مذہب قائم کرونگا تو اگر آپنے ان دونو مذہبون سے
وہ عضو اختیار کئی جو آپکو صاف اور غیر مغشوش مسائل معلوم ہوئی تو آپنے کچھہ بیجا اور بیقاعدہ
نہین کیا اور درحقیقت جبکہ آپ عیسی کے قائل تھے تو مجکو نہین معلوم کہ پہر آپ اور کیا کرتی

۶۱ مورخون نے بیان کیا ہی کہ محمد کے زمانہ سے پیشتر اہل عرب میخواری اور
قمار بازی کے نہایت عادی تہے مگر آپکے دو حکمونکی وجہ سے شراب اور قمار بازی کا
رواج قطعی موقوف ہوگیا گو آپکو ذریعہ شہوت رانی اپنی رفقا کا الزام لگایا گیا ہی
چنانچہ اوپر مذکور ہوا تقوی اور پرہیزگاری برای نام ہی نہین معلوم ہوتی بلکہ می نوشی اور
قمار ایسی کبائر جرم قرار دئی گئی ہین جو معافی کے لائق نہین اور جنکی بیخکنی ایکدم سے کر دی
گئی۔ آپکے پیرو ان کی کل شہوات نفسانی اور تعصب اور عادات کی بندش کردی گئی
ہے ضرور ہی کہ سب کو ترک کرین ورنہ آپکے تابع نہین ہوسکتی درماندہ حاجی کے لئی کوئی
مقام آرام کا مقرر نہین ہیہ کہ آدہی دور جا کر ٹھہر رہی بلکہ کل سفر طے کرنا چاہیے ورنہ کوچ
کرنے کی ضرورت نہین گبن صاحب سست کہی ہین کہ جس عیش و عشرت سی دل للچاوے
اوسکی قیدون تکلیف دہندہ کو بلاشبہہ رندون اور منافقون نے اوٹہا دیا ہی مگر اوس
واضع قانون پر جسنی کہ انکو بنایا یقینا انصاف کی روسی اسبات کی تہمت نہین ہوسکتی
کہ اوسنی اپنی مریدون کو اونکی شہوات نفسانی کی اجازت دینی سی فریب دیا —
فی الحقیقت میری قیاس مین انگلستان کی کیا خوش قسمتی ہوتی اگر بموجب حکم الہی
دین عیسوی مین بھی اونکی ممانعت ہو جاتی +

۶۲ عیسائی ہمیشہ کہتی ہین کہ گو شراب کی ممانعت ہی مگر افیون کی نہین

حالانکہ افیون کی برائی بھی مثل اور مسکرات کی برائی سکے ہے خواہ تقسیح ہون یا بھیجکے ہون
کبھی ہوئی یہہ سب صحیح ہے لیکن شاید عرب کے پیغمبر کی نسبت جب اس امر پر لحاظ کیا جاے تو
عذر کی گنجایش ہی کہ آپکے عہد مین افیون غالباً معروف نتھی اور اوسکی برائیان قطعاً
معلوم نتھین اور آپکو کبھی دعوی علم غیب یا پیش گوئی کا نہین ہوا ـ دین عیسوی مین
جو ویسی ہی نتیجہ ہی ترمیم کرنے سی مجکو عذر کرنا چاہیئے کیونکہ یہہ امر داخل بے ادبی ہی
یا اونکے مرتبہ یہہ کہا ویسی لوگ بدظن ہوکر مجکو گستاخ اور بے ادب ٹھہراوین ورنہ مین
یہہ کہتا کہ میری راے ناقص اور خیالات محدود کی بموجب اگر شراب قماربازی وغیرہ کی
ممانعت انجیلون مین پائی جاتی تو انسان کی خوشی کچھہ کم نہو جاتی اور اگر حضرت عیسیٰ
اپنے علم غیب مین بزعم لوگونکے انکو حاصل تھا اور جسکا محمدؐ کو دعوی نتھا منشی چیزونکی ممانعت
کردیتے بجز اُن صورتون کے جنمین وہ دوا کے طور پر ضروری ہون تو اس سی کچھہ برائی پیدا
نہو جاتی +

۴۳ ۔ جو لوگ محمد کی خلاف ہین شاید آپ بوجہ بہشت حسی کے طنز کرین مگر درحقیقت کوئی بہشت
خیالمین نہین آسکتی جس سی حواس متمتع نہون کیونکہ (جیسا لاک صاحب نے ثابت کیا ہی)
انسان کے ذہن مین کوئی خیال بلا وساطت حواس کے نہین آسکتا پس ضرور ہوا کہ اگر
آدمی کو خیال بہشت کا آوے تو وہ حسی ہی ہو +

۴۴ ۔ لیکن اگر ہم تسلیم بھی کرلین کہ محمدؐ نے تعلیم کیا ہی کہ آخرت کی خوشی حظ حسی پر مشتمل
ہی تو جب یہہ لحاظ کیا جاے کہ آپ سینٹ پولس کے اُس بیان سی جس سی پیکر جسمانی اور پیکر
روحانی مین تمیز ہوسکتی ہی مستفید نہوئی تھی اسوجہ سی کہ سینٹ موصوفکی تحریر آپ نے
تسلیم نکی تھی اگر آپ نے یہہ یقین کیا جو ضروری ہی کہ اگر جسم مادی اصلی آخرت کی خوشی

سکے لئی محسوس ہوگا تو اوسکی لذت وہی خوشیان ہونگی جو انسان کے تجربے سے ہمکو
حاصل ہوئی ہین یعنی صرف جسم ہی اوس سی حظ اوٹھا سکتا ہی تو یہہ یقین کرنا کچہہ گناہ کبیرہ
نتہا اور اس سی کیا اور حظ حاصل ہو سکتی ہین ہم نہین جانتی - بذریعہ اپنی خواہش اور تجربہ
کے جنکے وسیلہ سی خیالات آسکتے ہین ہمکو کچہہ اطلاع نہین ملسکتی سینٹ پولوس کا قول ہے
ہمارا پیکر جسمانی مرجاتا ہی اور پیکر روحانی پہر اُٹھتا ہی یہہ سب سینٹ پولوس کے مُنہ ہی مین
اچہا معلوم ہوتا ہی جسکو کہتی ہین کہ اوس کے سمجھنے مین غیبی روشنضمیری حاصل تھی اور اُن لوگون
کو اچہا ہی جنہون نے سینٹ پولوس کے الہام سی فائدہ اوٹہایا مگر چونکہ محمد کو یہہ مدد حاصل
نتہی تو کچہہ تعجب کی بات نہین کہ آپ اوس بات کو نہ سمجھے جسکو روزمرہ عوام مین اجتماع
ضدین کہتی ہین روزمرہ عام مین بلا مدد روشنضمیری قدرتی کے جیسے یہہ کہہ سکتی ہین کہ
مربع مستدیر اور شور ساکت اسیطرح یہہ بھی کہہ سکتی ہین کہ پیکر روحانی یہہ مرکبات اگر
نوشتجات الہامی کے سوا جنمین بہت سی اسرار ہین اور بموجب سینٹ پیٹر کے قول کے
عسیر الفہم ہین اور کہین پائی جاتے تو اجتماع ضدین کہلاتے +

لیکن محمد اس امر سی براحل دور تہی کہ حظ اخروی صرف حظ پیکر جسمانی مین
منحصر کرین اسلئی کہ سب سی بڑا اجر اور حظ اہل اسلام کا دیدار الہی میں ہے جس سی کہتی ہین
ایسی بڑی خوشی حاصل ہوگی کہ اوسکی مقابل مین بہشت کی اور خوشیان ہیچ اور نسیا
منسیا ہو جاینگی تاہم مین خیال کرتا ہون کہ کوئی منصف جو روی ورعایت نکری یہہ نہین
کہیگا کہ اسکی تحقیر جسی ہونیکی سبب سی زیادہ کیجائی نسبت اُس بیان کے جسمین اُن لوگونکی
مسکنون کا ذکر ہی جسپر خدا کی مہر ہے کہ بڑا عظیم الشان شہر سونے اور قیمتی پتہرون کا
بارہ دروازون کا جسکے کوچون مین دریای آب حیات روان درخت ایسی جنمین بارہ قسم کے

پہل اور پتے کسیقدر خاص کے اور نیز بنسبت اُس بیان کے کہ دوسرے مقام پر ذکر ہے
کہ اشخاص منعم علیہم اپنے مسیح کے ساتھہ میز پر کہاتے اور پیتے ہین ناظرین براہ عنایت
سمجھہ لین کہ میری مراد ان نمائشی بیانون پر حرفگیری کی نہین مگر صرف یہی کہا چاہتا ہون
کہ یہہ نہایت بُری اور بے انصافی کی بات ہی کہ دین عیسوی پسند کرنا اور دین محمدی کی
حقارت کرنی - اگر ناظرین یہہ جاننا چاہین کہ گرجا کے پہلے اکابر نے ان کیفیتونکو کیا
خیال کیا ہی تو وہ اِرینیاس کے بیان کیطرف رجوع کرین جو لکھتا ہی کہ علی نیم کیوقت مین
انگورون کی خوشی ایماندارونکو بلائین گے اور کہین گے کہ آؤ اور ہمین کہاؤ +

۶۶ گو محمد مسلمانون کے ساتھہ اونکی بیبیون اور خاندان کا بہشت مین جانا تسلیم
کرتے ہین مگر اونکی عورتون کا ذکر ہے کہ نہایت پاکدامن اور نیک اور ان شہوات نفسانی
سے مبرا ہونگی جو رہبانیت کے حامیون کو اسقدر باعث غضب ہوئی ہین القصہ بہشت
حسی باہین جسکی نسبت عیسائیونکے اسقدر طنز کیا ہی جتنی عبارتین ہین اہل اسلام مثال
کرتے ہین کہ وہ صرف نمائشی یعنی بطور تمثیل و تفہیم ہین +

۶۷ ویسٹ منسٹر ریویو مین ایک متین اور عالی حوصلہ مصنف نے محمد مشرقی
کی ایسی عمدہ حمایت کی ہی کہ مؤلف اوسکی نوشتہ سی بدون بڑا انتخاب کئی ہوئی باز نہین
رہ سکتا - کُل بُرائیون کے بعد جو محمد کی شان مین درباب بہشت کی گئی ہین اور جو کہ ہر
ایک شخص کی طنز کی بحث کیلئے جزو اعظم ہے اصل کیفیت اسقدر ہی کہ آپنے یہہ وعدہ کیا
تہا کہ انسان بعد حشر ہونیکے عدن آراستہ مین جائیگا جہان اگر بہت سی آدم ہین تو
بالضرور اتنی ہی حوا بھی ہونی چاہئین بات کو شاید وہ رتبہ نہو جسکو کہا جاے کہ نہ آنکھون
نے دیکھا نہ کانون نے سنا مگر بہر حال اُسقدر مرتبہ ہی جس سے کہ الٰہیات عیسائیونکی نکلتی

ہے۔ اونکے الفاظ ہمیشہ یہہ ہین اُولٰئِکَ لَہُمْ جَنّٰتٌ عَدْنٍ اسکے بعد آپ دریاؤن اور درختون اور میوون کا اور سب سی زیادہ ملنا حوران عدن کا شان وشوکت کے ساتھ ذکر کرتے ہین۔ یہہ امر کہ آپ نے عورتونکو بہشت سی مستثنی کیا ہی دروغ حماقت آمیز ہی جوکہ آپکے دشمنون نے آپ پر باندہا ہی کیونکہ آپ نے مکرر فرمایا ہی مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی وَہُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِکَ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ جہان کہ قدر وعظمت دونوکے لئی یکسان ہوئی ہے۔ اور مبادا اسمین شک ہو کہ اہل اسلام کی بیبیان اونکے ہمراہ نجاوین آپنے مسلمانون کو معہ اپنے آبا اور ازواج اور اولاد کے باغ عدن مین داخل ہونا صاف بیان کیا ہی ایک اور جگہہ پر آپ کا قول ہی کہ وہ اور اونکی عورتین سایہ دار باغون مین آرام کرتی ہین مگر ملٹن کی بہشت بہ نسبت اہل عرب کے عدن کے زیادہ عفیف نہین اور بدرجہا کم حیادار ہے اور جیسا کچہہ اختلاف مابین آپکے بیانات اور عبرانی نظم کی خیال بندی کے جسکی نظیر شاید ملٹن نے لی ہو واقع ہی اس سی بڑہکر اور نہوگا چنانچہ فردوس کی مستورات کے بابمین محمد کے بیانمین کوئی چیز ایسی نہین جس سی عیاشی کے خیالات اوبہرین اونکو کہا ہی کہ ایسی باکرہ ہونگی جیسی باکرہ عورتین بنی اسرائیل ساکن بیت اللحم کی اور مثل اورمومنون کے اونکا حسن عالم شباب گذشتہ کا سا ہو جائیگا جسمین کہ آدمی صانع کے ہاتہون سی ابہی آیا ہوا متصور ہوسکتا ہی مگر نہ تو اونکی گردنین مثل ہاتھی دانت کے برجون کی ہین اور نہ منہہ ایسی کہ سوتے آدمیونکے لبونکو گویا کردین نہ سینے مثل خوشہ انگورون کے اور پستان مثل دو توام ہرن کے بچون کے سوسن مین چرتے ہوئی نہ اونکی رانون کے جوڑ مثل جواہر کے ہوشیار کاریگر کی صنعت کے نہ وہ اپنے بہشتی خاوند کو بلاتی ہین کہ اوٹکا منہہ چومی اور نہ مثل گوندکے ڈلی کی تمام شب اونکی چہاتیون پر چمٹا رہی اور نہ فجر تک مثل چہوٹے

۷ [illegible]

۵ عورتون کی نیکی اور ... ہو یا عورت اور وہ یقین رکھتا ہو تو وہ دونون بہشت مین جاوینگے ۱۲ مترجم

۶ [illegible] ۱۲

۵ اور ایسی باتین جو ... ہرگز ... [illegible] ۱۲

ویان کے ... پہاڑون پر رہتی اور ... تاریکی شب ... گوند
اور ... کے پہاڑ پر لیجاوینگی اور نہ اُسکو ... بلائین گی بلکہ ... آکستان سی ... ایک
جبکہ پہلون کا مالک اُسکی عوض مین دو سو کا دعوی رکہتا ہی اور نہ اُسکو بہشتون مین اس شرط
سے طمع دیکر لیجائین کہ اُنکی جہاتیونکو جو چاہو سو کرو ... اور نہ ہمیونکی عیش عشرت ہی انکو
فرنگستان کی قومین مذہبی اور دینی امیدون اپنی ... کے لئی زیبا سمجہتی ہین اہل عرب کی
بیبیان اپنی سیاہ پتلیان نیچے ڈالے ہوئی اپنی خاوندون کے روبرو حیا سی بیٹہی رہینگی
جیسے موتی سیپ کے اندر چہپا رہتا ہی بلکہ قدیمی کا ... آج بہی ... دیکہی کہ وہ اس
دنیا کے لئی اچہی ہے مگر بہشت کے لئی زیبا نہین خوبصورت جوڑے عدن کے ... دار
نہرون کے کنارے آرام کرتے ہین عیش مشرب ... ہین جو کہ مشرقی ... زینت یا
خانگی آسائش تصور کیجاتی ہی اگر گاہ گاہ اس جام عشرت کو زیادہ پیجاتے ہین تو اُس
خمار سے نہ دل مکدر ہو نہ دماغ منتشر اُنکی گفتگو پاک و صاف ہو نہ دنیا کی سی بلکہ اُن
روحونکی تصور ... سی بالا مال ہوتی ہے جو دنیا سی مفارقت کرکے بہشت کو گئی ہین
لا یسمعون فیہا لغوا ولا تاثیما الا قیلا سلاما سلاما +

۶۸ اہل عرب جنکو ایسا بُرا کہا ہی اُنکی الفاظ حرف بحرف ایسی ہین مگر اسپر بہی کیا
قران تونے قید ہوا اور مسائل فرنگستان کے واقفان الہیات کے مقلد ہو ... عیب اس
ربانی گنی جائین اگر ظاہر کے شور وغوغا سی نتیجہ نکالین تو یہہ خیال کیا جائیگا کہ کل قران
مین اظہار عیاشون کی سی خوشی کا ہی لیکن اصل یہہ ہے کہ چونکہ زن عفیفہ بیگناہ شوہر
کو اپنی خاوند کے پہلو مین اہل اسلام کے بہشت مین بیٹہا پاتے ہین اسلئی یہہ ... جوش
و خروش ہوتا ہی اور راہب لوگ اپنی بہشت کی عفت کی حمایت کی لئی مستعد بجنگ ہوتے

ہین مگر عبرانی کتب مقدسہ کا کوئی ترجمہ مشتہر کیا جاتی جسمین ہر لفظ قابل تبدیل قلیل الاستعمال اور شکستہ صورت سی بدلکر مبتذل اور ناشائستہ ہوگیا ہو اور جہان کہنے قید حاشیہ ہر ایک عبارت پر چھڑایا گیا ہی اور جہان کہ مضمون کسی تغیر کے باعث ذریعہ مقصود بنایا گیا ہی اور بلا وجہ ترجمہ کی غلطیان اور غلط فہمیان مصنف پر برائی لگانے کو اوسپر اضافہ کیجائین تو ایسی ترجمہ پر لحاظ کرنے سی اس طرز کا حال کسیقدر معلوم ہوگا جس سے کہ قرآن فرنگستان مین جاری ہوا ہی اصلی شعیدہ باز راہب یہہ حقیر ذریعے بررو ہی کار لاتی کیونکہ انہون نے مذہب اور تخت کی سرسبزی اسمین سمجھی کہ نصف بنی آدم کو باقی نصف کے ساتھہ عداوت اور جانی دشمنی کرادین انتہے +

۶۹ گو اُس بڑی عیسائی اور دیندار بادشاہ سعدی سوس[ؒ] نے متقدمین کے خوبصورت مندرون کے تڑوانیکا حکم کیا مگر پادریونکو اپنی حقوق و رسوم مین وہی مزاحمت رہی – فرنگستان کے ہر ایک حصہ مین رومیون اور یونانیون کے نازیبا اور غلیظ اور قابل التنفر گرجے اور اونکی تصویرین اور مورتین اور تہوار اور تقریبین اور رسوم جنکی بنا اُن خرابات تو نہر تھی جنکو بت پرستی کا فضلہ کہنا چاہیئے ثابت کرتے ہین کہ مذہب پاک کی پادری اپنے مُریدون کے بہکانے یا اونکی تعداد بڑہانے کے لئی نہایت بُری موقعون کیطرف متوجہ ہوجاتے تھی اور بہت سی عیسائی تسلیم کرتے ہین کہ ایسی حرکت باغوای اُس شخص کے ہوتی تھی جو مذہب کا سرغنہ[ؒ] تہا – محمد کو اپنے پیرودن کی شہوت رانی کا ذریعہ کہتے ہین بتائین تو محمد کے مذہب مین اِس قسم کی بات کہان پائی جاتی ہی البتہ بت پرستون یعنے عیسائیونکے تعصبات سی برابر مقابلہ ہی نہ پاک پانی نہ تبرک نہ مورت نہ تصویر نہ سینٹ نہ خدا کی ماسی آپکے مذہب پر داغ لگتا ہی ایسی مسائل دین محمدی مین نہین کہ

ایمان بدون عمل کے موثر ہوا اور توبہ دعوت نزع کے کام آوی اور نہایت درجہ کی عنایات اور مغفرت اور خفیہ اقرار بکار آمد ہون جنکا نتیجہ یہہ ہے کہ ادن آپ کے پیرودن کو بگاڑین اور پہر مقتداؤن کے حوالہ کرین جو واقع مین اُن مسائل سی بہی بدتر اور ناچیز بات ہی حقیقت مین یہہ امور اُس دین مین نہین بلکہ عرب کے موحد کے مسائل مذہبی سیدھی سادی ہین کہ ایک خدا کی عبادت بغیر بان کے اور بدون کسی راز اور بدون معجزہ مزعوم کے ہی اور اسباب کا اقبال کہ آپ صرف بحیثیت انسانی ایک پروردگار کی عبادت کے لئے وعظ کہنے کو مبعوث ہوئی ہین +

۷۰ انجیل عیسوی کی طرح قرآن بھی غریب کا دوست ہے یعنی بڑی اور متمول آدمیون کی ناحق شناسی پر ہر جگہہ ملامت وطعن ہی اوسکو کسیکی تعظیم سی سروکار نہین اور یہہ اُس کتاب کے مولف کے لئے عزت دائمی کی بات ہی خواہ وہ عرب کے نامی پیغمبر محمد ہون یا آپکے خلیفہ سوم عثمان جیساکہ میرا یقین ہے اُس کتاب مین کوئی مسئلہ ایسا نہین پایا جاتا جسکا میل کچھہ بھی خوشامد دنیادی کیطرف ہوا اور جیساکہ ولیسٹ منسٹر ریویو مین بجا لکھا ہی کہ اگر کوئی چیز بالفرض شرقی بیمار دن کو اونکے کردار سی روکے رکھتی تو وہ بجز قرآن کی ان لے تکلف آیات کی نہین جو کسی جری واعظ کے منہ سی اونکی گوش زد ہون

۷۱ بعض باتونمین دین محمدی مرور زمان اور عیوب انسانی کی وجہ سی بگڑ گیا ہی جیسا کچھہ دین عیسوی کا حال ہوا ہی مگر چونکہ دین محمدی پر اتفاقیہ امور عارض ہوگئی ہین جیساکہ دنیا کی ہر ایک چیز پر ہو جاتے ہین تو جب یہہ خیال کیا جای کہ دین عیسوی جو صداقت اور پاکیزگی کا مذہب کہلاتا ہی اور جسکو دین محمدی کی بنا کہتے ہین سراسر ذلیل توہمات اور وساوس سی رسوا ہو رہا ہی چنانچہ مین پیشتر بیان کر چکا ہون تو اس

امر کے خیال کرنے سے کسی قدر عذر کی گنجائش دین محمدی کے لئے ہوسکتی ہے +

۲ ۔ محمد پر یہہ الزام ہے کہ فراج کے بیرحم اور خون کے پیاسے تھے مگر یہہ تعجب کی بات ہے کہ باوجود اسکے آپ وحشیون مین سخاوت کے کام کرتے رہے اور قرآن مین تکرار لکھا ہے کہ مفلسون اور کم بختونکی امداد خوبی ہی نہین بلکہ موکد اور فرض عین ہے شاید محمد ہی وہ واضع قانون ہین جنہون نے صدقہ کی حد قائم کی ہے ۔ حد مذکور مختلف ہوتی ہے مال کی مقدار اور قسم کے اختلاف سے خواہ زر نقد ہو یا غلہ یا مویشی یا پہل یا اشیاء تجارت مگر تا وقتیکہ ایک مسلمان اپنی پیداوار کا دسوان حصہ خیرات نکردے تو وہ پورا متشرع نہین اور اگر اُسکا دل جانتا ہے کہ مین نے دغا یا جبر سے حاصل کیا ہے تو بلحاظ بازدہی کے دسوین حصہ کو بڑہاکر پانچوان کردے +

۳ ۔ بجز دین محمدی کے اور کسی مذہب مین یہہ بات نہین پائی جاتی یہہ تعجب کی بات نہین کہ عیسائی پادری لوگونکو نصیحت کرین کہ دسوان حصہ ہمکو دینا چاہئیے جسکا ذکر انجیلون مین نہین اور غریبونکو بھولین جنکا ذکر انجیلون مین ہے محمد نے ایسا نہین کیا آپنے غریبون کو یاد رکہا ہے مگر اماموںکو فراموش کیا ہے +

۴ ۔ یہہ صحیح ہے کہ قرآن مین کافرون سے لڑنے کو فرض اور خوبی لکھی ہے اور واقع مین ایسا ہی ہونا بھی متوقع ہونی چاہیئے مگر محمد عثمان کی تحریر کے اوسیقدر ذمہ دار ہوسکتے ہین جسقدر عیسی مسیح چہارسم کی اُن تعلیمات کے ہین کہ عیسائی کل کافرون اور پاک مذہب کے دشمنون سے جہاد کرین جسکی نظیر یا اثنای جہادون مین بخوبی ہے مگر لڑائی کے خاتمہ کے بعد تلوار میان مین کرلیگئی اور ایک خفیف سا جزیہ عوض محافظت اور چشم پوشی کے کردیا گیا جس سے کہ محمد کے پیرو کبہی منکر نہوئے +

۷۵ مسلمانوں پر الزام ہی کہ وہ اپنی وضو اور غسل اور طہارت پر حصر رکھتی ہیں۔ گروہ لوگ ملعون ہین جو بوجہ توہمات کے ظاہری طہارت کے اندوہمند ہین اور اُن لوگون سے نفرت کرتے ہین جو مثل اونکے نکتہ سنج نہین اور اسکی ساتھہ یہہ ہی کہ اونکے دل خراب اور غرور اور جہالت اور نفاق کے مغلوب ہین اور گو بہت سی نماز کی تاکید ہی تاہم ظاہری رسمون کی درستی کے ساتھہ ادا ہونے سی تھوڑا فائدہ متصور ہوتا ہی اگر اُس توجہ تعظیم الٰہی اور امید سے نکیجائین جو واجب ہی۔ پس یہہ خیال نہین کیا جاتا ہی کہ اہل اسلام صرف اعمال ظاہری پر قانع ہون یا اپنا کل مذہب اسمین تصور کرین +

۷۶ مگر سیل صاحب تسلیم کرتے ہین کہ قرآن کا مسئلہ دائمی ہی کہ ہر ایک شخص کی خوشی بمقدار اسکی نیکیون کے ہوگی اور وہان مختلف درجہ کی خوشیون کے مسکن ہونگی سب صورتون مین غیر ہونکو زیادہ ترجیح دیجائیگی +

۷۷ یہہ امر کتنا مختلف ہی اُس رسم سی جو بالفعل مروج ہی کہ تاثیر ایمان کی بدون اعمال کے ہوتی ہی جسکو لاک صاحب نے عمدہ طور پر دکھایا ہی یہہ بات ثابت کرنے سی کہ ایمان ایک ضرورت کی چیز ہے نہ اختیار کی +

۷۸ قرآن مین لکھا ہی إِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللَّهِ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ السُّوءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوبُونَ مِن قَرِيبٍ فَأُولَٰئِكَ يَتُوبُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ حَتَّىٰ إِذَا حَضَرَ أَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ إِنِّي تُبْتُ الْآنَ +

۷۹ صرف اسی آیت سی ثابت ہی کہ اکثر اسلامی قومون کا اخلاق عیسائی قومون کے اخلاق پر فوقیت رکھتا ہی جسکی صداقت ہر ایک غیر متعصب سیاح انگریزی کو تسلیم کرنی پڑی ہی بڑے افسوس کی بات ہی۔ جہان کہین ایمان زبانی کو اعمال پر

ترجیح دیجاتی ہے اور یہہ مسئلہ کا زمانہ جاری ہی کہ جو وقت نزع کے توبہ سے تمام گناہ معاف
ہو جاتے ہین تو وہان بجز برائی اور گناہ کے اور کیا امید ہو سکتی ہے +

۸۰ مگر اُن لوگون سے اور کیا بہتر توقع ہو سکتی ہے جو انجیل کو جاہلون سے بیان کراتے
ہین اور جسکا سمجھنا بغیر بہت سے علم الٰہی اور یونانی اور عبرانی کے غیر ممکن ہی اور جنکے
درست ترجمہ کی نسبت دو فاضلون کا کبھی اتفاق نہوا +

۸۱ معلوم ہوتا ہی کہ گبن صاحب نے ایسا خیال کرنے مین غلطی کی کہ نیک
اعمالون سے محمد کی مراد اُن اعمال سے ہی جو اہل اسلام سے سرزد ہون بیشک جیسی کہ توقع
ہو سکتی ہے قرآن کے بموجب اسلام لانیوالون کو جنت مین ترجیح ہی مگر دوسرون کے لئے
بھی اونکے نیک اعمالون کے مطابق اُس سے کم رتبے مقرر ہین کیونکہ نیک اعمال کرنیوالون
کی بڑی خوبی مذکور ہے بخلاف اُس مقرر قاعدہ کلہو کہا عیسائیونکے جنکا یہہ عقیدہ ہے
چنانچہ مین نے بارہا منبر پر سے سنا ہی کہ خوبیونکو نجات سے کچھہ علاقہ نہین +

۸۲ قرآن مین مذکور ہے اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالنَّصٰرٰى وَالصَّابِئِيْنَ
مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ

۸۳ میری دانست مین اگر اِس مسئلہ کی مثل انجیل مین ایک بھی صاف اور ملاحظے
جمت عبارت ہوتی تو ہماری نظر سے ایسی انجمنین مثل مالٹہ کے امرا اور زمرہ شرفا اور بادشا
شہرون کے نگہبان جنہون نے تمام مہذب قومونکو رسوا کر دیا اور یہہ لوگ ایسی ہین کہ ترکی
جہان اونکو پکڑ پائین ضرور پھانسی دیدین کیونکہ انہون نے عہد کر لیا ہی کہ اُن سے
کسی شرط پر کبھی صلح نکرینگے اُن پاک رفقائی ایکمرتبہ خواہش کی کہ اِس نفرت انگیز مناقق
اور متعصبون کے فرقہ کو از سر نو قائم کرین مگر خوبی قسمت سے عوام کی تجویز اور برطانیہ کے

مطبعون نے اُسکا انسداد کر دیا ✤

۸۴ اسپینہم ایک بڑا نامی آدمی تھا جسکی دینداری اور علم کی نسبت میری دانست مین کسیکو شک نہوگا اور جسکی تعریف سیل صاحب کے قول مندرجہ ذیل سے مجھے معلوم ہوتی ہے کہ گو اُوسنے محمد کو ایک بڑا ریاکار مانا ہے تو بہی اُوسنے تسلیم کیا ہے کہ آپ مین اوصاف جبلی بہت کثرت سے تھے یعنی جسم مین شکیل تیز فہم خوش اطوار غربا نواز باہروت مقابلہ اعدا مین شجاع اور سب سے زیادہ یہہ کہ اللہ تعالی کے نام کی بڑی تعظیم کرنیوالے تھے اور حلف دروغون اور زناکارون اور قاتلون اور غیبت گویون اور مسرفون اور حریصون اور جہوٹے گواہون کے سخت دشمن تھے اور قناعت اور سخاوت اور رحم اور فیاضی اور شکرگذاری اور والدین اور بزرگون کی توقیر کے بڑے واعظ تھے اور حمد الہی سے اکثر رطب اللسان رہتے تھے ✤ منقول از دیباچہ سیل صاحب صفحہ

۸۵ عیسائی پادریون نے جو محمد کے خلاف نوشتجات لکھے ہین اُنمین ہمیشہ آپ پر خوف دلاکر مرید کرنیکا الزام لگایا ہے یعنی یہہ کہ جو کوئی آپکا مذہب اختیار نکریگا جہنم رسید ہوکر عذاب جاودانی مین رہیگا قرآن کی بعض آیات کی بموجب یہہ امر صحیح ہے اور بعض اسکی بالکل برعکس ہین جنمین یہہ مضمون ہے کہ عیسائی اور یہودی اور صابئین اگر نیک اعمال کرینگے تو اونکو کچہہ خوف نہوگا لیکن فرض کرو کہ یہہ مسئلہ صحیح ہی ہے تو یہہ تعجب کی بات معلوم ہوتی ہے کہ اوسکو آپکے خلاف وہ لوگ بطور الزام کے پیش کرین جو انجیل اور دیگر صحیفون پر عقیدہ رکہتے ہون کیونکہ انمین تو خوب توضیح کے ساتھہ مندرج ہے کہ جو کوئی ایمان لاویگا اور بپتسمہ پالیویگا تو اوسکی نجات ہوگی اور جو ایمان نہ لاویگا وہ ملعون ہوگا

۸۶ اگر مسئلہ قسمت و تقدیر کا الزام اسوجہ سے آپ پر لگاتے ہین کہ آپنے ان مسائل کا

اپنے پیرو ون کے بڑہانے یا ترغیب مذہب کے لئے اختیار کیا تھا تو یہہ الزام کسیقدر زیادہ
صحیح ہوگا معلوم ہوتا ہی کہ یہہ مسائل جنکا فقرہ اخیرہ مین ذکر ہی گویا کہ کل مذاہب مین لوازم
ضروری ہین مگر خواہ جا ہون یا بیجا یا قصداً ہون یا بقصد آیات کے یقین کرنے
سی کہ زندگی مالک حقیقی کے قبضہ مین ہی اور کثرت احتیاط سے آدمی کی اجل معین نہ ٹل سکتی
ہے نہ کم بیش ہو سکی آپکے پیرو ون کو نہایت دلیری سی لڑنے کی ترغیب ہوئی اور ہمسر
مقابلہ مین اونکو فتح نصیب ہوئی +

٨٧ قرآن مین ایک سفر کا بیان ہی جو محمد نے جبرئیل فرشتہ کے ساتھہ سات آسمانون
مین عرش تک کیا یہہ ظاہراً بجز خواب کے اور کچھہ نہین (اور مثل اُس سفر کے ہی جو عیسیٰ نے
شیطان کے ساتھہ معبد کی چوٹی تک کیا جسکے باب مین اب عیسائیون کا یہہ عذر ہی کہ
بجز خواب و خیال کے اور کچھہ نتہا) اور مثل اکثر خوابون کے مجموعہ بیمعنی ہی عیسائی پادری
جو کہ اپنے مذہب کی ہنسی سی اُسیقدر خائف ہین جیسا کہ اور مذہبونکی ہنسی کے شائق ہین
براق کی سواری پر مضحکہ کرتے ہین جسپر آپ سوار ہو کر چند لمحہ مین مکہ سی بیت المقدس پہونچے وہ
پوچھتے ہین کہ یہہ کس قسم کا گھوڑا ہوگا حقیقت یہہ ہی کہ زبان شرقی مین اس لفظ کے معنی
بجلی کی چمک ہین اور ایسا ہی ہونا چاہیئے — واقع مین ایسے گھوڑے پر سوار ہونا بجز خواب
اور خیال کے خطرناک ہی — فرشتہ جبرئیل نے آپکو آپکی بی بی عایشہ کے پہلو سی سوتے
مین علحدہ کر لیا اور آپ نے وہ عجیب سفر قبل اُنکے جاگنے کے کر لیا اسطرح کہ اونکو کچھہ
خبر بھی نہوئی کہ آپ بستر پر سی علحدہ ہوئی تھے سب فقہا اسکو خواب تصور کرتے ہین —
ایک مسلمان جیسے کہ پولس حواری کی زیادہ توقیر کی توقع نہین ہوسکتی شاید کہیگا کہ جس سفر
کا بیان پولس نے اپنے دوسرے نامہ بنام اہل قرنتس کے بارہوین باب مین کیا ہی وہ سفر

عرب کے پیغمبر کے سفر کی شکل ہے +

۸۸ انسانونکی بدقسمتی ہے کہ نہ عیسیٰ نے اور نہ محمد نے انسداد غلامی کو مناسب سمجھا
اگر شاید یہہ کہا جاے کہ جب اُنہون نے اپنے مریدونکو یہہ ہدایت کی کہ اورون سے
اسیطرح پیش آؤ جسطرح کہ تم چاہتے ہو کہ وہ تم سے پیش آوین تو اس حکم سے گویا انہون
نے غلامی کو منسوخ کر دیا تو یہہ تعریف کے لائق ہے مگر بدقسمتی سے تجربہ مین صحیح نہین ٹھہرا
غلامی اہل اسلام کے یہان سے شک ایسی ہے کہ اوسمین عذر کی گنجایش نہین مگر آن بیرحمیون
سے جو ملک افریقیہ کی تجارت غلامی اور ویسٹ انڈیز کی آبادیون مین ہوتی ہین
اسکو کیا نسبت ہے - ہمنے روم کے پوپ کینٹربری کے پادریون اور انجمنون اور پوپ
کے فرمانون اور مسئلون اور مذہبی قانون وغیرہ کا تذکرہ بہت سنا ہے مگر یہہ کبھی نہین
سنا کہ اُن شخصون نے اس مہیب تجارت کے خلاف کوئی کام علانیہ کیا ہو بتلاؤ کوئی
فرمان ہو یا قانون یا کام انجمن کا - خود روم اور کنٹربری کے پادری اس خطاب کے
یعنی اپنے پیرؤون کی شہوت پرستی کے ذریعہ بننے کے مستحق ہین جسکو محمد کیطرف منسوب
کرتے ہین اسلئے کہ تجارت مذکور کی بیرحمی کے صاف ثابت ہونیکے بعد بھی اُنہون
نے اُن لوگون کو اپنے فرقہ سے علحدہ نکیا جو اوسمین مصروف تھے جیسا کہ
فرقہ کویکرس نے کردیا تھا +

۸۹ مجکو معلوم ہے کہ وہ چرب زبانی سے یہہ جواب دینگے کہ ایک آدمی کو صرف
غلامون کے مالک ہونے کیوجہ سے ہم خارج نہین کرسکتے کیونکہ غلامی کا جائز ہونا
غالباً انجیلون اور صحیفون کے ہر صفحہ مین پایا جاتا ہے اسلئے کہ جہان کہین لفظ سرونٹ
کا پایا گیا ہے اور ترجمہ اسکا خادم ہوا ہے وہان غلام کے لفظ کا استعمال ہونا چاہئے تھا

کیونکہ لفظ سردوس کے لفظی معنی اُس شخص کے ہین جو بازار مین خریدا گیا ہو یا فروخت ہوا ہو مگر چونکہ لفظ معتق یعنی غلام آزاد شدہ بمنزلہ کرایہ کے خادم کے ہی اس لیئے غلام کی جگہہ خادم بولا گیا لیکن زمانہ زاد غلامی اگر بدقسمتی سے عیسائیون مین جائز سمجھی جای تو یہہ کسیطرح سے نتیجہ نہین نکلتا کہ افریقہ کی تجارت غلامی کی اجازت دیدی گئی ہو جسکی قباحتون کا متقدمین کبھی گمان نکرسکتے ہونگے اور جو ہر بات مین عیسائیونکی خانہ زاد غلامی سے بھی مختلف ہے ٭

۹۰ گو کہ محمد نے اِس رسم قبیح کو منسوخ نہین کیا جیسا کہ آپکو کرنا مناسب تہا تاہم آپ نے اُسکو بالکل فروگذاشت بھی نہین کیا کیونکہ یہہ بیان فرمادیا کہ سب مسلمان بھائی ہین اور کسی شخص کو اپنا بھائی غلامی مین رکہنا نہین چاہیئے آپ نے اسی کہنے سے گویا بہت سے آدمیونکو آزاد کردیا تو اسمعاملہ مین محمد نے اُسقدر نہین کیا جسقدر کہ آپکو کرنا چاہیئے تھا مگر آپ نے کچہہ کیا اور کچہہ کرنا نکرنے سے بہتر ہے اور ہرچند اس سے غالباً بعضونکو ترغیب ہوئی ہوگی کہ اپنی لونڈیان بلا عقیدت مرید بنادین جسکی وجہہ سے ایک دیندار عیسائی جو مذہب کے جلتے کوئیلے کی حرارت سے بھڑکا ہوا ہی اسپر لعن طعن کریگا اور اسکو بری فعل پر حمل کریگا تاہم اسکے ذریعہ سے لاکھوں آدمی خواری سے بچگئے ۔ ۔ دوسری ترمیم غلامی کی یا دفیہ اوسکی برائیون کا شرع مین یہہ پایا جاتا ہی کہ غلامون کی فروخت مین والدہ بچون سے کسیطرح جدا نکیجای اور یہہ جرم ویسٹ انڈیا والے ہر روز کرتے ہین ۔ اِس قسم کا قاعدہ مین نے انجیلون مین نہین دیکھا ہی اسلیئے محمد نے اس قاعدہ کی نقل انجیل سے نہین کی ٭

۹۱ بیچارہ حبشیون کے مذہب بدلنے کی خاطر ہم انکی خاطر خواہ بہت سی اقرار کرلیتی

ہین مین اپنی پادریون کی جماعتونکو یہہ نصیحت کرتا ہون کہ حبشیون کو تبدیل مذہب
کے بعد ہی آزاد کرنے مین اپنا زر کثیر صرف کرین یعنی مسلمانونکی طرح ہوکر اونکو اپنا
بھائی قرار دین اور یقین جانین کہ بنسبت انکو وعظون کی اس فعل سے اُنکے مرید
زیادہ ہونگے +

۹۲ ولیسٹ منسٹر ریویو مین لکھا ہی محمد کا قاعدہ غلام کرنے کا یہہ ہی اگر
غلام تمہارے پاس آوین تو تم اونکو قید کرکے علے رؤس الاشہاد فروخت نکرو گو
کوئی دعویدار پیدا نہو جیسا کہ نوین صدی مین عیسائی انگلستان کے صوبونمین قاعدہ
رہا ہے بلکہ انکو آزاد کردو اور یہہ ممنوع ہی کہ اونکو دوسرونکے حوالہ کردو اور آپ
عرب کے ویرانون مین ساتوین صدی مین تھے + ملہ

۹۳ قران مین ارشاد ہی وَالَّذِينَ يَبْتَغُونَ الْكِتَابَ مِمَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوهُمْ
إِنْ عَلِمْتُمْ فِيهِمْ خَيْرًا وَآتُوهُمْ مِنْ مَالِ اللَّهِ الَّذِي آتَاكُمْ یہہ بات مین نے انجیلونمین نہین پائی +

۹۴ ہسپانیہ کے لالچی لوگون نے بھی کیوبا مین اپنے غلامونکی نسبت ایسی
ہی تدبیر پر عمل کیا ہے جس سے وہ اپنے آپکو رفتہ رفتہ آزاد کرلین +

۹۵ یہہ ابھی بیان ہو چکا ہی کہ محمد نے کبھی دعوی نہین کیا کہ آپ معجزہ
دکھانے کی طاقت رکھتے ہین بلکہ ابتدا سے اس قسم کی صفت فوق الانسانیت سے
محض انکار رہا آپکے صرف معجزہ پسند پیرو کہتے ہین کہ آپکو آسمان سے الہام ہوتا تھا
اور قران مین معجزہ دکھلانیکا چند جا انکار ہے +

۹۶ جب عجائب غرائب باتون کیطرف انسان کی رغبت جبلی پر لحاظ کیا جاے
تو یہہ کسیطرح تعجب کی بات نہین کہ مسلمان اپنے پیغمبر کے افعال مین معجزہ

ملہ اور جو لوگ تمہارے غلامون مین سے چاہین کتابت کرکے تمہارے آزاد ہو جاوین تو تم انکو لکھدو اگر انمین بہتری سمجھو اور دو انکو اللہ کے مال مین سے جو تمکو دیا

دریافت کرنیکی ہوئی ہی اس لحاظ سے کہ جیسے انہون نے خیال کیا انسان کی فطرت
مین آنکو بڑہا دین مثلاً آپکی سفر کو براق پر جو خواب مین تہا انہون نے اصلی سفر خیال کر لیا
مگر عموماً معجزے مزعوم اُس قسم کے تہے جن سے زاہدون کا صدق اور اصلی وقوع ثابت
ہوتا ہی مثلاً جب آپ تین روز تک غار مین چہپے رہے تو ایک فاختہ نے اُس درخت پر
جو غار مذکور کے منہہ پر تہا دو انڈے دئے بعد اوسکے ایک مکڑی نے اُسکے منہہ پر جالا
پوردیا تو ان باتون کے دیکہنے سے آپکے تعاقب کرنیوالون نے جانا کہ آپ غار مین
نہین ہین اور اسطرح سے آپ سالم رہے مجکو گمان ہے کہ اگر کوئی روم کا ولی اسطرح بچتا تو
دین عیسوی کے لوگ بعضی کرامتین اس سے زیادہ قائم کرتے مگر شاید مکڑی کی جالا پورنے
اور فاختہ کے انڈے دینے کا معجزہ حکما کو زیادہ پسند ہو*

۹۷ کیمبرج کے ڈاکٹر لی نے اپنی کتاب مین جسکو دین عیسائی اور اسلام کے
سوال و جواب کہتے ہین مسلمانون کی ایک ایسی بحث بیان کی ہے جو نہایت عجیب اور غور
کرنیکے لائق ہے مین نے اوسکو پیشتر ایک ریاضی سوال کی ہیئت مین دیکہا ہے مین اُسکے
حل کرنیکا مدعی نہین اور اوسکو ڈاکٹر موصوف کے مدرسہ کے ریاضی دانون پر چہوڑتا ہون
وہ ایک ایسی بحث ہے جسمین نہایت غور درکار ہے*

۹۸ مسلمانون کا قول ہے چونکہ عیسائی کرامتون کی شہادت مین روز بروز
ضعف آتا جاتا ہے تو آخرکار وہ دن آویگا کہ کسیکو مطلق یقین نہوگا کہ وہ کرامتین تہین
اور پہر دوسرے پیغمبر اور دوسرے معجزون کی ضرورت ہوگی۔ تو اُن آدمیون کے حقیر سمجہنے
مین جنہون نے ایسی دلیل نکالی ہماری عقلمندی ثابت نہین ہوتی*

۹۹ ہم اکثر سنتے ہین کہ عیسائی پادری دین محمدی مین تعصب کی برائی بیان کرتے

ہین مگر یہہ عجیب یقین اور کینہ ہی یہہ تو بتائین کہ کسنی مرسکوز کو ہسپانیہ سی اسلئی نکالدیا
تہا کہ وہ عیسائی نہین ہوئی تہی اور کسنی میکسیکو اور پیرو کے لکہوکہا آدمیونکو بوجہ
عیسائی نہونیکے قتل کیا تہا اور بطور غلامون سکے ڈیڈالا تہا حالانکہ مسلمانون نے
ملک یونان مین اسکے برعکس ظاہر کیا یعنی بہت سی صدیون تک عیسائیون کو اجازت
تہی کہ معہ اپنی مال و اسباب مذہب اور پادریون اور اعلی پادریون و گرجون کے
بے رخنہ رہین ـ یونانیون اور ترکیون کے مابین حال کی لڑائی مذہب کیوجہ سے
نہتی جس طرح کہ ڈمرارہ کے حبشیون اور انگریزون مین اس سی پہلے ہوچکی تہی لیکن
چونکہ یونانی اور حبشی اپنی فتحیابون کی اطاعت سی منحرف ہوا چاہتی تہی اسلئی اگر انکی
دونو طرف ثانی نے انکے ساتہہ کوئی ایسا معاملہ کیا تو بجا کیا ـ جہان کہین خلیفون
نے فتح کی تو اگر باشندی مسلمان ہوگئی تو فوراً انکو رتبہ ہمسری کا اپنی فتحیابون کے
ساتہہ ہوگیا ـ ملک حجاز کے ذکر مین ایک مین عالم منکر کا قول ہی کہ انہون نے
کسی پر ظلم نہین کیا ستبہ دی اور عیسائی انہین خوش و خرم رہتی رہتی ٭

۱۰۰ اگرچہ ہمنے سُنا ہی کہ مرسکوز بوجہ عیسائی نہونیکی جلاوطن کردی گئی تہی مگر
مجکو شبہہ ہی کہ ایک دوسرا سبب بہی تہا یعنی وہ لوگ اپنی دلیلون سی عیسائیون
پر ایسی غالب آگئی تہی کہ جاہل راہبون نے خیال کیا کہ انکی دلیلون کا جواب بجز عدالت
مذہبی یا تلوار کے اور کچہہ نہین ہوسکتا اور مجکو شک نہین کہ ان بیچارون نے جہانتک
ادا اُن سی بن سکا انکا جواب دیا ـ اُن ملکون مین جو خلیفون نے فتح کئی جن باشندون نے
صلح چاہی خواہ یونانی ہون یا فارسی یا صابئین یا ہندو تہہ تیغ نہین کئی گئی جیسا کہ
عیسائیون کا بیان ہی مگر فتح کے آخر پر انکو مال و اسباب و مذہب بخطر قبضہ مین

چھوڑ دیا گیا جسکے واسطے وہ ایسا خفیف جزیہ دیتی تھی جو کسی پر جبر معلوم نہوتا تھا
کل خلیفون کی تاریخ مین کوئی امر بصفت رسوائی کا بھی نہوا نسبت اس عدالت
مذہبی کے ۔ ایک بھی مثال ایسی نہوئی جسمین کوئی شخص اپنی رائے دینی کیوجہ سے
جلا دیا گیا ہو اور نہ مجکو یقین ہے کہ زمانہ صلیح مین صرف اسوجہ سے مار ڈالا گیا ہو
کہ دین اسلام قبول کیا اسمین شک نہین کہ خلفا کے بعد کے مسلمان فتحیاب بڑی
بڑی بیرحمیون کے مرتکب ہوے جنکا الزام عیسائی مورخون نے اُنکے مذہب پر زور
وشور سے لگایا ہے مگر یہہ انصاف کی بات نہین و اسی تعصب مذہبی سے جنگ کی برائیان
بڑھ گئین مگر اسمین مسلمان فتحیاب کچھہ عیسائیون سے بدتر نہین ۔ تلوار کے میان مین
ہوتے ہی مصیبت کی انتہا ہو جاتی تھی قرآن مین ہے وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَآمَنَ مَنْ فِي الْأَرْضِ
كُلُّهُمْ جَمِيعًا أَفَأَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتَّىٰ يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ أَنْ تُؤْمِنَ إِلَّا
بِإِذْنِ اللَّهِ وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ +

١٠١ پھر فرمایا لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ +

١٠٢ وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ وَ
اقْتُلُوهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ وَأَخْرِجُوهُمْ مِنْ حَيْثُ أَخْرَجُوكُمْ ۔ فَإِنِ انْتَهَوْا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ

١٠٣ فَإِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ إِلَّا عَلَى الظَّالِمِينَ کیا یہہ ایسا مذہب ہے جو تعصب
کا موکد ہو موسی اور کیتی نائٹ اور شموئیل اور اگاگ اور جیسو نائٹ کے بیان
پڑھو اور دونون نسبت کرو +

١٠٤ بی روی در عایت ناظرین سے (اگر کوئی ایسا ہو) میری التجا ہے کہ عیسائی
فرقون کے جہادون پر غور کرین جو اٹھارہ سو برس سے برابر ہو توقف نہین ہوئی اور

اون جھگڑون سی آنکی نسبت انکا دین جو سنیون اور شیعون مین رہی مین جو مسلمانون
مین دو بڑی فرقے ہین مین اونکو جھگڑی اسلئی کہتا ہون کہ وہ کبھی حقیقی جنگ جدل تک
نہین پونہچے اور کوئی نظیر ایسی نہین پائی جاتی جسمین کسیکو سولی ہوئی ہو — اس سے
مین منکر نہین کہ دشمنی اور تعصب کی خراب حرارت مسلمانو نمین موجود ہی مگر اسکا الزام
محمد پر اوسیقدر ہو سکتا ہی جسقدر عیسیٰ پر اُس عداوت کیوجہ سی عائد ہو سکتا ہے جو
آئرش برنک والون کو پے لیسٹ کے ساتھہ تھی +

۱۰۵ یہہ خیال کرنا ایک بہت بڑی غلطی ہی کہ دین محمدی صرف بزور شمشیر پھیلا
اکثرون کی راے ھی کہ سیل صاحب اسباب مین بخوبی واقفیت رکھتی تھی اور یہہ نہین
خیال کیا جا سکتا کہ اونکو مسلمانونکی کچھہ رعایت بیجا ہو کیونکہ وہ شخص پکا عیسائی تثلیث
کا معتقد تہا اور کیا اُسکا قول ہی کہ ہُنین اُن وجوہات کو اسمقام پر نہین دریافت کیا
جنسے دین محمدی کو دنیا مین قبولیت نے مثل حاصل ہوئی ہے (کیونکہ وہ لوگ نہایت
دہوکہا کہاتے ہین جو خیال کرتے ہین کہ وہ صرف بزور شمشیر پھیلا ہے) اکثر دریا یہ
سی دین مذکور کو اُن قومون نے قبول کیا جنپر مسلمانون نے کبھی فوجکشی نکی تھی
اور نیز اُن لوگون نے کیون قبول کیا جنھون نے اہل عرب کو اُنکی فتوحات سی محروم
کر دیا اور اُنکی سلطنت بلکہ انکے خلیفونکا خاتمہ کر دیا با اینہمہ یہہ معلوم ہوتا ہی کہ کوئی
بات اُس سی بڑہکر تھی جو ایکمذہب مین عموماً خیال کیجاتی ہی اور جس سے کہ ایسی عجیب
ترقی ہوئی تہا پھر وہ یہہ کہتا ہی کہ وہ عیاری کے ثابت کرنیکے لئی ضرور ہی کہ قرآن کا ترجمہ
صحیح صحیح ہو لفظ عیاری سی ثابت ہوتا ہی کہ یہہ شہادت دین محمدی کی مفید اُس شخص کی
ھی جسکو شہادت دینی منظور نہین +

۱۰۶ گبن صاحب کا یہہ قول ہی افریقہ اور ایشیا کے لکوکہا نو مسلم جنہوں نے کہ عرب کے مسلمانون کی تعداد بڑہا دی ایک خدا اور اوسکی رسول پر ایمان لانے مین فریفتہ ہوگئی تھی یہہ نہین کہ اونپر کچہہ دباؤ تہا کلمہ کے پڑہنے یا ختنہ ہو جانے سے رعیت یا غلام قیدی یا مجرم ایک لمحہ مین اپنی فتحیاب مسلم کا ہمسر اور آزاد ساتھی ہوگیا ہر ایک گناہ دور ہوا اور ہر عہد سابق ٹوٹ گیا ۔ نکاح نکرنیکا عہد قدرتی عنایت سی جاتا رہا قوائے شہوانی جو ہمو معونین پڑی سوتی تہین حجازیون کے ڈہول سی چونک پڑین اور معاملات دنیا مین نئے مجمع کا ہر شخص اپنی لیاقت اور حوصلہ کے موافق اصل سرشت پر پہونچگیا[1] +

۱۰۷ حجازیون پر ترکیون کا پہلا حملہ آٹہوین صدی کے اخیر پر ہوا وہ لوگ ملک شمال سے جو مابین بحیرہ خزر اور بحیرہ اسود کے واقع ہی آئی اور یہہ لوگ اوسوقت دین محمدی نہ رکھتے تھے مگر اونہون نے تہوڑے ہی عرصہ کے بعد ان مغلوب حجازیونکا مذہب اختیار کرلیا[2] +

۱۰۸ اُن فتحیابون کو اس تبدیل مذہب سی وہ الزام جو چند بار مذکور ہوا کہ دین اسلام کی کامیابی بزور شمشیر ہوئی ہی نہایت عجیب غریب طرحپر باطل ہوتا ہی کیونکہ یہان سی خوب ثابت ہوتا ہی کہ دین اسلام مین صرف وہی لوگ نہین داخل ہوئی جو اونکی زیر کیئی بلکہ وہ لوگ بھی داخل ہوئی جنہون نے مسلمانونکو فتح کیا +

۱۰۹ حال کے مسلمانونکو جو تعصب زیادہ ہی تو بہت کچہہ اُن حملون کیوجہ سے ہوسکتا ہی جو انپر عیسائی فرقون نائٹ ہوڈ[3] اور کروسیڈرز نے کئی تھی اور مسلمانون کے تعصب کیوجہ سی نجتہ عیسائی حملہ آور اپنی نوبت مین اور بھی متعصب ہوگئی چنانچہ مسلمانون کو نجتہ عیسائیون کی بہشت مین جگہہ ملنی سی انکار نہین مگر عیسائی کل مسلمانونکو بدون استثنا کے اور بیدریغ جہنمی کہتے ہین[4] اور یہہ مسئلہ تو مرقس کا ہی اور نہ عیسی کا بلکہ یہہ

مسئلہ ہی جو ہمارے سپاہیون اور جہازرانون کو سکھلایا جاتا ہی جنکے ہاتھون مین
ہمارے ناقص ترجمے دیے جاتے ہین اور جو اُس سادہ زبان انگریزی کو جو اونمین
ہوتی ہے یقین کر لیتے ہین اور نیز یہی مسئلہ رومی اور پروٹسٹنٹ پادریون کے دس
حصون مین نو حصون کا سا ہے +

۱۱۰ مین یہہ بھی جانتا ہون کہ عیسائی لوگ مسلمانون پر اور اونکے مذہب اور
ہر ایک شی پر شاہانہ حقارت سی نظر ڈالنے پر مائل ہین مگر وہ تحقیق کرین تو معلوم ہو جاے
کہ اہل اسلام اپنے مذہب کے تقرر کے تھوڑے ہی عرصہ بعد کل روی زمین پر سب سی زیادہ
فیاض اور با علم قوم ہو گئی اور یہہ کہ علوم مفیدہ متقدمین کی نسبت بھی اُنکے ذریعہ سی
ہمکو زیادہ پونہچی ہین اور اونکے مذہب مین فیاضی اور اخلاق کامل کے مسائل کثرت سی
ہین اور اونکے مذہب کو جاہل متعصب جرمنون سی الزام لگانا جس سی کہ وہ اس زمانہ مین
رسوا ہی ویسا ہی بیجا ہی جیسا کہ دین عیسوی کو بعض اوسکے پادریہا اور محققون کے
جرمون سے ہے +

۱۱۱ فرنگی اپنی حال کی فوقیت پر جو اونکو علوم اور فنون اور فوج مین
مسلمانون پر حاصل ہی بڑی نازان ہین اور اگر کوئی شخص اُنکی گفتگو سنے تو یہہ
گمان کری کہ زمانہ سابق مین کوئی قوم اس عمدہ اور مفید تحصیل مین کبھی فائق نہین ہوئی
لیکن اسمین سامع کو بہت دھوکا ہوگا کیونکہ شاید بجز بعض فروع اُس حکمت کی جو تجربہ سی
متعلق ہی اور سوای کارخانون کے کوئی ایسی فن اور علم کی شاخ نہتی جو خلیفون
کی رعایا مین اُس کمال کو نہ پونہچی ہو جو اوسکو اب گریٹ برطین مین حاصل ہے +

۱۱۲ رچرڈسن صاحب جنکی شہادت پر اسبابین کسیکو شک نہو گا یہہ کہتے ہین

آٹھوین اور نوین اور اوسکی بعد کی صدیون مین جب فرنگستان مین جہالت اور بےعلمی چہا رہی تھی اور شاہزادی اور بڑی بڑی تعلقہ دار نوشت و خواند سی عاری تھے تو اہل عرب علم اور ذہانت مین ہمسر اُن رومیون کے تھی جو اغوسطس بادشاہ کے عہد مین تھے بلکہ بوجہ وسعت سلطنت کے وہ رومیونکی نسبت شان وشوکت اور عمدہ رونق اور راست زندگی مین اُن سی بڑہکر تھے ۔ خلیفہ مہدی اور رشید اور مامون اور نامی خاندان بنی عباس کے اور بادشاہ عالم اور ذہین اور خلیق تھے اور چونکہ علم اور ذہن بادشاہی عنایت حاصل کرنیکے وسائل یقینی تھی اسیوجہ سی سب لوگ انکو حاصل کرتی تھے شاہزادی اور سپہ سالار اور وزیر لیاقت علمی کے صرف بڑی حامی ھی نتھی بلکہ خود نامی منشیون مین بڑا رتبہ رکھتی تھے" اسپر مارس صاحب لکھتے ہین کہ "علم کی ترقی کا شوق جس سی کہ عرب کے شاہزادونکو ترغیب ہوئی اوسی جوش وخروش کے ساتھہ اُنکی فتحیاب اور جانشین تاتاری بادشاہونکے دلونمین رہا تھے" +

۱۱۳ بہت سی عیسائیونکو یہہ جانکی تعجب ہوگا کہ قرآن کو غالبا اُتنے ھی مفسرون نے بھلا یا بُرا کہا ہی جتنون نے انجیل کو اور یہہ امر ہزار ہا مفسران زمانہ حال سی ثابت ہوتا ہی جو تیرہ ہزار سی زیادہ خیال کئی گئی ہین +

۱۱۴ سر ولیم جونس نے اپنے دوسرے رسالہ مین جو ایشیا کے علم ادب کے بیان مین ھی یہہ لکھتے ہین کہ "محمدیون کو اونکی شارع کا یہہ حکم صاف تھا کہ علم کو دنیا کی دور دراز حصونمین بھی تلاش کرو" میری دانست مین محمد نے اسکو انجیل سی نقل نہین کیا اور نہ روم کے قانونون سی جنکے بموجب مخالفونکے علم کا سیکھنا ممنوع ہی +

۱۱۵ محمد کے پیرو اسبات کے یقین کرنے سی کہ آپ نے علم کی ممانعت کی ہی

یا خود اپنی خواہش سے تحصیل علم نکرنے سے اسقدر دور ہین کہ ایک روایت آپ ہی منقول چلی آتی ہے کہ (عالمونکی روشنائی ایسی اچھی ہے جیسی شہیدون کا خون) اور وہ آج مسلمانون کے لڑکونکو بطور تعلیم دیجاتی ہے جیسے انگریزی خوشنویس یہہ جملہ لکھتے ہین انڈسٹری از پریزڈ یعنی محنت امر محمود ہے +

١١٦ عیسائیون نے محمد کے کل پیرودن پر بڑا شور وغل کیا ہے کہ انہون نے اسکندریہ کے کتب خانہ کو غارت کر دیا حالانکہ یہہ کام ایک شخص کا تہا اگر واقع مین اوسنے کتب خانہ پہونکدیا ہو کیونکہ اس کام سے خود اوسکے مذہب اور اوسکے ہموطن اہل عرب پر داغ لگتا ہے لیکن عیسائی اس معاملہ کو خوب چہپاتے ہین کہ ٹالمیز کے مشہور کتب خانہ کا ایک حصہ قیصر کی لڑائیون مین جلا دیا گیا اور باقی ماندہ یا دوسرا حصہ عیسائی سعدی سوس کے حکم سے اس زمانہ مین جلا دیا گیا جبکہ اوسنے کل اپنی مملکت مین مخالفون کے عبادت خانے خدا کی عظمت کے لئے جلا دئے اور تباہ کر دئے +

١١٧ اسمین شک نہین کہ عیسائیون اور محمدیون کے یہہ دینی اور شرعی کام بعد کو تاریکی پیدا کرنے مین بڑی ذریعے ہوئی مگر علاوہ انکے دو یا تین اور باعث تھے جو اون سے زیادہ موثر ہوئے عمر کے افعال صرف ایک ہی شہر مین عرصۂ قلیل مین ہوئے مگر روم کے عیسائی بادشاہون کے متواتر احکام مخالفون اور حکما کی کتابون کی غارتگری کی نسبت اور کونسل اور روم کے پوپون کے قوانین اور گرجاؤن کے متولیون کی تہدید جنکی بموجب مخالفونکی کتابون کا مطالعہ عیب تہا میری دانست مین بلاشبہہ زیادہ موثر ہوئی کہ تمام دنیا مین منتشر ہوگئی۔ اگر پادریون اور راہبون کے ہزارون برس کے اس دستور عام کو اوسپر اضافہ کرو کہ وہ دستی تحریرونکو اپنی خانقاہون مین بالارادہ

جمع کرتے تھے کہ اُن سے بڑی مخالفوں کی تصنیفات کو خارج کرکے اپنی حقیر اور ادو روایات
کو لکھدین تو قلت تحریر دستی کی اور کوئی وجہ تلاش کرنیکی ضرورت نہوگی کئی صدیون
تک بہت سی ہلکو نمین وصلی یا رقتی یا جعلی کے بنانیکا کارخانہ جاتا رہا تہا اور اسیلئے
اُسکی قیمت بہت گران ہوگئی تھی عیسائی لوگ اپنی خانقاہونمین تحریرات دستی کے
محفوظ رکہنے پر بڑے نازان ہین مگر وہ یہہ کبھی نہین کہتے کہ اُنہون نے کس ارادہ
سے انکو محفوظ رکہا یہہ یقین کرنا کیسا خلاف ہی کہ جاہل اور متعصب راہبون نے
اپنے گرجا کے قوانین کے صریح خلاف مخالفون کے علم کا محفوظ رکہنا چاہا جس کے
پڑہنے کی انکو ممانعت تھی۔ اسمین شک نہین کہ علم کی سرسبزی پر بہت سی عالم پادریون
نے متقدمین کے علم کے محفوظ رکہنے مین جو انکی خانقاہونمین ودیعت تہا کوشش
کی یہانتک محافظت علم کی موجب خوش قسمتی کا معلوم ہوتی ہی مگر یہہ امر ذی علم
اشخاص نے خلاف احکامات شاہان اور اُن قوانین کونسل کے کیا تہا جنکی موجودگی
مین ذرا سا بھی شک نہین حالانکہ عمر کا کتب خانہ کو جلا دینا جسکو گبن صاحب نے بڑی قوی
دلیلون سے ثابت کیا ہی نہایت مشکوک ہی مین انہین دلیلون پر جو گبن صاحب نے لکھی
ہین اپنی رای کی بنا کرکے کہہ سکتا ہون کہ مجکو اُس خبر پر یقین نہین اور صرف دین محمدی
پر داغ لگانیکے لئے ایک عیسائی بُہتان ہے +

۱۱۸ اُس وقت مین جبکہ فرنگستان جہالت اور تاریکی مین مبتلا تہی جیسا کہ مین ابہی
بیان کرچکا ہون مسلمانون کی سلطنت اسلامیہ شستگی اور تہذیب مین خوب سرسبز تھی
فنون اور علم کو نہایت کمال حاصل تہا اور بہت صدیون تک ایسا ہی کچھہ رہا یہانتک کہ
اُس زمانہ کے بےعلم اور جاہل گروہ ترکیون نے اُسکو تہ و بالا کردیا جو کہ کسی باتمین مہذب

اسیہ علم اہل عرب کے مثل تھا انھین ترکیون نے یونانیون اور خلیفون دونو کے قدیمی یادگار
کو غارت کر دیا اور دنیا کے عمدہ عمدہ حصونکو ویران بنا دیا اس بنا پر یہہ خیال کرنا ضرور
نہین ہی کہ تاریکی اور جہالت دین اسلام کی ضروری لوازم ہین بلکہ ترکیون کے لوازم ہین
خلیفون کی تاریخ سے ثابت ہوتا ہی کہ وہ لوازم دین محمدی کے نہین مگر گو ترکی خرابیان
یونانی قوم کے بقیہ سے زیادہ ہوتا ہی کہ وہ اُن عیسائی دوستون کی بہ نسبت جنہون نے کہ
دیسکوز کی ہنگری ہسپانیہ سے کی زیادہ رحمدل ہین ؛

۱۱۹ یہہ ایک مشہور حال ہی کہ اکبر بادشاہ اورنگزیب کے پردادا نے سنہ ۱۵۹۵ع مین
پورتگال کے بادشاہ کے پاس ایک ایلچی بایں درخواست بھیجا کہ ہمکو دین عیسوی کی تعلیم کے
لئی کچھہ پادری بھیجی جائین تاکہ قرار واقعی ہم تحقیقات کر کے پسند کر لین کہ کونسا دین صحیح ہی
چنانچہ تین پادری جلیل القدر بھیجی گئی جب وہ آگرہ مین پہنچے انکی بہت خاطرداری کی گئی
اور ایک گرجا انکے لئی بصرف شاہی تعمیر کرایا گیا اور بہت سی حقوق انکو دئی گئی جنکو
جہانگیر خلف اکبر نے سنہ ۱۶۱۰ع مین جاری رکھا پادریان مذکور نے بادشاہ اور مسلمانون
کے استعمال کے لئی دو کتابین مشتہر کین جنکا جواب ایک فارسی مسمی احمد بن زین العابدین
نامی نے لکھا یہہ صاف ظاہر ہی کہ محمد کے پیرو نے اپنی تحریر سی ایسی فتح قطعی حاصل کی جیسی
کہ اہل اسلام نے بیشتر بزور بازو کی تھی - پریڈوکس اپنی غصہ کو نہین چھپا سکتا ؛

۱۲۰ اُسکا قول ہی کہ اُن پادریونکی تصنیف شومی طالع سی اس عالم فارسی کے ہاتھہ
پڑی جسنی انکی دھجیان اڑا دین - ہم پوچھتے ہین کہ شومی طالع کیون تھی - پادریون نے
یہہ دھجیان اڑانی پسند کی اور روم کے پوپ اور مذہب پھیلانیکے کالج کے احکام کے بموجب
ایک عالم زاہد نے اُسکا جواب دینا اپنے ذمہ لیا مگر یہہ جواب قابل اطمینان نہوا پھر ایک اور

فاضل لبیبہ کیا گیا جسکی تصنیف کو عربی مین ترجمہ کرکے ایشیا کو بھیجا اسسی بھی بموجب
قول پریڈوکس کے کسیطرح کاربراری نہوئی افسوس کہ اونہون نے اوسکو ناردوچ کو نہ بھیجا
مجکو تعجب ہی کہ شاید خود عالم پادری ڈین نسبت پوپ اور کالج اور عیسائیون کے بہتر جواب لکھتے +

۱۲۱ یہہ کل قصہ نہایت عجیب ہی عیسائیون مین اس مغل کی قیافہ کی سی نظیر کہان پائی
جاتی ہے اس نظیر سے اور بہت سی دوسری نظیرون سی مسلمانون نے ثابت کیا ہی کہ وہ
اپنے مذہب کے امتحان مناسب طور پر ہونے سی خائف نہین اور یہہ نہین معلوم ہوتا کہ اہل اسلام
اول اپنے مخالفون کو یہہ کہکر روکدیتے ہون کہ ہم تمہارے مذہب کے منکر ہین کیونکہ مذہب کا منکر
ہونا اوسکو برا کہنا ہی اور انکار کے بعد کوئی بحث آزادانہ اور مناسب طور پر نہین ہوسکتی +

۱۲۲ عیسائی پادریون کی کوششین گو ظاہرا وسعت کے ساتھہ ہوئین مگر معلوم نہین
ہوتا کہ اُن سی بڑی کامیابی ہوئی ہو مجکو کسیقدر شک ہی کہ اس زمانہ تہذیب مین بھی جو
ایسی نام سی مشہور ہی اگر سلطان روم اپنے کسی دولتمند مفتی کو ایک مسجد کی تعمیر اور قران
کے مسائل کا وعظ کہنے کیلیئے شہر لندن مین بھیجتا جیسا کہ ہمارے پادریون نے ایکصاحب
سے ڈریمین کو اپنے خاص مسائل کی تعلیم کے لئے جنیوہ کو بھیجا تھا تو نہ معلوم اُس مفتی
کے ساتھہ کیا معاملہ ہوتا مجکو بدلائل قوی اس خوف کا گمان ہی کہ اس امر سی پادریون
کی بدولت وہ آتشباری از سر نو ہوتی جو سنہ [illegible] مین ہوئی تہی یا وہ جو اوسکی بعد بمقام
برمنگہام مین ہوئی اور یہہ کہ ہمارے وزرا اُس مفتی کا جواب بذریعہ کسی سپہ بحری کے دلواتے
جنکی رائے یہہ ہوتی کہ قسطنطنیہ پر توپ لگانی چاہیئے +

۱۲۳ عیسائی اسکو یاد رکہین تو اچہا ہو کہ محمد کے مسائل نے وہ درجہ نشاو
دینی کا آپکے پیروؤن مین پیدا کیا جس کو عیسی کے ابتدائی پیروؤن مین تلاش کرنا بیفائدہ ہے

عہ۴ ...

عہ۵ دیباچہ ترجمہ تاریخ انگلستان مؤلفہ ... جلد اول صفحہ ۲۶ اور تاریخ ... مؤلفہ ماربیں صفحہ ۱۰۷ جلد چہارم اور ... مولفہ ... صفحہ ۲۳۴ ۱۲

اور آپکا مذہب اُس تیزی کے ساتھہ پھیلا جسکی نظیر دین عیسوی مین نہین چنانچہ
نصف صدی سے کم مین اسلام بہت سی عالیشان اور سرسبز سلطنتون پر غالب آ گیا ۔
جب عیسی کو سولی پر لیگئے تو اُنکے پیرو بھاگ گئے اُنکا نشئہ دینی جاتا رہا اور اپنے مقتدا کو
موت کے پنجہ مین گرفتار چھوڑکر چلدئے اگر بالفرض آپکی حفاظت کرنیکی اُنکو ممانعت تھی تو
آپکی تشفی کے لئے تو موجود رہتے اور صبر سے آپکے اور اپنے ایذا رسانونکو دھمکاتے ۔
برعکس اسکے محمد کے پیرو اپنے مظلوم پیغمبر کے گرد آئے اور آپکے بچاؤ مین اپنی جانین خطرہ مین
ڈالکر کل دشمنونپر آپکو غالب کیا +

۱۲۴ یہہ قابل بیان کے ہی کہ دین محمدی نے مذہب کی تاریکی کے زمانہ مین ترقی
نہین پائی بلکہ اُسوقت ترقی پائی کہ دین عیسوی چھہ سو برس سے مخالفون کے دل کا تجلیہ کر رہا
تھا اسکا جواب یہہ دیتے ہین کہ اسوقت دین عیسوی بہت خراب ہوگیا تھا اسلئے دنیا کو اُسکے
بعد منور نہین کرسکتا تھا مگر یہہ تعجب کی بات ہی کہ اوسنے اُس مقصد کے حصول مین خطا کی
جسکے لئے مذہب مذکور پیدا کیا گیا تھا خیر یہہ وہی دلیل ہی جسکو محمد نے خود قائم کیا ہی اور
بلاشبہہ آپکے پیرو بہت مانتے ہین یعنی آپکا قول ہی کہ عیسی کے پیرون کی برائیون اور
مذہب کی خرابیون کی ترمیم کے لئے دوسرے پیغمبر یا رسول خدا کا ہونا ضرور ہوا اسمین انکار
نہین ہوسکتا کہ یہہ دلیل عیسائیونکی طمع اور نمایش کی ہے +

۱۲۵ ساتوین صدی مین عیسائی مصنف بکثرت تھے یہہ نہایت عجیب بات معلوم
ہوتی ہی کہ اُنمین کسی نے یہہ جرأت نکی کہ آپکی یا آپکے خلفاء اولین کی حیات مین عرب
کے پیمبر کے مسائل کے رد کرنے پر قلم اُٹھائے اور مجھکو یقین ہی کہ ساتوین صدی کی کوئی
کتاب مسائل دین محمدی کے رد مین نہین +

۱۲۶ آکسفورڈ کے عالم اور پروفیسر کا قول ہی کہ جیسی کچھہ ساتوین صدی مین مذہب کی خرابی اُس بیان سے پائی جاتی ہی جو اوس وقت مین سینٹ ایلجی اس نامی کے پادری نے ایک نیک عیسائی کے چال چلن مین کیا ہے اس سے زیادہ اور کسی بیان سے نہین پائی جاتی ؀

۱۲۷ "عمدہ عیسائی وہ شخص ہی جو اکثر گرجا کو جاتا ہی اور جو نذر نیاز قربانگاہ پر چڑہتی ہین وہ چڑہاتا ہی اور جو اپنی پیداوار مین سے جبتک خدا کی نذر نکرلے کچھہ بھی نہین کھاتا اور جب مقدس ایام قریب ہوتے ہین تو کئی دن اُس سے پہلے پاک رہتا ہی یہانتک کہ اپنی بیبی سے علیحدہ رہتا ہی اس غرض سے کہ خدا کی قربانگاہ مین نہایت پاک و صاف جاسکی جو آخرکار خدا کا ایک نشان اپنی ساتھہ رکھتا ہی اور مناجاتون کو یاد کرلیتا ہی جبکہ تمہاری ہاتھہ مین علاج ہی تو اپنی روح کو عذاب سے بچاؤ گرجے مین نذر نیاز اور اپنی آمدنیونکا دسوان حصہ چڑہاؤ مقدس مقامون مین چراغ جلاؤ اور اکثر گرجے مین جایا کرو اور عاجزی سے ولیونکی پناہ لو قیامت کے دن اُس ازلی وابدی حاکم کے سامنے بغیر فکر کے آؤ گے اور یہہ کہو گے کہ ای خداوند دے کیونکہ ہمنے بھی دیا تھا +

۱۲۸ بیشک ساتوین صدی اور نیز انیسوین صدی کے ایک نیک عیسائی پادریون کے بنائی ہوئی کا کیا ہی عمدہ اور دلچسپ بیان ہی کیونکہ پادریونکے مذاہب انیسوین صدی مین بھی مذاہب ہی ہین جو ساتوین مین تھے صرف یہہ فرق ہی کہ ساتوین مین بہ نسبت انیسوین کے روح بیمار عیسائی کے علاج کیلئے پادریون کی دوا زیادہ معتاد کی ساتھہ اکثر دیجاتی تھی رومی اور پروٹسٹنٹ گرجون کا اس زمانہ مین بھی یہی حال ہی پوپ کے پیرو کا معدہ بوجہ خاص تعلیم کے پروٹسٹنٹ کے معدہ سے زیادہ سخت ہی اور اس لیئے وہ زور آور دوا کا استعمال کرتا ہی اور غالبا اسکو اسکی حاجت بھی ہی پادری ڈاکٹر کا

فن یهه ہی که اپنی مریض کی طاقت کا صحیح تخمینه کرلے اور جتنے المقدور دوا کو ایسی ترکیب دے
که مریض کے حال کے مناسب ہو لیکن رومی بہ نسبت پروٹسٹنٹ کے زیاده تیز دوا استعمال
کرتے ہین اور صرف یهی فرق ہی که رومی جو دوا کهلاتے ہین وه مفید الملاده هے اور
پروٹسٹنٹ جس دوا کا استعمال کرتے ہین وه اتنی ہی سی آنکا مذہب ہی اور دونو ملکر امر
مفصله ذیل کو مانتے ہین جو پادری ہونیکے اعتبار سے وه شپ بیان کرتا ہی روح القدس
کو خدا کے آگے جا ہین جو تمکو ہمارے ذریعه سے ہوا نه صحبانی هے بطور پادری کے مانو جنکے
گناه تو معاف کرتا هے وه معاف کردیے جاتے ہین اور جنکے گناه تو قائم رکهتا
هے قائم رکهے جاتے ہین" +

۱۲۹ ایک رومی گرجے کی خوبی مین یهه بیان کرنا واجب هے که مسئله بالا کے ساتهه
وه شرط لگاتے ہین پروٹسٹنٹ کے لئے یهه عذر کارآمد نهین که اپنی رسمون کے ایک اور
حصه مین وه اوسکو شرطیه کہتے ہین مگر اسجگهه بلا شرط هے +

۱۳۰ یهه خیال کرنا بہت مشکل ہی که محمد کے گناه یا اعمال بد اتنی بڑی ہون که
جنکی معافی نهوسکی جبکه اس فکر پر لحاظ کیا جاوی جو که آپ نے پادریون اور راہبون کے
برطرف کرنے مین ظاہر کی یهه بیان که آپکو اپنی مذہب مین راہبون کا رکهنا منظور نهین
تعریف سی افزون ہی اور کرایه کی امامت کے نهونے سے آپکا مذہب بہت سی پشتون تک
نتائج عملی مین سب مذاہب سے فوق لیگیا تهذیب اور علم ادب کا زیاده فروغ پانا جو خلیفون
کی عالیشان بادشاہتون مین ہوا غالباً اسی وجه سے تها اسلئے که جو سلطنتین عیسائی پادریون
اور راہبون کے زیر حکم زمانه وسطی مین ہی ہین انسے خلفا کی سلطنتون کا اسقدر مختلف ہونا
آخر کسی وجه سے ضرور ہوگا اور وجه مذکوره بالا سب سے زیاده غالب ہی دوسری وجه نهین معلوم

ہوتی کیونکہ یقیناً فرنگستان کی جہالت اور تاریکی پادریون کیوجہ سے ہوئی جسکا ثبوت
کثرت سے پوپ اور کونسلون کے بیشمار احکامات سے ہی جو برخلاف علم کے تھے اور اخیر کو
ترینٹ کی مشہور کونسل کی کوشش اسمعاملہ مین بحث ہوئی اسکی جواب مین شاید عالم
راہبون اور پادریون کے چند نظایر بیان کیجائینگی مگر اون سے گرجا کے انتظام عام کے
مقابلہ مین بہت سی صدیون تک کچھہ فائدہ نہوا اور جیسا کہ چند جدا جدا نظیرون سے عام
انتظام اور دستور کے خلاف کوئی بات ثابت کرنے سے تھوڑا فائدہ ہوتا ہی ایسا ہی بہت سے
برٹین اور ائرلنڈ کے پادریون کے حال کی نظیر سے فائدہ کم ہی جو یہہ ثابت کرتے ہین
کہ گرایہ کی امامت سے سب مذاہب مین سب سے پرلی حد چین سے لیکر جان گراتس کے مکان
تک اسکاٹ لنڈ مین انسان کے لئے نہایت خرابی نہین ہوئی یعنی ایسی خرابی نہین ہوئی جو
انھون نے برداشت نکی ہو +

۱۳۱ بعض حکیمون نے مذہبون پر یہہ الزام لگایا ہی کہ اونکی وجہ سے بنی آدم کی ذلت ہوئی
اور درحقیقت جب اس نوبت پر لحاظ کیا جاوی جسکو بہت سی ملکون کے زاہد اور پختہ دیندار لوگ
پہنچے ہین جیسے اہل ہند اور ہسپانیہ اور پرتگال وغیرہ تو یہہ الزام اول وہلہ مین محکم معلوم
ہوتا ہی مگر یہہ نتیجہ مذہب کا نہین بلکہ اوسکی ابتریون کا ہی اور سب سے بھاری حصہ الزام کا
جو مین پادریون پر لگاتا ہون یہہ ہی کہ ان ابتریون کے انسداد مین یا وقتاً فوقتاً
اونکی ترمیم مین کوشش کرنیکی جگہہ وہ اونکے بڑہانے مین کوشش کرتے رہے یہانتک کہ آخر
کار وہ ابتریان ایسی ہو گئین جسکا تحمل نہو سکے +

۱۳۲ ایک نہایت معزز اور موحد پادری نے جو مصنف کا دوست ہی کہا ہی کہ دو
پادریون کی نسبت سپاہیون سے زیادہ خرابیان ہوئی ہین مین کہتا ہون کہ نہین سپاہی تو

دنگئی طبیعتون کے نتیجے ہین اور پادری اونکے باعث۔ ناظرین سے میرا التماس یہہ ہی کہ
پورتگال اور ہسپانیہ اور آخرکار آئرلند کا حال دیکھین اور کانپین ❊

۱۳۳ یہہ بیانات غالبا مصنف پر شور الحاد پیدا کرینگے مگر مجکو نہ شور سے خوف نہ شور
کرنیوالون سے۔ مسیح نے نظیر کا مذہب صحیح نصرانی بستی کے غربا کا اور ایک مخصوص حال مین تھا
اور وہ مذہب متعلق بدل تہا جسکو عقیدون اور مذبحون اور قربانیون کی حاجت نتہی اور اگر
اوسکے بانی کو کوئی بات بُری معلوم ہوتی تھی تو وہ کاتبون اور فریسیون اور پادریون کی
ریاکاری اور عیاری تھی پادری اور اعلے پادری مسیح کے تہنون تلے کی بدبو ہو گئی
تھی اب محمد صلعم نے اونکی دور کرنے سے اپنے آپکو ایسا عمدہ انجیل کا معتقد عیسائی بنایا کہ ہمنے
اُسوقت سے آجتک کوئی نہین دیکھا ❊

۱۳۴ ولیسٹ منسٹر ریویو کے لکھنے والے نے بجا کہا ہی کہ جو شخص طہارت بجا لاوے
اور روزے رکھے اور چھوٹے بڑے عشر دیوے سرو کار رکھے امین کیا کچھہ اغلاص اور دیانت نہوگی ❊

۱۳۵ اُس شخص کا بیان مذہب خالص کا خود عیسی کا مذہب ہی چنانچہ قرآن مین اُسکا
قول ہے ❊

۳۶ لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ
بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ـــ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ
وَابْنَ السَّبِيْلِ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِي الرِّقَابِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَالْمُوْفُوْنَ
بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا وَالصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ
اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ٭

۳۷ اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ

۱۳۸ سیل صاحب نے ایک ماجرا کا حال لکھا ہی جو محمد کی رسالت کی بارہوین سال
مین ہوا تہا اور جس سی کہ آپکی بڑی عزت اور عظمت معلوم ہوتی ہی اور جو کہ کسیقدر آپکے
مسائل کا بیان ہو اُس سال مین جسکو اہل اسلام سال مقبول بولتی ہین یثرب یعنی مدینہ کے
بارہ آدمی جنہین سی دس خزرج کے اور دو اوس کے تھی مکہ کو آئی اور العقبہ کی پہاڑی
پر جو شہر کے شمال کو واقع ہی محمد کے ساتھہ وفادار رہنی کی بیعت کی اِس بیعت کو بیعۃ النسا
کہتے ہین نہ اِس جہت سی کہ اُسوقت عورتین موجود تہین بلکہ اِس سبب سے کہ اسکی رو سی اُن پر
فرض نہا کہ محمد کی حفاظت یا اپنے مذہب کی حفاظت مین ہتہیار پکڑین یہہ ہی عہد تہا کہ
بعدہٗ عورتون سی بھی لیا گیا جسکا نقشہ اِن الفاظ سی قرآن مین موجود ہی یبایعنک
علی ان لا یشرکن باللہ شیئا ولا یسرقن ولا یزنین ولا یقتلن اولادھن و
لا یاتین ببھتان یفترینہ بین ایدیھن وارجلھن ولا یعصینک فی معروف

۱۳۹ اِس عہد سی ناظرین کو خواہ مخواہ وہ عہد یاد آئیگا جو اول کے عیسائیون
نے کیا تہا اور جسکا بیان پلائنی نے اپنی چٹھی مین بنام بادشاہ ٹریجن کے کیا ہی اور جو
ہمیشہ اُنکا باعث وقار خیال کیا گیا ہی +

۱۴۰ مین خیال کرتا ہون کہ نپولین اعظم کی رای محمد کی نسبت دلچسپ ہے اور یہہ مین
مین اوسکے بیان سی درگذر نہین کرسکتا کیونکہ وہ کسیقدر میری خیالات کی بہی مطابق ہی
اور نیز اوسکے دیکھنے سی پیشتر جو کچھہ مین لکھہ چکا تہا اُس تحریر کے بہی مطابق ہی قرآن کی اُس
تاریخ کا حوالہ مین نہین جانتا جسکا حال کہ نپولین کے ذکر سی مقبول اور بہت معروف معلوم
ہوتا ہی بادشاہ موصوف نے تاریخ کی صداقت پر لحاظ کرکے اُن کل باتون پر اپنی بے اعتباری
ظاہر کی جو محمد کی نسبت کہی گئی ہین اوسنی کہا ہی کہ آپنے دو شکستین ایسی ہی ہونگے جیسے کہ کسی

فرقہ کے سردار ہوتے ہین قرآن مین جو آپکے ۳۰ برس بعد لکھا گیا ہی شاید اغلاط متبرج
ہوگئی ہونگی اور محمد کی سلطنت اور مسائل اور رسالت قائم اور مکمل ہونے سے لوگ بھی آ
بموجب کہنے لگے ہونگے تاہم یہہ امر تشریح طلب ہوتا ہی کہ وہ امر اہم جو یقینا واقع ہوا یعنی
دنیا کا فتح ہونا کس طرح سے پچاس یا ساٹھ برس کے عرصہ قلیل مین انجام کو پہنچا ہوگا اب
ہم پوچھتے ہین کہ یہہ فتح کن لوگون نے کی تو یہی کہین گے کہ بیابان کی قومون نے جنکا
حال ہمنے سنا ہی کہ تعداد مین کم اور جاہل اور جنگ سے ناواقف اور ناشایستہ اوزار و فنون
سے بے بہرہ تھی تاہم اُنہون نے تربیت یافتہ لوگونکا مقابلہ کیا جنکے وسائل آمدنی
بکثرت تھی حرارت دینی سے یہہ کرامات نہوئی ہوگی کیونکہ حرارت دینی کو اپنی سلطنت قائم
کرنے کے لئے وقت درکار ہی اور محمد صلعم کا زمانہ صرف ۲۰ برس رہا انتہی +

۱۴۱ لیکن حرارت دینی ہی سے ایسا ہوا اور بغیر حرارت کے اسکی کوئی اور وجہ نہین ہوسکتی
ادنے درجہ یہہ کہ بغیر حرارت دینی کے وہ وقوع مین نہین آسکتا تھا +

۱۴۲ عیسائی اپنے مذہب کی راستی سے اور اوسکو اُس حال سے جسمین مذہب مذکور تھا
اور اُن کیفیات سے جنمین کہ دنیا ساتوین صدی کے آغاز مین تھی بوجہ اپنے تعصب کے اندہی
ہوکر دین اسلام اور سلطنت اسلامیہ کی جلد ترقی سے متعجب ہین ابتری اور تذبذب کی یہہ عجیب حالت
جسمین کہ دین عیسوی اُسوقت مبتلا تھا بعید از قیاس تھی عاسکر مشرق مین جہان کہ تسلط و اقتدار
رومی پادشاہت کا ہنوز اسقدر موثر نہوا تھا کہ بیشمار فرقونکو معہ اُنکی بیحد تعداد یا کہ الہامی نوشتون مثل
اناجیل اور وحی اور قوانین اور صحیفون وغیرہ کے جبرا ایک کردیوی ان فرقون کے اندر بغض کینہ باہمی کے
اور تکلیف دہی یکدیگر کے جب کبھی ممکن ہو اور کسی چیز مین اتفاق نہوا +

۱۴۳ جب دین عیسوی کی اس عجیب اور ابتر حالت پر خیال کیا جاوے تو یہہ تعجب نہین

معلوم ہوتا کہ اگلا مذہب جس سے ابتری مروج کے رفع ہونیکی امید ہو سرسبز ہو جاتی
یہہ مذہب اپنی نہایت سادگی سے عقل اور حس مشترک کے اُن سادہ اور پختہ اصول
پر معلوم ہوتا تہا جن سے کہ کل فرقیونکا اسکی حد مین آجانا غالب ہو اسوقت کے دین
عیسوی کی حالت کے ذکر مین آکسفورڈ کے عالم اعظم کا یہہ قول ہو اُس کمبخت زمانہ
مین عیسائیون کے بہت خفیف اور بیہودہ فرقے بیشمار جماعتون مین منقسم ہو کر خود ہی
سے باہم نزاع اور کینہ سے ایکدوسرے کو ایذا رسانی کرنے لگے اسی مین ناقص اور عمل مین
خوار ہو گئے اور بہمہ جہہ یہہ لوگ بجز نام اور ظاہری اقرار مذہبی کے اور کچہہ نرکہتے تھے
عیسائی گرجا کی مساکر کی کوئی علامت باقی نہ تہی نہایت خراب اصول اور بیہودہ
رائین عموماً جاری تہین علم کے مفید سوتون مین جہالت اور نیکی کی نہایت عمدہ
ترغیب کے عوض بدی پہیل گئی تہی اور آستی کے لئے ایک نزعوم جوش تہا جسمین جاہلانہ
اغلاط کی آمیزش تہی اور رائیون کے باب مین وہ نزاع قلمی تہا جسکو کوئی نہ فیصل
کر سکے اور ارتکاب جرمون مین ایک عام اور عجیب اتفاق پیدا ہوا تہا جس سے حذر کرنا
سبکے لئے فرض اور مفید تہا"

[illegible]

۱۴۴ پہر وہ کہتا ہو دلیرون کی سعی مین جنہون نے کہ مذہب کے مشتہر کرنے مین
محنت کی تہی اور شہید ہوئی تہی یا ان جوا سکی استحکام مین مصر تہی اسوقت پادریون کی
حکمت عملی اور وہمی لوگونکی جہالت سے مذہبی پرستش کے لئے مناسب شیا قرار دیگئی تہین +

۱۴۵ پہر اسکا قول ہو وہمی جوش کی سخت تندی نے ملائم سے ملائم طبیعت کے
خیالات کا چراغ گل کر دیا قوانین کا دقائق سیاستی سے پامال اور شکستہ ہو گیا اور شرقی
شہرون مین خون کا ابلہ آگیا ÷

۱۴۶ ڈاکٹر ویٹ کا بیان نہایت بجا ہی مگر اس سے زیادہ کوئی اور وحشت انگیز بات
ہوسکتی ہے یہہ تعجب کی بات نہین ہو کہ ایکمذہب سے ایسی خرابیون سکے دفعیہ کی امید ہو
سرسبز ہو جائی +

۱۴۷ ڈاکٹر ویٹ نے ذیل کی عبارت مین اُن چند وجوہات کا بیان کیا ہی جو
محمد یا آپکے پیرودن نے پیش کی ہین وہ نہایت عجیب ہین اور چونکہ عالم اور محقق معزز
نے ذکر کیا ہے مجکو توقع ہی کہ اونمین کوئی تکرار نکریگا +

۱۴۸ ڈاکٹر ویٹ کا قول ہی محمدؐ نے نہایت سلیقہ گفتگو سے بیانکیا ہی کہ اللہ تعالیٰ
نے ابتدا مین ایک بڑا مدعا مذہب کل بنی آدم کو عطا کیا تہا اور جب زندگی کے
تفکرات اور کاروبار سے مذہب مذکور محو ہوگیا یا انسانی طبیعت کی ہٹ اور ضعف
سے خراب ہوگیا تو اللہ تعالیٰ نے رحم کرکے متواتر پیغمبر بھیجے کہ بنی آدم کی تعلیم و اصلاح
کرین جو کہ صدق صاف اور سادہ راہ سے منحرف ہونے پر ہمیشہ مائل تہے موسیٰ کی
رسالت ربانی علامت خاص کیوجہ سے صرف ایک ہی قوم پر محدود تھی اسیطرح عیسیٰ بہی
تھی جسکا زیادہ وسیع اور گنجایشی طریقہ احسان ربانی کی کامل ترسعی سے پیدا ہوا تہا
اُسکی قسمت مین تھا کہ اپنی فوائد بلا تمیز سب بنی آدم کو عطا کری جو وسعت سے پہیلے
ہوئی تھی تاہم چونکہ بمرور زمانہ دین عیسوی کے مسائل کم بختی سے بگڑ گئے اور آدمی اکثر
پہر تاریکی اور غلطی مین بہکنی لگے تو آخرکار اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا کہ اپنی ارادہ کرم گستر
کے لئے مجہہ کو ذریعہ بنا دی اور مذہب کو اُن خرابیون سے بچانیکے لئے مقرر کری جس سے
اُسکی ذاتی رونق چہپ گئی ہی یعنی آپکو راستی اور نیکی کا بڑا اور پہلا بحال کرنے والا
دنیا مین قائم کرے +

١٤٩ اور یقیناً مذہب کی ترمیم اور اوسکو خرابیون سی بچانے کے لئی ظاہرا کسی شخص کی بہت کچھہ حاجت تھی اور یہ بات ہی کہ محمد یہودی اور عیسائی دونو کے مذہب کی راستی کے قائل تھے دونو مذہب والونمین سی بہت سی لوگ آپکے دائرہ مین آئے گو دین عیسوی کے راستی کے آپ قائل تھے تاہم آپکا قول ہی کہ وہ نہایت خراب ہو گیا تھا آپکے معراج مین ذکر ہی کہ آدم اور نوح اور موسی وغیرہ نے آپ سی التجا کی کہ اللہ تعالی سی ہمارے لئی شفاعت کرین مگر آخری آسمان پر پونہچکر جب آپ عیسی مسیح سے ملے تو آپکا معاملہ برعکس ہوا یعنی آپ نے عیسی سی اپنی لئی شفاعت کی التجا کی اور اسطرح عیسی کو ترجیح دی اسلئی اس سی اور بہت سی قرآن کی آیتون سی ظاہر ہے کہ ہر ایک موحد عیسائی اور بعض اور فرقون کے موحد بخوبی مسلمان ہوسکتی ہین آپ نے عیسائیونکو یاد دلایا کہ عیسی نے وعدہ کیا تہا کہ اونکے لئے ایک تسلی دہندہ بہیجینگے اور اگر آپ اپنی تئین وہی شخص مانین یا اونکو یقین کرائین کہ وہی ہین تو اسکی لئی عجیب طرحکی سرگرمی آپ مین درکار نہین +

١٥٠ قرآن مین جا بجا عیسے کے لئی شہادت رسالت ربانی کی دی ہی اور انکو مسیح کہا ہی اور یہہ فرمایا إِنَّمَا الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُولُ اللَّهِ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَىٰ مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ اور آنکی پیدائش کے حالات معجز آمیز انہین الفاظ مین بیان کئی ہین جنمین عیسائی انجیل نویسون نے کئی ہین +

١٥١ ذیل کے اختصار مین ہم اس بیان سی بخوبی مطابقت پاتے ہین جو کہ انسٹو سانشنٹ نے دین محمدی کے ابتدائی زمانون کا کیا ہی ہم اپنی تحقیقات کے سلسلہ مین اور بہی زیادہ بیان کرینگے یعنی وہ بات جسکا درجہ تواریخ مین اکثر ہی کہ اسلئی ہیوسی

[illegible]

جنکو انسان نے قائم کیا اور ترقی دی اکثر نقصان ہوا اور مذہبی انقلابات جسقدر ہوئی ہین اُنسے فائدہ ہوا ہی مثلاً ایک عرب کے قزاق کو دیکھو جو ایسا بیرحم قاتل ہی کہ قتل کے بعد بھی اُسکو افسوس نہین ہوتا نہایت سنگدل شوہر ہی اور نہایت بیمحبت باپ پس ایسا عرب صرف ایک مذہبی جماعت ہی اُسکی قدیم عادتونکی نسبت سیل صاحب نے قرآن کے ترجمے کے پہلے دیباچہ مین جو بیان نکتہ چینی سے تمام لکھا ہی وہ دیکھنا چاہیے کہ زمانہ جاہلیت مین عرب عورتونکو مثل مال اسباب کے سمجھتے تھے اور اُسی مثل لونڈیونکی سلوک کرتے تھے اور اپنی بیٹیونکو زندہ دفن کرتے تھے۔ جناب پیغمبر مبعوث ہوئے اور دو صدیون تک بہادری اور سخاوت اور خدا پرستی نے دنیا کے اخلاق پر روشن نشان چھوڑا یہہ دو صدیان اکثر باتون مین یونان اور روم کے نہایت عمدہ زمانونکی مانند ہوئین۔ ہمنے دیدہ دانستہ دین اسلام کا ذکر کیا جو کہ تمام زمانہ حال کے مذہبون مین سب سے زیادہ ایکحال پر قائم ہی اور اسی سبب سے اب تک متضمن بہت سے نقصانون اور قباحتونکا ہی +

۱۵۲ جب عیسائی پادری بیان کرتے ہین کہ محمد کے مسائل کی کامیابی صرف بوجہ شمشیر ہوئی تو وہ ظاہرا علت کو بجای نتیجہ کے بولتے ہین کیونکہ تلوار چلانے کی علت ہاتھہ کی حرکت ہی اور ہاتھہ کی حرکت کا باعث حرارت دینی ہی جس سے اُنکی فتح ہوئی اور حرارت دینی کا سبب پختہ اعتقاد ہی جو محمد کے مسائل کی صداقت پر اُنکو تھا ان ایمان والون کے لئی جو صرف خدا یکتا کی رضا جوئی اور اپنی پیمبر کی حفاظت مین جان دیتی تھی بہشت اور زمانہ حال و استقبال کی خوشی اور وہ بھی ہمیشہ کو تصور کیجاتی تھی تو اس صورت مین یہہ کیسا نامعقول اور غیر مفید امر ہی کہ کل خطرون سے خوف نہ کہاکر اس جلیل القدر انعام کو حاصل نکرین اور اس ثواب کی قدر کو اپنی کوششون سے بڑہاوین خاصکر اُس صورت مین جبکہ معلوم ہی کہ اجل ہر شخص کی معین کردی گئی ہی اور دنیا کی پیدایش سے پیشتر اُسکی تحریر ہو چکی ہے جسکو کوئی شی نہ روک سکی نہ ٹال سکے پلنگ پر خواہ معرکہ مین ضرور ایک آدمی اوسیطور پر مریگا جیسا کہ لکھدیا گیا ہی نہ احتیاط کی وجہ سے وہ حکم تبدیل ہو سکتا ہے

اور نہ خوف کیوجہ سے - حرارت دینی کی خصلت عالم گیر بخوبی معسہ دت ہے اور محمد کے
معاملہ مین معلوم ہوتا ہی کہ وہ عجیب طرح پر ظاہر کی گئی دیکھو شہر مدینہ قبل اس سے کہ محمد تلوار کھینچین
فتح ہو گیا تہا اسیلئے یہہ فتح تلوار کے زور سے نہین کہی جاسکتی آپکی پہلی مہم مین صرف
۳۰۳ آدمی تہے دنیا کی فتح اغاز کرنے کے لئی یہہ ایک نہایت تہوڑی فوج تہی آپ کی
دوسری مہم مین ۳۰۰۰ تہے اور ہر ایک لڑائی سی خواہ فتح ہوئی ہو یا شکست معلوم
ہوتا ہی کہ آپکے سپاہیون کی تعداد بڑہتی گئی شاید لوگ یون کہین گے کہ یہہ معمولی
بات ہی کہ فتح سے سپہ سالار کی سپاہیونکی تعداد بڑہ جایا کرتی ہی یہہ بہت صحیح ہی مگر آپ
نے اُن لوگونکو اپنی فوجمین بھرتی نکیا جو آپکے مذہب پر ادنی درجہ کا بھی معتقد نہوا
یعنے زبان سے کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ نکہا اور یہہ کلمہ ایسا سادہ اور صاف ہی جسکا
سمجھنا یا یاد رکہنا یقیناً مشکل نتہا مگر معلوم ہوتا ہی کہ آپکے پیرورون کی حرارت دینی
انکی تعداد کے ساتھہ ہی بڑھی اور یہہ کہ آپکے خلفا کی بڑی فوجونمین یہہ صفت (جو کہ
ہر فتحیاب کے لئی مرغوب ہی) اُنہین کمالات کے ساتہہ پایا جاتا تہا جیسا کہ خود محمد کی چھوٹی
چھوٹی فوجونمین تہا ظاہرا بات یہہ تہی کہ ہر ایک فتح سے مذہب پاک کے واعظون کو
(جنمین سے ہر ایک سپاہی تہا) اپنی لیاقت آزمانیکا نیا موقع اور نہایت عمدہ
میدان مشق کے لئے ملگیا *

۱۵۴ یہودی یا عیسائی قیدی کے لئی علاوہ خوشی زندگی آیندہ کے آزاد
ہو جانا انعام سردست تہا پس جس شخص کی آزادی قواعد جنگ کے بموجب جاتی رہی
ہوا ور وہ اپنی پیشتر کے یہودی یا عیسائی تعصبات کے چھوڑنیکے بدون بھی ایمان
لا سکتا ہو اسوجہ سے کہ محمد اوسکے مذہب کے مکمل کرنیکے لئی خاص کر مقرر ہوئی تھی نہ اوسکے

دور کرنے کو تو ایسے شخص کے حق مین محمد کی کرامات کامیابی فریفتہ کرنیکی واسطے تہی
یہہ معجزہ پوشیدہ نتہا بلکہ ایسا نور اعظم اور تابان تہا جس سے باغرض اور بےغرض
آدمیونکی فہم ونظر تلملا جاتی تہی تو جوانون اور بیفکرون کیلئے وہ شئی بڑہا دیگئی تہی
جو سپاہی کے لئے بڑی طمع ہو یعنی نیکنامی اور لوٹ اور عورت اور سب سے زیادہ
فتح ـ ممالک مفتوحہ کے خاندانون مین جنہون نے صلح چاہی اُنکو امن در حفاظت سلطنت
اور موقع بہی سلطنت کا ملا کیونکہ ظاہر ہی کہ ممالک مفتوحہ کی حالت جو زمانہ محمد مین
تہی اُس سے بہتر کیا ہوسکتی ہی غرضکہ انہین جہوٹ سے تعداد بڑہی مگر کوئی سبب ضرور
اور ہوگی جس سے کہ حرارت دینی پیدا ہوئی تہی

۱۵۴ جس شخص کو دین محمدی کیطرف تہوڑی سی بہی رغبت ہو وہ باسانی مان
لیگا کہ آپکے مسائل مین کوئی ایسی بات نہ تہی جو دین عیسوی اور موسوی کے مخالف
ہو یعنی کوئی ایسی بات نہ تہی کہ بنفسہ بلا توسط مخالف ہو موسیٰ نے اپنی پانچ کتابون
مین اقرار کیا تہا کہ اللہ تعالے میری نسبت ایک بڑا پیغمبر بہیجیگا اسلئے سمیریا کی دس قومون
کے لئے (جو اسوقت تعداد مین بہت تہین اور عہد عتیق کی اور کتابونکو نہین مانتی
تہین اور جو شاید فتح کرنیوالے پیمبر کے جویا تہی نہ روحانی مسیح کے) کوئی وجہ نہین
معلوم ہوتی کہ وہ محمد کو جو اسمعیل کی نسل سے تہی وہی پیمبر موعود کیون نہ سمجہتی اگر وہ
معجزہ چاہتی تو فتوحات اور شمشیر احمدی اُسکا جواب تہا کیونکہ شمشیر فتح کرنیوالے اور
غیر مغلوب پیغمبر کی بمنزلہ عصا ہارون تہی جس سے کہ فتح دنیا کی آپکو حاصل ہوتی تہی
یہود اور بنیامین کے فرقون مین معلوم ہوتا ہی کہ آپکو اُسقدر کامیابی حاصل نہوئی جیسی
باقی کی بنی اسرائیل مین ہوئی کہ بالکل قومین آپکے مذہب مین کہپ گئین اگر آپکے

پیروؤن مین ہیت پہین تو پہر کیا ہوتین عیسائیون اور یہودیون کا قول ہی کہ اہل سمیر یا کیوتہائیٹ
بت پرستون کی اولاد کے سوا اور کچہ نہ تھی کیوتہائیٹ یعنی بنی اسرائیل موسیٰ کے قاعدہ
سے اوسیقدر تعصب رکہتی تہی جیسی باقی وہ قومین اور تعداد مین بہی وہ ضرور بہت سی ہونگی
ورنہ وقتا فوقتا بعض اوقات اجنبیون کے ساتہہ اور بعض اوقات اپنی بہائی بندون یہودا
والون کے ساتہہ لڑنیکے لئی فوجین نہ بہیج سکتی + نیلہ

۱۵۵ بیت المقدس کی تباہی کے بعد ہمکو معلوم ہی کہ رومیون نے بہت سی کمبخت
یہودی قیدیونکو فروخت کرڈالا اور ہمکو بخوبی یقین کرنا چاہیئے کہ محمد کے پیروون
نے ان پریشان حال نئے سر قیدیونکی اولادکو اور نیز ایسی ہی اور اونکے ہموطنونکو
جنکی پریشان حالی سی اونکو موقع حملہ آوری کا خوب ملا تہا دین محمدی مین لانیکا کوئی
دقیقہ فرو گذاشت نکیا ہوگا اس حملہ آوری سی مراد حملہ ایذا رسانی نہین اور نہ حملہ غضب
شمشیر بلکہ ان سی بہی زیادہ خطرناک یعنی طمع آسائش اور آرام اور خوشی کا اثر تحمل مشاق
اور یاس رنج اور خواری کے سبب ماتون کے تجربہ سی معلوم ہوا ہے کہ شہیدون کا خون گرجا
کی بنا ہی اور یہہ کہ تلوار اور مورچون سی مرید کرنے مین کبہی کامیابی حاصل نہین ہوتی
ہم گاہ گاہی ایک یہودی کو صدق دل سی مبدل بدین عیسوی پاتے ہین مگر ایسا کم ہوتا
ہی کہ حالت افلاس مین عیسائی ہوجاوی بلکہ اوسصورتمین ہوتا ہی کہ لاکہون روپیہ کا قابض ہو +

۱۵۶ عیسائیون کے ساتہہ برتاو مین محمد رسول و احد معبود حقیقی کو اسقدر مشکلات
نہ پڑی ہونگی جیسی یہودیون کے ساتہہ کیونکہ آپکے شرع کی تمیز بہت کچہہ عیسائی بنیاد پر
ہوئی ہی کوئی یہودی بغیر یہہ تسلیم کرنیکے کہ عیسے پیغمبر تھے اور اونکو خدا کیطرف سے وحی
ہوتی تھی مسلمان نہین ہو سکتا پہر اسسی زیادہ کیا چیز ہی جسپر کہ موحد عیسائی ایمان لاتا ہے

— یہہ نہین معلوم ہوتا کہ محمد کا اعتقاد اِس سے زیادہ ہوا ورنہ آپ نے اپنے مریدون کو اِس سے زیادہ یقین کرانا چاہا گو خود اُنہون نے جتنا چاہا اوتنا یقین کرلیا — مگر ایک نہایت عجیب اور نہایت ضروری دلیل ہے جو کہ عیسائیون کے ساتھہ برتاؤ مین آپکی معاون ہوئی اور جسکو دوست و دشمن دونون نے لکھا ہی مگر دشمن اوسپر کمانیکی توجہ نہین کرتے وہ یہہ ہی کہ ایک روایت مشہور ہی اور انجیلی تواریخ مین مکتوب ور تمکو کہ عیسی نے اپنے رفع سے پیشتر اپنے مریدون سے اقرار کیا تھا کہ ہم تمہارے پاس ایک شخص کو تسلی کیلئے بھیجینگے جسکو ہمارے انجیل کے مترجم یونانی نے پیریکلیطاس لکھا ہی جسکا ترجمہ تشفی دہندہ

۱۵۷ مسلمانون نے بیانکیا ہی اور اب بھی انکا یہی قول ہے کہ یہہ شخص محمد ہی جنکی نسبت مسیح نے پیشین گوئی کی تھی جسطرح کہ مسیح کی پیشین گوئی اشعیا نے کی تھی کہ دونو کے نام لیدیے گئے تھے اور مسلمان یہہ بھی کہتے ہین کہ عیسی نے جو آپکا نام لیا تھا تو نہ اُس لفظ سے جیسا کہ زبان یونانی اور ہماری تواریخ انجیلی مین ہی یعنے پیریکلیطاس بلکہ اِس لفظ سے پیریکلیوطاس جسکے معنی تشفی دہندہ کے نہین بلکہ محمود یا ممتاز کے ہین جو عربی مین لفظ محمد کے معنی ہین اور عیسائیون کی انجیل مین ابتدا مین منجملہ اُن دونو لفظون کے دوسرا ہی لفظ تہا مگر سچ چھپانے کے لئے اوسکو تحریف کردیا گیا اور عیسائی اسبات سے انکار نہین کرسکتے کہ اونکے کتب موجودہ حال مین تحریفین ہین یا اختلاف قرارت ہوا ہی اور وہ یہہ بھی کہتے ہین کہ اِس عبارت کے چھپانیکے لئے تمام تحریرین دستی غارت کردی گئین تحریرات دستی کے غارت ہوجانیکا انکار نہین ہوسکتا اور یہہ وہ بات ہی جسکی نسبت جواب با صواب دینا مشکل ہی اور قدیمی کتابونکی نسبت تو یہہ ہی کہ چھٹی صدی سے قبل کی ایک بھی موجود نہین +

مارش کی میکلس دیکھو

۱۵۸ اسکی جواب مین یہہ کہین گے کہ ٹرٹولین اور دوسرے قدیمی مصنفونکی عبارتون سے ثابت ہوسکتا ہی کہ انجیلی تواریخون کی قراءت صحیح قدیم زمانہ مین محمد سے پیشتر ایسی ہی تھی جیسی اب ہی اور اسلیئے اونمین تحریف نہین ہوئی مگر اسصورتمین یہہ ثابت کرنا چاہیئے کہ ان قدیمی مصنفونکی تصنیفونمین تحریف نہین ہوئی جوکہ شاید ہوئی ہو کیونکہ جن لوگون نے انجیل کی تواریخونکی قدیمی تحریرات دستی کو غارت کیا ہی اونہون نے ایک وصلی کو از سرنو لکھنے مین کیا تامل کیا ہوگا جسپر ایک قدیمی مصنف کی تصنیف لکھی ہوئی تھی اس امر کو اول درجہ کے حقانی عیسائیون نے تسلیم کیا ہی کہ اور اور مقصدون کے لیئے اونمین تحریف ہوئی ہے اور ظاہر ہی کہ جو لوگ ایک صورت مین تحریف کرینگے وہ دوسری مین بھی کرینگے اور چونکہ لفظ مذکور عبرانی قرار دیا گیا ہی پس اگر غلط لکھا گیا ہو تو گمان غالب یہہ ہی کہ ابتدا کے عیسائی مورخون نے جو دنیا مین سب سے بڑے جھوٹے ہوئے ہین اپنی خاص مطلب کے لئی جھوٹ بولا ہو اور یہہ گمان ضعیف ہی کہ یوحنا حواری عبرانی شخص نے کوئی غلطی کی ہو کیونکہ وہ عبری اور یونانی دونو زبانین سمجھتا تھا اور اگر بالفرض فضیلت کی پگڑی زبانونکی اوسکو ملی ہو اور یہین وجہ لفظ یونانی کلیطاس کو بجای کلیوطاس کے غلطی سے کر دیا ہو تو اس سے یہہ نتیجہ نکلتا ہی کہ یوحنا کی اصل متن مین تحریف ہوئی ہے +

۱۵۹ مسلمان یہہ بھی کہتے ہین کہ یہہ مشہور بات ہی کہ بہت سی عیسائیونکو بموجب پیشین گوئی کے ایک شخص کا انتظار رہتا جس سے ثابت ہوتا ہی کہ جو بناوٹ رومی پادریون اور پروٹسٹنٹ نے قوانین مذہبی کی اوس عبارت پر کرلی وہ عام تہی اسکی نظیر دوسری صدی مین مانٹینی آس ہے جو کہ ٹرٹولین کی نسبت پہلی ہوا ہی اوسکو اوسکی پیرو شخص موعود

سمجھتے تھے جس سے کہ اوسکے دشمنونکو موقع ملا کہ اوسکی نسبت ازراہ کینہ کے نے اہل
بات مشتہر کردین کہ وہ روح القدس ہونیکا دعوی باطل کہتا ہی ایسی ہی اشخاص خصوصاً
مانی میں اس کی بدولت انجیلی تواریخون مین جھوٹ ملایا گیا اور یہہ بامر محمد کے زمانہ
سے بہت پہلے ہوا جنکا اصلی تشفی دہندہ ہونا بوجہ آپکی کامیابیون کے ثابت ہی اور
نیز بالن ٹینس کے زمانہ کے بعد مگر محمد کے زمانہ سی بہت پیشتر مینس کو بھی اسکی پیروان
نے شخص موعود قرار دیا اور بالنٹو بوسوبرے نے ثابت کیا ہی کہ اوسکے پیرو بڑی عالم
اور طاقت ور فرقے تھے معلوم ہوتا ہی کہ یہہ لوگ اوس کی نسبت اوس بات کو غالباً
بہتر سمجھتے تھے جسمین عیسی نے پیشین گوئی کی تھی اور یہہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ بارہ جا
نشین مین شخص موعود کو تمیز نکر سکے لیکن نتیجہ یہی ثابت ہوا کہ مینس شخص موعود تھا
اور اوسکے پیرو غلطی پر تھے ✦

۱۶۰ یہہ بھی اونکا بیان ہی کہ یہہ امر مخفی ظاہر ہے کہ عیسائی اگر مناسب
سمجھتے تو قیمتی تحریرات دستی کو محفوظ رکھہ سکتے تھے جیسا کہ بہت سی اولیا کی لاشون کو
اونہون نے بآسانی رکھا ہی مثلاً یوحنا اور مریم اور پطرس اور پولس وغیرہ کی لاشین
جو اطالیہ مین ہر روز نظر آتی ہین ✦

۱۶۱ اہل اسلام جنکی سماعت اسمعاملہ مین ضرور ہونی چاہیئے اس بات سے
نہ چوکینگے کہ عیسائیون سی باصرار کہین کہ اس غلط ترجمہ کے چھپانیکے لئے کل تحریرات
دستی غارت کردی گئین یا اونمین جھوٹ ملا دیا گیا اور اگر ایسا نتہا تو وہ غارت
کیون کردی گئین اور عیسائیون کو اسکی جواب باصواب دینی مین بہت کچھہ دقت ہوگی
کیونکہ تحریرات دستی کی غارتگری سی انکار نہین ہوسکتا اسلئے کہ وہ موجود نہین مگر مسلمان

اس سے بڑہکر یہہ کہین گے کہ اگر خود عیسائیون کی دلیل پیش کیجاوے تب بھی مطلب ثابت ہے کہ وعدہ تو ایک تسلی دہندہ کا تہا پہر یہہ کہنا کہ ظہور بارہ زبانہ آتشین کا وہی شخص موعود ہی محض فضول ہے - اور درحقیقت محمد ہی اُس شخص کے مصداق ہین اور آپکی سوا اور کوئی ایسا نہین ہوا - اور وہ یہہ بھی کہتے ہین کہ حواریون کے قوانین اور خود عیسائیونکی کتاب سے کسیطرح پایا نہین جاتا کہ روح القدس کا حواریون مین آجانا تسلی دہندہ موعود کا آنا ہوا اور صرف زبان سے ایسے دعوے کی تصدیق نہین ہوسکتی +

۱۶۲ مسلمان یہہ بھی کہین گے کہ پنٹی کاسٹ کی ضیافت مین کہتے ہین کہ یہہ تسلی دہندہ حواریون کے پاس آیا یعنی ایمپنا ایک بریدہ زبانہ آتشی نے ہر ایک حواری پر طاری ہوکر اُسی لمحہ اُنکو سب زبانین بولنے کی طاقت بخشی اس ماجرا سے اُس شخص کو جسکے دل مین تعلیم سے تعصب آگیا ہو ایک عجیب طور ایک شخص کے آنیکا معلوم ہوتا ہے اور ضرور نہین کہ وہ فیض روح القدس ہی ہووے کیونکہ یوحنا کے بیسوین باب کی بائیسوین آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ خود عیسی نے اپنی رحلت سے تھوڑا پیشتر یہہ فیض اونکو عطا کردیا تہا یعنی پنٹی کاسٹ کی ضیافت کو جسکا ذکر ہم کررہے ہین دو مہینے بھی نگذرے تہے کہ فیض مذکور عنایت کیا تہا +

۱۶۳ قوانین دینیہ کی کتاب مین کہین نہین پایا جاتا کہ یہہ زبانہای آتشین جنسے کہ سب زبانین بولنے کی طاقت عطا ہوتی تہی تسلی دہندہ موعود تہین اور جو ایسا ہوتا تو ضرور کتاب مذکور مین ہوتا +

۱۶۴ اگر اسکے جواب مین یہہ کہا جاوے کہ وہ عطایا جنکا بیان متی کی انجیل مین ہے اور فیض روح القدس جسکا بیان یوحنا کے بیسوین باب کی بائیسوین آیت مین ہے صرف

چند روز وہ تھی اور پھر لیلی گئی تو مسلمان [illegible] کہ یہ صرف ایک جملہ ہی جسکی [illegible]
متن یعنے اصل انجیل مین نہین — عیسائیونکی پاک کتاب کی آن عبارت تو نکو اہل اسلام [illegible]
دلیل اونکے خلاف انتخاب کرسکتے ہین گو اونکو خود سند نہین مانتے ✦

۱۶۵ مسلمانونکی دلیل کو بابت ترجمہ لفظ پیرکلیطا بجاے پیرکلیطاس کے بڑی [illegible]
طرز کیوجہ سے ملتی ہے جو کہ سینٹ جیروم نے انجیل کا ترجمہ لاطینی زبان مین کرنیکے
اندر اختیار کیا تھا جسمین بجای لفظ پیرکلیوطاس کے لفظ لاطینی پیرکلیطاس لکھدیا تھا اِس
سے ثابت ہوتا ہی کہ اوس کتاب مین جس سے کہ سینٹ جیروم نے ترجمہ کیا تھا لفظ پیرکلیوطاس
تھا نہ پیرکلیطاس اسوجہ سے مسلمانون کے اُس بیان کو بہت مدد ملتی ہی جو پرانی تحریرات
دستی کے غارت ہونیکے بابمین وہ کرتے ہین ✦

۱۶۶ لفظ پیرکلیطاس کے معنی پر پادریونمین بہت اختلاف ہی چنانچہ مشہور
مائیکیلس کہتا ہی کہ ارنسٹائی نے بہت مناسب کہا ہی کہ اسکے معنی نہ حامی کے
ہین نہ تشفی دہندہ کے اور یہہ بھی کہتا ہی مین تحقیق خیال کرتا ہون کہ پیرکلیطاس یا نیہ
روح القدس کو کہتے ہین یا معلم یا مالک کو یعنے بتانے والا خدا تعالی کی سچائی کا
مین اوسکی رائی سے ترجمہ معمولی کے صحیح نہونے مین مطابقت کرتا ہون گو بعوض لفظ ڈاکٹر
کے مین اوسکے حق مین ماسٹر کا لفظ استعمال کرتا ہون کیونکہ جو معنی کہ اوسنے لفظ مذکور
کے لکھی ہین بہتون نے اختیار کئی ہین مگر اوسکی ثبوت کا طور کچھہ عجیب ہی ہی اُسکو چاہیے
تھا کہ لفظ مذکور کو کسی محقق کی تصنیف مین تلاش کرتا اور اوسکو معنی کی تشریح استعمال
سے کرتا اسکی عوض اوسنے اس مصدر سے بحث کی جس سے لفظ مذکور نکلا ہی اور عبرانی
محاورہ سے استعانت لی ✦

١٦٧ اِس لفظ کے باب مین عالم اور معزز بشپ مارش نے کہا ہی کہ لفظ پیریکلیطاس
کے تین ترجمے مین ہمکو اختیار ہی کہ جسکو چاہین پسند کرلین اول معنی حامی کے ہین جو
معتبر اور یونانی اکابر کے نزدیک مسلم ہین اور دوسرے معنی مُشتین کے اور یہہ وہ معنی ہین
کہ ارنسٹائی نے بحوالہ اِس لفظ فارقلیط زبان خالدیہ کے کہی ہین جیسے وہ معنی پائے
جاتے ہین اور غالبًا خود عیسیٰ نے اُنکو استعمال کیا تہا اور تیسرے واعظ جسکو کہ مصنف
مذکور نے بحوالہ ایک عبارت مصنفہ فائلو کے تسلیم کیا ہی پس یہہ صاف ظاہر ہی کہ اُس مشہور
لفظ کے معنی مین اور اُس پیغمبر کے قسم مین جسکو کہ عیسیٰ نے بہیجنے کا وعدہ کیا تہا
بہت اشتباہ اور شک ہی میری راے مین اِس سے انکار نہین ہوسکتا +
١٦٨ برنباس کی انجیل کی بابت سیل صاحب اپنے ترجمہ قران کے دیباچہ صفحہ ٩٨
مین کہتے ہین وہ یہہ کتاب مسلمانون کا اصلی جعل نہین معلوم ہوتا گو اُنھون نے بیشک
اُسمین اپنی کاربراری کے لئے اضافہ اور تغیر کردیا ہی اور خاصکر بعوض پیریکلیطاس یا تشفی دہندہ
کے اُنھون نے اِس مشکوک صحیفہ مین لفظ پیریکلوطاس کر دیا ہی جسکے معنی ممتاز یا احمد
کے ہین اور اسی سے اُنکو دعوی ہی کہ ہمارے پیغمبر کے نام کی پیشین گوئی کی گئی ہی کیونکہ
عربی مین محمد کے معنی یہی ہین اور اسکو وہ قران کی اُس عبارت کی تصدیق مین
کہتے ہین جہان کہ عیسیٰ مسیح نے پیشین گوئی کی ہی کہ آپ اپنے دوسرے نام احمد سے آوینگے
جو اُسی مصدر سے نکلا ہی جس سے محمد مشتق ہی اور وہی معنی رکہتا ہی +
١٦٩ یہہ تسلیم کرنا ضرور ہی کہ لفظ مذکور جیسا کہ بشپ مارش نے لکھا ہی کہ یقیناً
عیسیٰ مسیح نے استعمال کیا تہا مسلمانون کے دعوی کو بہت کچھہ سہارا دیتا معلوم ہوتا
ہی جیسا کہ عالم سیل صاحب نے یہان بیان کیا ہی میری راے مین اہل اسلام لفظ مذکور کو

پیریکلیوطاس بنا لینے کا اوسیقدر اختیار رکہتے ہین جسقدر کہ عیسائی پیریکلیطاس کر لینے کا
بلکہ مین کہتا ہون کہ غلبہ کا پلہ مسلمانونکی طرف ہی کیونکہ عیسائی مجاز نہین کہ پچہلی جس
مین لفظ زبان خالدیہ کے حرف یڈ یعنی یا کو جو مثل حرکت کسرہ کے ہی یا حرف ایٹا کو کہ یای ممدودہ
معروف کی برابر ہی حرف ایوٹا کی عوض مین بدلین +

۱۷۰ حرف یڈ حروف تہجی زبان خالدیہ کا دسوان حرف ہی اور شمار مین اوسکی
عدد بہی دس ہین پس اگر لفظ مذکور ایک زبان سے دوسری مین بدلا جاے تو اوس یونانی حرف
سے بدلنا چاہیئے جو دس کے معنی مین آیا ہی اور جو ابتدا مین حروف تہجی مین دسوان
تہا قبل اسکے کہ یونانیون کا حرف ڈگامہ جاتا رہی جیسا کہ مین نے اوسکو کثرت سے
اپنے اوس جواب مضمون مین ثابت کیا ہی جو درباب جنوب مغربی فرنگستان کے قدیمی
پادریون کے لکہا ہے +

۱۷۱ مگر مین علاوہ اسکے یہہ بہی کہتا ہون کہ اگر عیسی کا استعمال کیا ہوا لفظ
فارقلیط تہا اور یہہ کہ اس لفظ کے معنی ستودہ کے ہین جیسا کہ سیل صاحب کا
قول ہی تو اوسکا ترجمہ اس لفظ یونانی پیریکلیطس مین غلط ہی یعنی اختلاف قرارت کی جہت
سے اور یہہ کہ بشپ مارش اور ارنسٹائی دونو کے کل ترجمہ غلط ہین اور لفظ مذکور
اوس لفظ سے مبدل کرنا چاہیئے جو ستودہ کے معنی رکہتا ہو اور جو واقع مین یہہ
لفظ پیریکلیوطاس ہونا چاہیئے +

۱۷۲ مگر اسکا ترجمہ فارقلیط علم کے معنی لیکر نکرنا چاہیئے بلکہ اسم صفت کے
طور پر کرنا چاہیئے چنانچہ اہل اسلام بمعنی احمد کے لیتی ہین اگر یہہ لفظ عیسی کا استعمال
کیا ہوا زبان خالدیہ یا عبرانی یا عربی کا ہو تو اوس سے وہی مراد پائی جانی چاہیئے جو اوسکے

معنی اُن زبانوں میں تھے اگر وہ خالدیہ کا لفظ عربی مصدر سے مشتق ہوا تو اوسکے وہی
معنی چاہئیں جو عربی مصدر کے ہین اور تب اوسکی معنی ستودہ یا شخص ممتاز کی ہونگے

۱۷۳ اگر ناظرین غور کرینگے تو معلوم کر لینگے کہ لفظ کلیوطاس کو ہومر اور
ہشیڈ دونوں نے بجاے ستودہ آدمی کے استعمال کیا ہی اسطرحسے میری دانست
مین اہل اسلام کی دلیل اس سلیقہ کے ساتھہ ہی کہ اگر انکو انکی غلطی پر معقول کیا جاے تو عجب
نہین بہت مشکل پڑے یہہ ادنی بات ہی مگر انکی دلیل کی تردید میری نظر سے نہین گذری

۱۷۴ ذیل کی عبارت کو مسلمان کہتے ہین کہ انجیلون سے خارج کر دیگئی ہی
وَاِذْ قَالَ عِیْسَی بْنُ مَرْیَمَ یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْکُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ
یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ

۱۷۵ مگر مجکو اس مشہور لفظ فارقلیط کی نسبت کچھہ اور بھی کہنا ہی اس کو شب
مارش نے جسکے قول کو عیسائی صادق جانتے ہین ایک مسلمان کی منتخب کی ہوئی دلیل
مین تسلیم کر لیا ہی کہ وہ لفظ سریانی خالدیہ یا عربی ہے مگر یونانی نہین ان زبانون
مین سے ایک کو یا دو کو محمد ضرور بولتے ہونگے یا ادنے درجہ یہہ کہ سمجھتے ہونگے اور کچھہ
یقین کرنیکی کوئی وجہ نہین کہ لفظ مذکور کے یونانی ترجمہ کی نسبت انکو کچھہ بحث ہوئی ہو
کیونکہ عیسی کے کلامون کے یونانی ترجمون سے عرب کے لوگونکو کیا غرض تھی عرب مین
اُن ترجمون کا کیا کام تہا اُن لوگونکو وہ کیا فائدہ پونہچا سکتے تہے جو انکا ایک لفظ
بھی نہ سمجھہ سکتے تھے بجز ایسے لوگونکے جو اُس اصل زبانکو سمجھتے تھے جسکو عیسی بولتے تھے
آپنے لفظ مذکور اوسیطرح لیا ہوگا جیسے کہ منقول چلا آتا تھا یا جیسا کہ سیل صاحب نے
اُسکو لکھا ہی جسکے معنی ستودہ کے ہین اور اس سے زیادہ غالباً آپنے کبھی دریافت

نہین کیا۔ یہہ خیال کرنا کیسا بیہودہ ہی کہ اپنی خاص زبان کے ایک لفظ کے معنی کی تشریح غیر زبان مین ڈہونڈہ ہیئے۔ آپ نے لفظ مذکور و مثل دوسری فرقون اُسکو شخص انسانی پر محمول کیا اور یہہ اجازت نہین دی کہ اوسکو ثالث ثلثہ کہین جیساکہ آپ زمانہ کے عیسائی موحد کہتی ہین یہہ بھی ممکن ہی کہ آپنے اوسکو احمد کے معنی مین لیا اور اوسکی سبب کبہی جہگڑا یا شک نکیا ہو +

۱۷۶ عہد جدید مین اسقدر پیشین گوئی محمد کی نسبت ہی مگر آپکے پیرودن کا قول ہی کہ عہد عتیق مین بھی آپکی نسبت پیشین گوئی لقبید نام کی گئی ہے یادری اور نہایت دیندار پارکہرسٹ صاحب کا قول جو ایسی شاہد ہین جنکو شہادت دینی منظور نہین اس لفظ حمد کے مادہ کی نسبت یہہ ہی کہ یہہ لفظ سب قسمونکی پاک چیزون یعنی دونو قسمونکی مطلوب عبادت سچی اور جہوٹی پر بولا جاتا ہی جنسی ہر فریق علے حسب مراتب خواہش اور محبت رکہتی تھے دیکہو انٹر آل ہیگاب دوم صفحہ ۷ اور آپکا مطلوب کل قومون کا دیکہو حمدہ خل ہگوئیم اس مادہ سی مزعوم پیمبر محمد کا نام نکلا +

۱۷۷ پارکہرسٹ صاحب کی اس عبارت پر ایک مسلمان کہیگا کہ دیکہو عہد جدید اور نیز عہد عتیق مین آپکی نسبت پیشین گوئی لقبید نام کے کی گئی ہی اور اس پیشین گوئی کی نسبت جو عیسی مسیح کیطرف کی گئی واقع مین غلط ہی اور جیساکہ نام سی ظاہر ہی وہ اُس شخص کی نسبت تھی جسکو خود عیسی نے اپنی رسالت تمام کرنیکے لئی بہیجا تہا اور انجیل لوقا کے باب ۲۴ درس ۴۹ مین لفظ اپنے گیلین (یعنی وعدہ) سی اُسکی طرف اشارہ فرمایا تہا اور اُسکی بابت مین تمہارے خاص نہایت مشہور پادری پارکہرسٹ صاحب کا حوالہ رکہتا ہون کہ اُس سے مراد محمد ہین نہ عیسی یا روح القدس اور یہہ مراد اس سبب سے ظاہر ہی کہ پیشین گوئی مین محمد کا نام موجود ہی اسمقام پر یہہ دعوے

نہین کر سکتے کہ مسلمانون نے تحریف کی ہوگی؟؟

۱۷۸ ٹہیک ٹہیک جبکہ محمد بت پرستی سے علٰحدہ ہوکر خالص عیسائی ہوئی مین نہین دریافت کرسکا کیونکہ غالب ہی کہ جب آپ اپنی آپکو خدا کا رسول سمجہنے لگے تو اوس سی کچہہ بیشتر عیسائی خالص ہوئی ہونگے اور نیز قبل اس سی کہ عیسائیونکی پیشین گوئی کے بموجب آپکو یقین ہوا ہو کہ مین وہی ہون جسکی نسبت پیشین گوئی ہوئی ہی آپ نے اپنے ہموطنونکو بت پرستی سی علٰحدہ کرنے مین بہت کچہہ ترقی کرلی ہوگی مگر جبکہ آپ نے اپنی کامیابی کی امید پر اور اس عجیب حقیقت پر خیال کیا کہ آپکا وہی نام ہی جس کی نسبت پیشین گوئی ہوئی تو یہہ غالب معلوم ہوتا ہی کہ انہین باتون سی عیسائیت کی معتقد ہوئے مین آپکا استحکام زیادہ ہوا ہو اور انجیلون کے تسلیم کرنے سی انکار کرنے کی بڑی وجہہ یہہ ہوئی ہوگی کہ یونانی تواریخون مین اُس شخص کا بیان جسکی نسبت عیسیٰ نے پیشین گوئی کی مشرقی تواریخون سی مختلف طور پر کیا گیا ہے اور آپکے مُلک کے آدمیون کا عام اعتقاد مطابق مشرقی تواریخ کے تہا کیونکہ اسکو بہولنا سچا کر مانٹنے ٹن کے پیرو منجملہ جنکے ایک نہایت مشہور دافع عن المذہب ٹرٹلین تہا اور جملہ سیرنتہین مارشنائٹ اور ناسٹک اور مینی کیشیون کے متمول اور معروف اور عالم فریق نے متون مذکورہ بالا کو اُس معنی مین لینی سی انکار کیا جسمین کہ رومی گرجا کے ٹرنٹی ٹیرین نے لیا تہا — ان سب فرقون کا اعتقاد یہہ [illegible] تہا کہ ہر فرقہ کا افسر ہی شخص موعود اور رسول خدا سمجہو ہی ٹرٹلین مانٹنی ٹن کے پیرؤون مین اسوقت تک شریک رہا جبتک کہ اوسنی دین عیسوی کی نسبت عذر مشتہر نکیا جیسا کہ پختہ مذہبی مصنفون کا بیان ہی اور جبتک کہ اُسکو تجربہ نہولیا اور بہت مسن نہوگیا تب تک مانٹنی ٹن کو تشفی دہندہ ماننے کی باعث رتبہ

بشپ کا حاصل نکیا جیسا کہ اگسٹن نے مینی چین کے چھوڑنے پر حاصل کیا تھا جسنے
کہ نو برس تک یعنی جبتک کہ وہ اُنکا شریک رہا مانی کو تشفی دہندہ ضرور مانا ہوگا جب
سینٹ اگسٹن نے مانی کے تشفی دہندہ ہونیکا خیال چھوڑا اور رومی مذہب پر چلا تو
اوسنے ایک راہب کی کوٹھری چھوڑکر بشپ کا محل پایا کیونکہ مانی کے مقبول ہی حقیقت
مین راہب تھے +

۱۷۹ ناظرین مخاطب سے میری التجا ہے کہ اپنے آپکو اس جلیل القدر مصلح کی جگہہ
جنکا یہہ لقب اب مین کہہ سکتا ہون خیال کرے یعنی فرض کرے کہ مین بت پرستون کے
درمیان حکیمون کیطرح اصلاح کر رہا ہون اور پھر تامل کرے کہ ایسی صورت مین اُسکو کیا
پیش آویگا یہی ہوگا کہ ہر طرف سے اپنے آپکو نہایت ناچیز اور ذلیل وہم سے گھرا ہوا پاویگا
اور عیسائیون مین سواے بتون اور گلی ہوئی لکڑی کے ٹکڑون کی عبادت کے اور
تبرکات اور عقائد اور بیشمار فرقون کے اور ہر جگہہ ملکی اور مذہبی لڑائیون کے اور کچھہ
نہ دیکھے گا انجیلی تاریخین بیسیون ہونگی جنہین سے اوسکو پسند کرنا غیر ممکن ہوگا کیونکہ
کمال خوبی کی جہت سے چار منتخب نکر سکیگا اونکو محض خرافات شیطانی سے بھرا ہوا پاویگا
اور طمع کے باب کی عبارتین وسیع اور نہایت اونچی دیکھیگا جنکے لفظی معنے زمانہ حال
مین اُن معنون سے بہت مختلف سمجھے جاتے ہین جو اُس زمانہ مین عمدہ مانے جاتے تھے یہہ بات
اِس تقدیر پر ہے کہ اوسنے چار انجیلی تواریخ کو دیکھا ہو مگر یہہ امر مشکوک ہے اور بغیر کسی شہادت
کے اوسکو مین نہین مان سکتا اسیطرح اگر چند بیربط عبارتین قرآن جعلی مین پائی جائین تو
محمد کے خلاف مین بھی بطور شہادت کے تسلیم نہین کیجا سکتین گو کتاب متنازع فیہ ہی سے
حقیقت مین منتخب ہون +

١٨٠ یہہ یاد رکھنا چاہیئے کہ نسطورا کا فرقہ عرب مین کثرت سی تھا اور میری رای مین جب یہہ خیال کیا جاتا ہی کہ اس فرقہ نے زمانہ محمد مین اُس انجیل کو اختیار کیا جسکو عیسی کی طفولیت کی انجیل کہتے ہین تو یہہ غالب نہین کہ اُن لوگون نے چارون انجیلونکو بھی مانا ہو پس اس سے صرف ممکن ہی نہین بلکہ نہایت غالب ہے کہ محمد نے ہماری چارون انجیلونکو کبھی نہین دیکھا +

١٨١ نسطورا والے خصوصاً اُس جزو می گرجے کے شریک تھے اب ان چارونکو مانتے ہین مگر میری رای یہہ ہی کہ فرقہ مذکور نے ہمیشہ اونکو نہین مانا +

١٨٢ یہہ ظاہر ہے کہ ایک شخص جسکو ایشیا کی زبانون مین فارقلیط کہتے تھے سب مشرقی قومون کے اعتقاد مین وہی تہا جسکی پیشین گوئی عیسی نے کی تھی جنکی انجیل اور پیشین گوئیونکو معلوم ہوتا ہی کہ محمد جانتے اور مانتے تھے مگر یہہ امر یقینی معلوم نہین ہوتا کہ آپ ان چارون انجیلی تواریخون سی واقف تھے اسلئے کہ غالباً آپ یہہ امر نہین جانتے تہے کہ یونانیون نے اپنی زبان مین آپکے ملک کے مشرقی لفظ کا ترجمہ جسکو آپ خود سمجھتے تھے کسطرح کیا ہی اور یقیناً اس جاننے کی آپکو پروا بھی نہ تہی کیونکہ وہ آپسے کچھہ علاقہ نرکھتا تہا آپ صرف اسیقدر جانتے تھے کہ ایک شخص کی نسبت پیشین گوئی ہوئی ہی اور ان سب صورتونمین یہہ کسطرح تعجب نہین معلوم ہوتا کہ آپ نے یقین کرلیا ہو کہ وہ شخص مین ہی ہون اگر آپ نے ایسا کہا تو کچھہ بیجا نہین کہا کہ اگر مین مثل شخص کی وہ شخص ہون جسکی پیشین گوئی ہوئی ہی تو اللہ تعالی کل باتونکو اور آدمیونکے دلونکو ایسا کر دیگا کہ جس نیک کام مین مین مصروف ہون میری کوششین مشکور ہون اور پیشین گوئی کے سچے ہونیکا ثبوت ہوا اور اگر میری تدبیر مین کامیابی ہی تو آدمیونکے دل بلا معجزون کے اور بدون جبر کرنیکے حق کو مان لین گے اور بموجب اسکی آغاز دین محمدی مین ہم ایذا رسانیان اور جلانا نہین پاتے +

۱۸۳ اسمین آپ غالباً مخلص ہی تھے اور اپنے آپکو مثل ہمینہ سوت کوٹ اور بیرن سویڈن برگ اور جان ویسلی اور بہت سے اور دنکے الہام کیا گیا خیال کرتے تھے جن الفاظ کے معنی ہماری انجیلون مین روح کے معلوم ہوتے ہین آپ انکو بحرف تصور کرتے تھے +

۱۸۴ مین ابھی بیان کرچکا ہون کہ وہ طریق جس سے کئی فرقونکو تھوڑے ہی عرصہ مین زوال آگیا ثبوت کافی اس امر کا ہے کہ اُن لوگون نے اپنے افسرونکو شخص موعود فرض کر لینے مین غلطی کی اور وہ بتدریج نیست و نابود ہوگئے مانٹی نس کو نسبت پادریون نے اسلئے عیب لگایا ہے کہ اوسنے اپنے آپکو روح القدس کہا مگر یہہ بڑی خلاف بیانی ہے گو کہ اوسنے عیسیٰ کی انجیل کو تسلیم کیا لیکن ہماری چارون تواریخونکو سند جاننے سے انکار کیا اور کہا کہ شخص موعود روح نہین بلکہ انسان ہے یہی باعث ہے اس الزام کی ہے جو اوسپر لگایا گیا ہے جیسا کہ بخوبی بانسن بوسو برنے ثابت کیا ہے +

۱۸۵ مانٹی نس کے طور پر غالباً محمد نے بھی اپنے آپکو شخص موعود خیال کیا بہت سے عجیب غریب معاملے آپکے اعتقاد کے تصدیق کرنے مین متفق ہین اول یہہ کہ لفظ فارقلیط کے معنی وہی ہین جو لفظ احمد کے ہین اور اسطرح سے آپنے اپنے تئین زبان ہیگی مین پیشین گوئی کیا ہوا بقیہ نام خیال کیا ہوگا جیسا کہ کیخسرو کو پہلے بقیہ نام اشعیا نے کہا تھا۔ دوم یہہ کہ ضرورت ایک شخص کی اُن خرابیونکی تصحیح اور ترمیم کے لئے جو دین عیسوی مین ہوگئی تھین اور جنسے دنیا مین خون کا ابلہ آگیا تھا بخوبی ظاہر ہے سوم یہہ کہ آپکی کامیابی سے آپکو اپنی رسالت کی صحت کا ثبوت معلوم ہوا ہوگا جو اس کہنے کا باعث ہوا کہ اگر ایسا ہی رہا تو اس سے ثابت ہوگا کہ مین ایسا ہی ہون جیسا کہ مجکو اپنی نسبت یقین ہے یعنی رسول یا بھیجا ہوا اللہ کا یا اسخدمت کے لئے پہلے سے معین کیا ہوا گو مجکو حد بشری سے زیادہ طاقتین مثل عیسیٰ کے عطا نہین ہوئین

اور شاید اسکی وجہ یہہ ہو کہ اُنکی اب ضرورت نہین - عیسیٰ نے بوسیلہ اپنی معجزون کے دین کی راہ صاف کردی اور میری دانست مین دنیا میرے مسائل کے لئے تیار ہے یعنی اُن مسائل کے اسکی لئے جنکو مین البتہ جانتا ہون کہ مجکو الہام ہوا ہی اور جس جانچ کی تمیز صرف مین ہی کر سکتا ہون یہہ وہ مسائل ہین کہ درحقیقت وہی خالص اور غیر محرف مسائل عیسیٰ کی انجیل کے ہین جو بہت سے فرقون کے ہاتہہ سے نکل گئے ہین جو اونکی نسبت باہم ایذا رسانی کرتے ہین اگر مین کامیاب ہوا تو میری کامیابی جو بلامدد معجزون کے ہوگی اسکا ظہور ہر دور و ہر محو نہوگا اور فتح عالمگیر اُسکی صداقت کا ثبوت ہوگا +

۱۰۶ عیسائی اپنی آپکو اندہا کرنیکے لئے اس خیال کو کہ محمد شخص موعود تہی جسقدر چاہین مضحکہ مین ڈالین مگر اس سے یہہ حقیقت نہ بدلیگی کہ پندرہ کروڑ شخص محمد کو ایسا ہی خیال کرتے تھے اور اب بھی خیال کرتے ہین مین نے کتابون مین دیکھا ہی کہ جب ۱۰ ہزار مفسر قرآن کی تفسیر کر رہی تھی تو یہہ خیال نہین کیا جا سکتا کہ ہر ایک چیز جو کہ اہل عرب کے ہنر اور دانائی سے ایجاد ہو سکی تہو کہی گئی ہو یہہ متصور نہین ہو سکتا کہ لفظ فارقلیط کے باب مین بحث کا حقہ نہوئی ہو اس سے انکار نہین ہو سکتا اور نہ کیا جائیگا کہ دنیا کے معاملات کو ایک نہایت عجیب طور پر عیسیٰ کے مذہب محرف کیلئے ایک مصلح کی حاجت تہی اور غالبا کروڑون ان لوگون مین سے جو محمد کو مانتے تھے ہمارے انجیل اور قوانین کے لفظونکو بابت روح قدس کے کبہی نہین سنا ہوگا اور اگر سُنا بھی ہوگا تو اُنکی تصدیق سے انکار ہوگا مگر اونہون نے اگر تسلیم بھی کیا ہو تو ایک مختصر جواب رغبت سے سُننے والونکا اطمینان کردیگا وہ یہہ ہی کہ تم کہتے ہو کہ عہد جدید مین ہدایت ہی کہ روح الصدق آویگی یہہ درست ہی کہ روح الصدق آئی مگر وہ محمد مین آئی جنکو روح الصدق سے الہام ہوتا تہا بس یہی تمہاری پیچیدہ عبارت کے صحیح معنی ہین اور صرف یہی درستی کے ساتہہ ہو سکتی ہین +

۱۸۷ ان سب امور تو نہین یہہ تسلیم کرکے کہ اس مشہور لفظ کے معنی مشکوک ہین اسبات کے
یقین کرنے مین کچہہ بہت بڑا خیال درکار نہین کہ ایک شخص جسکو تہوڑی سی بہی حرارت دینی کی
فوراً اپنی آپکو سمجہہ لے کہ وہی حقیقت مین وہ شخص ہی جسکی نسبت عیسی نے پیشین گوئی کی تہی اور
بھیجا تہا جیسا کہ ہم اورونکو پاتے ہین کہ مختلف اوقات مین آدمیون نے فی الواقع اپنے آپ
کو شخص موعود خیال کیا جنمین سی بعض نے ایذا اوٹہائی اور اپنی ایمان پر خاتم خاتمہ بالخیر کی
لگائی تنہائی اور عزلت کی زندگی سی جو محمد نے بہت برسون بسر کی شاید ایسی خیالات پیدا ہوئی
اور آپکی کوششون مین کامیابی نے جس سی کہ ہر روز نئے نئے اور غیر مترقب امور پیش نظر ہوتے تھے
غالباً ان خیالات کو پختہ کیا عرب کی آب وہوا اور وہانکے باشندون کی عجیب رنگین طبیعت جو کہ اپنی تیز
فہمی اور دلدار شعرگوئی مین ہمیشہ مشہور تھی یہی احتمال تقویت پاتا ہی کہ محمد خود اس خیال خام کے
دام مین آگئے جب آپکی ابتدائی زندگی کے حالات پر جو ایسی معزز اور قابل تعریف ہین خیال کیا جاتا ہے
تو آیندہ کو آپکی بدکاری اور برے اعتقادیون پر یقین کرنا مشکل ہی اور یہہ ایک دون ہمتی اور ناراستی
کی بات ہی کہ جبتک آپکے اعمال کے لئی کوئی وجہہ جیسی بلنی درستی سی ممکن ہو انکی علت کسی بری
بات کو قرار دین +

۱۸۸ مجکو یقین کلی ہے کہ ایک غیر متعصب شخص کو جہنید سوت کوٹ اور ممینل سوئیڈن کی
اور جان ویسلی کی راستی مین شک نہوگا جنکا کہ مین ابہی ذکر کرچکا ہون کہ انکو الہام ربانی کا اقرار
تہا پس جسوقت محمد کو دریافت ہوا کہ ایک شخص کی نسبت پیشین گوئی ہوئی ہی جو ملقب با حمد ہوگا یا دوسرے
کافۃ انام اور آپکے نام کے بہی وہی معنی تھی اور آپنے اپنی ملک کے بڑے بڑے آدمیونکو مسلمان
کرنے اور اوسکے بتونکو دور کرنے مین اپنی کامیابی پر خیال کیا تو کیا تعجب ہوا کہ آپنے معتقد
عیسی ہوکر اپنی آپکو وہی شخص سمجہا جسکی نسبت پیشین گوئی ہوئی تھی اور مجکو نہین معلوم ہوتا

کہ جب یہہ صورتین موجود ہون تو آپ اپنے تئین ایسا کیون نہ سمجہین +

۱۸۹ مین یہہ بات کہہ سکتا ہون کہ اور کوئی شخص ایسا کبہی نہین ہوا جو دین عیسوی پر اعتقاد لانیکی ایسی قوی وجہ رکہتا ہو جیسی کہ محمد رکہتے تھے اسلئے کہ قرآن شاہد ہی کہ آپ عیسیٰ کی رسالت اور اونکے کہی ہوئی مسائل اوینکے عجب خیالات اور اونکی دکہلائی ہوئے معجزون اور اونکے رفع اور حشر کے معتقد تھے +

۱۹۰ بہر حال پیغمبر موصوف یعنی محمد کو خواہ مغالطہ ہوا ہو یا نہین یہہ امر نہایت یقینی ہے کہ آپکے پیرو حقیقت مین آپکو وہی فارقلیط سمجہتے تھے جنکی نسبت عیسیٰ نے وعدہ کیا تہا اور عیسائیون سے بھی یہی کہا کہ آپکو وہی سمجہین اور ایشیا کے تو مومنین سے (جو کہ عیسیٰ کے وعدہ کی روایت تسلیم کرتے ہین مگر رومی گرجا کی چارون انجیلون کے معتقد نہین خواہ وہ چارون محرف ہون یا نہون) لاکہون کے لئے دلیل کا اثر یکسان رہیگا اور وہ یہہ ہے کہ وعدہ سے انکار نہین ہوا اور بہت سے فرقونکے تنازع رفع کرنے اور بیحد اور خونخوار جہگڑون کو دفع کرنے کے لئے کوئی شخص ضرور تھا اور اگر ضرور نکہو تو مفید بلاشبہہ تھا اسطرح سے میری انست مین ہمارا یہہ نتیجہ نکالنا بجا ہی کہ کل فرقے جو ہماری انجیلون کے معتقد نہ تھی جلد عرب کے فارقلیط کے پیرو ونین شامل ہو گئی منجملہ اونکے بنی نضیر ابیونائٹ اور مارشنائٹ اور مانوی اور ناسٹک کے کل مختلف فرقے اور نیز بہت سی اور تھے۔ اُن عیسائیونکے ساتہ مین جو چارون انجیلون کے معتقد تہی ذرا زیادہ دقت پڑی ہوگی مگر وہی دلیلین جو اِس زمانہ کے موحدونکو ثالث ثلثہ کے فارقلیط سمجہنے کے مانع ہین جنکا بیان یوحنا کی انجیل باب ۱۴ اور باب ۱۶ وغیرہ مقامات مین ہی باسانی بہت سی پریشان حال اور جاہل اور متعصبانِ صدی ہفتم پر بھی اثر کرینگی خاصکر اسصورت مین جبکہ آرام اور آزادی کی دلیلین فریفتہ کرنیوالی اونکی تائید کرین +

۱۹۱ بلاشبهه دین محمدی کی کامیابی اور اُسکی جلد ترقی کی ان سببی لیلو نکو متعصب عیسائی بطور طعن کے پیش کریگا اگر محمد پر ایسی باتون سے کسطرح الزام آسکتا هی کیونکه یهه ظاهر هے که کامیابی نتیجه اراده کا نهتا بلکه نتیجه ایسے حالات کا تها جو پهلے سے معلوم تهے اور نیز مسلمان کهینگا که محمد پر حرف گیری کی جا نهین اسلئے که جب الله تعالی نے مناسب سمجها آپکو اسبات کا الهام کردیا که آپ بنی آدم مین راستی اور توحید اور حالت اخروی کو منتشر کرین پس آپنے اسکو ایسے طور پر ادا ان صورتون سے کیا جنسے آپکو یقین کامیابی کا تها بحث مین اس قسم کی طعن کو استعمال کرنے سے عیسائی احتیاط کرین که یهه دو دهاری تلوار هے کیا عجب هے که قابض هی کے هاته کو زخمی کرے +

۱۹۲ یهه عجیب بات هے که اهل اسلام اس سے منکر نهین که هماری چارون انجیلی تواریخین اُنهین شخصونکی تصنیف نهین جنکے نام سے وه هین وه صرف یهی کهتے هین که عیسائی پادریون نے اونکو ایسا تحریف کردیا هے که اُنپر کچهه اعتبار نهین کیا جاسکتا اور بے شک اگر ایک ترکی تحریف کی نظیر طلب کیجا ے اور وه یوحنا کے پهلے صحیفه کے پانچوین باب کی ساتوین آیت کو پیش کرے جسکی تحریف پارسن اور نیوطن اور نیز بعض اورونکی تصنیفونمین ثابت کی گئی هے جو باسانی دیٹ صاحب کے خلاصه مین پائی جاتی هین تو ایک عیسائی کو اوسکے جواب دینے مین بهت دقت هوگی +

۱۹۳ برنباس کی انجیلی تواریخ کا جس سے وه کهتے هین که محمد نے قرآن مین اکثر نقل کی هے مشرق مین بهت برا رواج تها اوسمین محمد کے آمد کی متواتر پیشین گوئی هوئی هے ڈاکٹر دیٹ کا قول هے که محمد کی کاربرآری کے لئے اوسمین تحریف کی گئی هے یهه ممکن هے اور همکو اس صورتمین تعجب بهی نهین هوتا جبکه رومی اور پروٹسٹنٹ عیسائیون نے اپنے قدیمی اور عالی متبرک نوشتونمین سخت بےغیرتی سے ایسا هی کچهه کیا هے +

١٩٤ یوحنا کی عبارت مرقومہ بالا اوسکی مثال ہے رومی گرجا والون کے پادریون
نے غالباً یہہ دغا گستاخانہ کی تہی لوتھر نے اپنی مشتہر کی ہوئی انجیل مین اسکو چہوڑ دیا اور
کہتے ہین کہ بوقت نزع اوسنے اپنے پیرو ون سے بنہایت الحاح درخواست کی کہ میرے نام سے اسکو
منسوب نکرین مگر اسپر التفات نکیا گیا اور انجیل مین جسکی عنوان سے کہ لوتھر کی تصنیف ثابت
ہوتی ہے وہ بحکم لوتھر کے جرمن گرجا کے داخل کیگئی اسطرح سے اگر رومی پادریون سے اس دینی
مغالطہ کی بنا ہوئی تو اوسکو پروٹسٹنٹ والون نے اختیار کیا جسکی حفاظت مین وہ کچہہ کم سرگرم
نتہے اور نہ اب ہین یہہ منجملہ ہیسہزار اختلاف قرارت کے صرف ایک ہی جسکو کہ پادری تسلیم کرتے
ہین کہ صحیفون اور انجیلو نمین موجود ہین کتاب کو ڈکس مانٹ فورٹی ایئس مین جواب ڈبلن کے عام
کتبخانہ مین موجود ہی عمداً متن کتاب کی تائید کے لئے جعل کیا گیا تہا سلہ ❖

١٩٥ رومیون کے گرجا کے حق مین شاید بے انصافی ہوگی اگر کچہہ امر واقعی یہان بیان کیا جائے
کہ اس صحیفہ کا ترجمہ اس جعل کے بہت عرصہ بعد بادشاہ کے حکم پوپ کے ایک مشرقی زبانمین طبع کرایا
گیا تہا جسمین یہہ عبارت چہوڑ دی گئی تھی جس سے ظاہر ہوتا ہی کہ جعل مذکور بعض کم رتبہ کے پادریوں کا
جعل تہا نہ خود گرجا کے پوپ کا ❖

١٩٦ باوجود ڈاکٹر دیٹ اور سیل صاحب کی عظمت کے مین یہہ کہتا ہون کہ صرف
انکے بیان سے مجکو یقین نہین کہ برنباس کی انجیلی تواریخ مین جیسی کہ وہ اب ہی تحریف ہوئی ہی اور
جیسا کہ وہ بعض مختلف تحریرات دستی یا اسیطرح کی اور قوی دلیلین پیش نکرین مین اونکی رائے
سے مطابقت نہین کر سکتا اور مین یقین کرتا ہون کہ ایسی دلیل اونکے پاس نہین ہی اسلئے
کہ انہون نے اسکو بیان نہین کیا اور گو درحقیقت مین برنباس کی انجیلی تواریخ کے الہام
ربانی ہونیکا قائل نہین تاہم مجکو کسیطرح یقین نہین کہ پیشین گوئی اوسکی اصل مین نہو اور

یہہ بھی مجکو کسیطرح سی یقین نہین کہ وہ خود اپنی ایفا کے لئی معاون نہوئی ہو جیسا کہ
اسکے سوا بہت سی پیشین گوئیون کی کیفیت ہوئی ہی جو پاک اور ناپاک کہلائی گئی ہین تیسری
صدی کے بعد انجیلی تواریخون مین تحریف کی مشکلات کو کیلس اور پادری مارش صاحب نے
باصرار بیان کیا ہی تیسری یا چوتھی صدی مین ہمارے انجیلی تواریخون کی تحریف کے خلاف
جو دلائل ہین وہ اوسی زور کے ساتھہ بلکہ اوس سی کسیقدر زیادہ برنباس کی انجیل کی تحریف
کے خلاف بھی عائد ہوتی ہین جو کہ بہت عرصہ کے بعد یعنی ساتوین صدی مین ہوئی تھی
کیونکہ جسقدر وہ بعد کو ہوئین اسیقدر ظاہرا زیادہ وقت سے ہوئی ہوگی +

۱۹۷ اس انجیل کو بہت سی عیسائیون نے محمد کے زمانہ کے بہت قبل تسلیم کیا تھا یہہ
خیال کرنا مشکل معلوم ہوتا ہی کہ پڑھے لکھے مسلمانون نے جو سنہ ہجری کی دوسری صدی
مین بکثرت تھے ان تحریفونکو اگر وہ ایسی خراب تہین جیسی بیان کی گئی ہین معلوم نکیا ہو
اسکی وجہ نہین معلوم ہوتی کہ علم کی سرسبزی پر رومی پادریون نے اُن بعض پُرانی تحریرات
دستی کو زبان یونانی اور عربی اور سریانی اور کاپٹک مین جنمین عبارتین مذکور موجود تہین
نہ دریافت کرلیا ہو دلیل سکت پر لحاظ کرنے سی جو ان تحریرات دستی کیوجہ سی عیسائیون کو
مسلمانون کے ساتھہ مناظرہ کرنے مین ہاتھہ آتی یقیناً اسکی وجہ معلوم نہین ہوتی کہ یونان
اور سیریا اور مصر وغیرہ نے بیشمار عیسائی خانقاہون سی ایک بھی پیش نہوسکی مسلمانون کی
طرفسی عی ہوکر مین سب عیسائی پادریون سی کہتا ہون کہ اس انجیل کی ایک بھی تحریری جلد
ایسی نکالدین جسمین یہہ عبارتین نہین پائی جاتی یہہ جلدین مسلمانون کے ملکومین بہت ہونگی
مین جہان کہ عیسائی خانقاہین کثرت سی ہین اور ادنمین وہ جلدین اب بھی ضرور ہونگی
اگر عمداً غارت نکردی گئی ہون +

۱۹۸ میری دانست مین دین عیسوی کے معتقدون کے مختلف فرقون سے محمد کی فوجون
مین بھرتی ہوئی ہوگی اور اس وجہ سے کہ وہ صرف دولت اور تنخواہ کی سپاہی نہ تھی بلکہ بموجب
قاعدہ کے حقیقت مین آپکے جانبدار ہوگئے تھے ہمکو اُنکی حرارت دینی کی وجہ معلوم ہو جائیگی
جس سے کہ اُنھون نے ایسا کیا تھا - اگر ابتدا مین وہ لوگ بہت سے غافل و لاابالی ہونگے
جیسا کہ یقینا ہوا ہوگا تو تھوڑے ہی عرصے کے بعد بوجہ تعصب یا حرارت دینی کے وہ
بدل جانبدار آپکے ہوگئے ہونگے کوئی چیز حرارت دینی کی نسبت جلد متعدی نہین اور
اس صورت مین تقدیر اور سرنوشت کے مسئلون اور خود غرضانہ مختلف وجہون سے اور اُسکو
اشتعال ہوئی ہوگی جو ایسے ظاہر ہین کہ ضرورت بیان نہین ٭

۱۹۹ اُن وجہون مین جو دین محمدی کی کامیابی اور جلد پھیلنے کی ناظرین کی نظر سے گذری
ہین یہہ اور اضافہ کیا جا سکتا ہی کہ آپکے پیرو ایذا رسانی سے قطعی محترز تھے خصوصاً
یہودیون اور عیسائیونکی تکلیف دہی سے جیسا کہ پادری رابن صاحب کا قول ہی کہ یہودی اور
عیسائی سب مسلمانونمین چین سے رہتے تھے اسسے زمانہ حال کے عیسائیونکو بہت کچھہ تعجب ہوگا
مگر تاہم یہہ صحیح ہے خلفا کی مہذب رعایا نے کسیکی ایذا رسانی نہین کی اور اگر اونکی سلطنت
قائم رہتی اور ترکیون نے جو اُس زمانہ مین وحشی حالت مین تھے تہ و بالا نکردی ہوتی اور یونان
تک وسعت پاتی تو مجھکو شک نہین کہ وہی نتیجہ پیدا ہوتا جو ایران اور عرب اور ایشیا اور افریقہ
کے اکثر حصونمین ہوا تھا اس زمانہ مین ممالک کے کوئی عیسائی پایا جاتا تازمانہ حال کے ترکون
کو عیسائیون سے سخت عداوت کی وجہ اگر صرف جہالت کو قرار دین تو شاید کافی نہ سمجھی جاوی
مجھکو شک نہین کہ انکا تعصب اور اُنکی عداوت عیسائیون سے بہت کچھہ اُس تعصب اور کینہ سے
پیدا ہوئی جو عیسائی اُن سے رکھتے تھی اور نیز بوجہ جہاد دکھے اور ہسپانیہ سے مرسکوز کے

اخراج کے جنکو کہ عیسائی قتل نکرسکے اور نیز بوجہ دوامی ٹوٹون کے جو مالطہ کے وندیدا
نائٹ کیا کرتے تھے عداوت زیادہ ہو گئی قسطنطنیہ کی فتح کیفیت اگر ترکی یونان کے کل باشندون
کو نکالدیتے جیساکہ عیسائیون نے ہسپانیہ سے مورسکوز کو نکالدیا تھا اور انکو انکی زمینون
اور مکانون اور باداریون اور گرجاؤن اور خانقاہون کے قبضہ مین چھوڑتے تو عیسائی
کیا کہتے انہین وجہون سے معہ زیادتی جہالت کے ترکون کے افعال اور انکے سلف
حجازیون کے افعال مین مخالفت ہوئی اور انہی وجہون سے جو ایذارسانی کی طینت پیدا ہوئی
تھی اوسکا باعث یہہ ہی کہ یونان مین کوئی کوئی عیسائی رہگیا تھا یہی سخت طینت آیرلنڈ
مین رومی گرجا کے اصحاب کو بڑہاتی ہے اور یونان مین دین محمدی کی وسعت کو مانع ہے

۲۰۰ خلفا کی بردباری ٹھیک ویسی ہی معلوم ہوتی ہے جیسی محمد کی تھی جیسا کہ ذیل
کی عبارت سے ظاہر ہے جس سے منصف شخص کو محمد کا اصلی رویہ ظاہر ہو جائیگا اور چونکہ عبارت
مذکور سیل صاحب کا قول ہے اسلئے وہ شہادت اُس شخص کی ہے جسکو شہادت دینی منظور نہین
(یعنے قابل تسلیم ہے) ابتک محمد نے اپنے مذہب کو مناسب طور پر پھیلایا اسلئے ہجرت سے
پیشتر کی آپ کی کل کامیابی صرف ترغیب و تحریص سے منسوب ہونی چاہیئے نہ جبر سے کیونکہ
پیشتر اُس بیعت ثانی کے جو درباب عقبہ کے جلوس مین ہوئی آپکو اجازت جبر
کرنے کی مطلق نہ تھی اور قرآن کے بعض مقامات مین جو آپکے قول کے بموجب ہنگام قیام
مکہ وحی ہوئی تھی فرماتے ہین کہ تمہارا کام صرف وعظ اور پند کرنیکا ہے اور آپ مجاز نہین
کہ کسی سے جبراً اپنا مذہب اختیار کرائین اور یہہ لوگ خواہ ایمان لائین یا نہین آپکو اُس سے
کچہہ سروکار نہین وہ صرف اللہ تعالی کے متعلق ہے اور آپ اپنے پیروونکو جبر کی اجازت دینے
سے اسقدر دور تھے کہ آپنے اونکو نصیحت کی کہ اُن نقصانات کو جو بوجہ دین کے ہوئے صبر سے برداشت

کرد اور جب خود تکلیف پائی تو اپنے مولد کو چھوڑنا اور مدینہ کو چلا جانا پسند کیا نہ مقابلہ کرنا +

۲۰۱ علاوہ قرآن کے اہل اسلام کے پاس ایک مجموعہ محمد کے اقوال کا ہے جنکو آپکی وفات کے بعد آپکے پیرووں نے یاد رکھا ہوا اور اوسکے ۳۰ پارہ ہیں جنکو سنت کہتے ہیں اسکی بڑی تعظیم ہے مگر قرآن کی برابر متصور نہیں میری نظر سے وہ کبھی نہیں گذری مگر میں یہہ جانتا ہوں کہ اُنمیں کوئی بات محمد یا آپکے مذہب کے مضر نہیں کیونکہ پادری پریڈوکس اُس کتاب کا بیان کرتا ہے مگر اس قسم کی بات بیان نہیں کرتا ہر چند اسمیں حال کے دین اسلام کا ذکر ہو مگر وہ ظاہرا محمد سے کسیطرح علاقہ نہیں رکھتی ان پارہ کے مصنف کو البخاری کہتے ہیں جسنے سنہ ۲۲۹ع میں وفات پائی یہہ مجکو نہیں معلوم ہوا کہ اُن مصنفونمیں سے جنسے کہ ہمارے حال کے مورخونکو معلومات ہوئی ہیں محمد کی وفات کے بعد سے کوئی دو سو برس پیشتر کا بھی ہو آپکا ہمعصر کوئی معلوم نہیں ہوتا سنت کی تالیف بھی محمد کے قریب دو سو برس بعد ہوئی تھی ان صور تونمیں ہمارے متعصب مورخون کے نوشتون پر کسقدر کم اعتبار ہو سکتا ہے ابو الفدا جو سنہ ۱۳۴۵ع میں مرا اُن سب میں بہتر معلوم ہوتا ہے تاہم اسکی تصنیف سے حقیر روایتوں کے بیان کرنے میں جو محمد کی پیدایش کے باب میں عجیب و غریب ہیں اسکی سریع الاعتقادی ظاہر ہوتی ہے +

۲۰۲ موسی کے کئی قوانین پر جو ہمکو ہیچ اور سخت معلوم ہوتے ہیں شدید طعنے ہوئے ہیں مگر کبھی نظیر نہیں جب اُن ماجراؤنکو زیادہ صحت کے ساتھہ دریافت کیا جنسے وہ قانون مقرر کئے گئے تھے تو ہمکو معلوم ہوا کہ طعنہ ہائے مذکورہ بیجا ہیں یا ہمکو ایک عذر معقول ان قوانین کی نسبت حاصل ہوا اور اسکے ساتھہ جو موسی اور اونکے قوانین کے تمام رویہ پر خیال کیا جاتا ہے تو اُس سے دریافت ہوتا ہے کہ اگر اُسی قسم کے اور قوانین کا بھی اسیقدر ہمکو حال دریافت ہوتا تو ہمکو ہمیشہ بعضی معقول وجہیں اُنکے رویہ کی معلوم ہوتیں +

[illegible]

[illegible]

۲۰۳ اسطرح سی موسی کے قوانین کی نسبت جو سخت اور بیجا اور نامعقول یا زیادہ ملایم معلوم ہوتی ہین وجوہات معقول بیان کیجا سکتی ہین۔ البتہ گو قتل کی ممانعت ہی جسکے لیے نہایت سخت سزا آخرت مین دیجایگی تاہم قرآن مین ہے وَمَن قَتَلَ مُؤمِنًا خَطَأً فَتَحرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤمِنَةٍ وَدِيَةٌ مُسَلَّمَةٌ إِلَى أَهلِهِ اِس سی مقصد یہہ تہا کہ اُن خانہ جنگیون کا انسداد ہو جو قتل کے انتقام لینے مین اہل عرب مین اُس زمانہ تک جاری تہین اور جنمین کہ بعض اوقات قومین کی قومین غارت ہوگئی تہین ٭

۲۰۴ اسطرح سی جبکہ موسیٰ اور محمد یا مؤلف قرآن کے رویہ کو بہ تامل دیکہتے ہین تو وہ اکثر مشکوک صورتونمین بہی بیجا پائی جاتے ہین عیسائی متعصب ہوسکے کی نسبت اسکو بیجا تسلیم کرتے ہین مگر محمد کی نسبت بعض خاص بات پر بلالحاظ سبب یا صورتون وغیرہ کے اڑ جاتے ہین اور اسیطرح خدا کی رضا کے لیے اپنا بغض نکالتے ہین مگر وہ تربیت سے اس امر کے عادی ہوجاتے ہین کہ وہ عیار سمجہین اُس سی کینہ رکہین اور بوجہ تعصب کے انکو اپنی بے انصافی نہین سوجہتی مگر وہ نچتہ دیندار لوگ جو کہ زمانہ حال کی اصطلاح مین مذہب کے جلتے ہوی کوئلے سی دہکتے بیان کیے گئے ہین کبہی بحث نہین کرتے اور نہ بحث کرنیکے قابل معلوم ہوتے ہین ٭

۲۰۵ اِس سوال پر کہ محمد لکہہ سکتی تہی یا نہین رای کا اختلاف بہت کچہہ ہی میری راے آکسفورڈ کے محقق ڈاکٹر ویٹ صاحب کے مطابق یہہ ہی کہ اس سوال کا جواب غالبًا موجبہ ہے اور مجکو یقین ہی کہ سنت کے مؤلف اور بعض اور آپکے ابتدائی اور نہایت متعصب پیرون نے صرف بدین نظر اسکے خلاف بیان کیا ہی کہ آپکی بیعلمی قائم کرکے ایک معجزہ پیدا کرین — پرڈیوکس اور آکسفورڈ کے محقق نے ایک مصنف جنابی نامی کو نشان دیا ہی جسکا بیان ہی کہ قرآن مین ساٹہہ ہزار معجزے ہین گو قرآن کی بعض عبارتون سی پایا جاتا ہی کہ محمد لکہہ نہین سکتی تہی

مگر بعض ایسے بھی ہین جو اسکو محض برعکس ہین قرآن کی انتالیسوین سورہ مین محمد نے خدا تعالی کا خطاب اپنی طرف اسطرح بیان کیا ہی وَمَا كُنْتَ تَتْلُو مِنْ قَبْلِهِ مِنْ كِتَابٍ وَلَا تَخُطُّهُ بِيَمِينِكَ إِذًا لَارْتَابَ الْمُبْطِلُونَ اگرچہ اس مقام پر کہا گیا ہی کہ آپ لکھہ سکتے تھے مگر یہہ داخل معجزہ کیا گیا ہی بعض مقامات قرآن مین آپکو نبی امی کہا ہے +

۲۰۶ سنت کے ایک حصہ مین بیان کیا گیا ہی کہ گاہ گاہ آپ لکھتے تھے محقق ویٹ کا قول ہے "اسپر یعنی محمد کی نے علمی پر اس الہام (یعنے قرآن) کی راستی کی بابت نہایت دلچسپ اور مروج دلیل کی بنا ہی جسکو دنیا مین پہیلانے کا آپکو دعوی تھا اس الہام کی عمدہ عبارت اور اوسکے جملونکا میل اور بلندی خیالات کو سب نے تسلیم کیا ہی پھر کیا یہہ خیال کرنا بیجا نہین (جیسا کہ محمد نے خاصکر بیان کیا ہے) کہ ایک ایسی خوبی اور عمدگی کی تصنیف ایک ایسا شخص بنا وے جو ہر قسم کی تحصیل علم سے محروم ہوا اور بوجہ لاعلمی کے اصول عام ابتدائی تربیت سے نہ پڑہ سکتا ہو نہ لکھہ سکتا ہو" + از سرمن چہارم

۲۰۷ پھر اسکا یہہ قول ہی کہ "قرآن کی اصل خوبی کے ہم منکر نہین ہین ہم اوسکی عبارت کو عموماً خوشنما اور اکثر فائق مانتے ہین" +

۲۰۸ اسکو پریڈوکس نے بھی تصدیق کیا ہی جسکا یہہ قول ہی "یہہ تسلیم کرنا ضرور ہی کہ قرآن کی عبارت اور زبان عربی زبان کی عمدگی کا نمونہ ہے" +

۲۰۹ ان شخصون ڈاکٹر ویٹ اور پریڈوکس نے فرض کیا ہی کہ قرآن محمد ہی کا تہا جیسا کہ حالت موجودہ مین ہی گو یہہ نتیجہ نکالنے مین میری رای اُن سے مطابق ہی مگر مین اس فرض کرنیکو تسلیم نہین کر سکتا اونکو سہو ہوا ہی کہ محمد کے سکہلائے ہوئے مسائل ضرور نہین کہ وہی ہون جو کتابو نمین ہین فرض کرو جب محمد نے اونکو ادا کیا تو عمدہ تھے تو یہہ خیال کرنا کسقدر محال ہی

کہ یہہ خوبی اُس زمانہ تک قائم رہی ہو جبکہ عثمان نے ترتیب کی اور ۲۰ برس کے عرصہ کے بعد حضرت
مسلمانوں کی یاد پر اُسکو مرتب کیا ۔ یہہ معجزہ ہوگا ۔ معلوم ہوتا ہے کہ ڈاکٹر ویٹ نے اپنی بحث مین
ایک عجیب غلطی کی یعنی قرآن کو جو تالیف محمد سمجھا ہے تالیف آپکے پیروون کی بتانا چاہتا ہے
کہ جو کتاب کے مشتہر ہونیکے بعد ہوئی ہے وہ بحث جو کتاب مذکور مین پائی جاتی ہے ثبوت اسبات
کا ہے کہ وہ محمد کی نہین ÷

۲۱۰ جسقدر سخت دقت ہمکو قریش یعنی باشندگان مکہ کی سخت لاعلمی کے یقین کرنے
مین ہوتی ہے اوسیقدر اونکے پیمبر کی لاعلمی کے یقین کرنے مین پڑتی ہے اہل عرب کی زبان کے ذکر
مین جنمین سے محمد کا فرقہ نہایت ممتاز تھا ویٹ صاحب کا یہہ قول ہے اگر اہل عرب کے قرون گذشتہ
کی تواریخ پر نظر کرین تو ہمکو باسانی معلوم ہو جائیگا کہ اپنی ملکی زبان کی واقفیت اور ترقی مین وہ
اپنا فخر سمجھتے تھے زبان عربی جو کل مشرقی زبانون مین واقعی نہایت وسیع خیال کی گئی ہے اور
بہت سے قدیم زمانہ سے قائم ہے اور بیشمار شاعرون نے اُسکو زیب و زینت دی اور اہل عرب
کی دوامی مشق سے اُسکو جلا ہوئی بہت کارگر آلہ تھا جسکو محمد نے اہل عرب مین اپنا مذہب
جدید قائم کرنیکے لئے استعمال کیا ÷ منقول از سرمن ۹

۲۱۱ اُعلیٰ درجہ کی جلا جو کہ قریش کی قوم نے اپنی زبان مین جاری کی کئی وجہون سے
ہوئی اول یہہ کہ رتبہ معزز محافظت خانہ کعبہ کا رکھتے تھے دوم عرب کے وسط مین رہتے تھے
جسکی وجہہ سے غیر ملک والونکی اُس قسم کی راہ و رسم سے بچے رہے جس سے اُنکی زبان بگڑ جاتی اور سب
سے بڑہکر یہہ وجہ ہے کہ مکہ مین مختلف قومونکی ہمیشہ آمد و رفت رہتی تھی جس سے اُنکو موقع ملا کہ
اُنکی گفتگو اور مسودون سے ایسے الفاظ اور محاورات چُن لین جو نہایت خوشنما ہون اور اسطرح سے
کل زبانونکی بہت سی خوبیونکو رفتہ رفتہ اپنے روزمرہ مین لے اوین ÷ سلہ

۲۱۲ یہہ یقین کرنا مشکل ہی کہ قریش جیسی لوگ جنکو اپنی زبان کی نسبت ایسی احتیاط تہی جیسا اوپر بیان کیا گیا ایسی حالت میں ہون جسکا یہان بیان ہی اور اکثر اونمین سے لکہہ سکتی ہون اگر ہم تسلیم کرین کہ محمد نے کسی کسی قسم کے رسالے اپنے بعد چہوڑے تاہم اسبات کو تسلیم کرنیکے بعد جس سے کہ انکار نہین ہوسکتا کہ وہ دو بار گہریا مین ڈالے گئی ایکبار ابوبکر نے ڈالا اور دوسری دفعہ ۲۰ برس کے بعد عثمان نے وہ رسالے یقینا آپکے نہین کہی جا سکتی یہہ ایسی بات ہی کہ ایک پیالہ طلائی جس سے آپ پانی پیتے تھے لیکر دو مرتبہ اوسکو سنار کے پاس بہیجین اور اوسکو گلواکر کہنگیر کیصورت بنواکر کہنے لگین کہ یہہ آپ ہی کا کفگیر ہی +

۲۱۳ کہتی ہین کہ اسمین بہت سی بری باتین ہین یعنی ایسی باتین کہ محمد کی ابتدائی عام رویہ کے خلاف ہین علاوہ اسکی بہت سی عبارتین ایسی ہین کہ باہم بیربط ہین غرضکہ ایسی نہین کہ ایک اصلی مؤلف کی تصنیف معلوم ہو بلکہ ایسی ہی جیسی کہ ہمکو قرآن کی تواریخ اور اوسکی دو تالیفون سے جو ابوبکر اور عثمان نے کی تہین توقع ہوسکتی ہی مگر گو کہ اوسکا مضمون بے میل اور بیربط ہی تاہم عبارت یکسان خوشنما ہے +

۲۱۴ یہہ پہر وہی ہی جسکی ہمکو امید ہونی چاہیئے اگر وہ محمد کی تصنیف ہوتی اور صرف اوسمین تحریف ہی ہوئی ہوتی تو عبارت اوسکی ایسی یکسان نہوتی بلکہ بہت سے حصون مین تحریفات ظاہر ہوتین اور اگر اسکو عثمان نے بالکل از سر نو لکہا ہی تو وہ غالبا اوسیصورت مین ہوگا جیسا ہم اوسکو پاتے ہین اونکے قوم کی عادات اور زبان کی وجہہ سے غالبا انکی عبارت فصیح ہوگئی ہو فرض کرو کہ ڈیوک آف ویلنگٹن کو جسکی عام لیاقتونکی نسبت کسیکو حجت نہین ہسپانیہ کی جنگ مین مصروف ہونیکے وقت ضرورت ہوتی کہ انجیلون موجودہ حال مین کسیکو لکہی یا تصنیف کرے یا بالکل تبدیل کر ڈالے جسصورت مین کہ صفحی اور عنوان بابون کے جاتے رہی ہون

اور خود انجیلین ایسی حالت ابتری مین ہون کہ صرف چھوٹے چھوٹے پرچے یا نامے رہ گئے ہون
تو میری دانست مین اسکی تصنیف مثل قرآن کے ہوتی جسمین اختلافات اور تکرارین مندرج ہین لیکن
اگر ڈیوک صاحب عمدہ صحبت کے عادی ہوتے اور اپنے ملک کی فصیح زبان بولتے تو مثل قرآن
کی ہم آہنگی یکسان عبارت اور نہایت فصیح زبان پاتے ۔

۲۱۵ اسبات کے دریافت کرنے کی تدابیر ہین کہ محمد کا رویہ اور آپکے مسائل کیسے تھے ہمکو یاد
رکھنا ضرور ہے کہ گو آپ معہ بہت سے اور عیسائیون کے معتقد دین عیسوی تھے مگر بوجہ تحریفون کے
چارون اناجیل اور قوانین اور صحیفے انکو نہین ملتے تھے اور یہہ کہ ہمکو یقین کرنے کی کوئی وجہ نہین
کہ آپ کسی طرح پر قرآن کے مصنف کہے جاوین اگر آپنے کچھہ کاغذات صندوق مین رکھہ چھوڑے
جس معاملہ مین کہ بہت شک ہے تو جس صورتمین کہ ہم جانتے ہین جیسا کہ اوپر بیان ہوا کہ وہ کاغذات
دو مرتبہ ابوبکر اور عثمان کی آتش کیمیائی مین ہوکر نکالے گئے تو یہہ نتیجہ نکالنا زیادتی ہے کہ
اُن کاغذات کے قواعد مین سے کسی خاص قاعدہ کو جو آپکے حق مین مضر ہو آپکی طرف منسوب
کرین ۔ جس صورتمین کہ ہم آپکی نیکی اور عمدگی کا حال بہت کچھہ جانتے ہین تو اگر عثمان اور ابوبکر جیسے
شخصونکی ایسی دانستہ تالیف مین سے کوئی چیز آپکے خلاف قبول کرین تو نہایت بیجا ہے یعنی دونو
شخص اگرچہ شاید اپنے ملک کے علم ادب اور نظم سے واقف تھے تاہم اپنے زمانہ کے توہمات سے خوب
ملوث تھے اور یہہ کہ قرآن مین بہت کچھہ عمدہ باتین درج ہین اور محمد کی ابتدائی عمر کے حالات
سے ملتی ہوتی ہین اس سے انکار نہین ہوسکتا اور گو یہہ ہمارے امکان سے باہر ہو کہ کسی خاص عبارت
کو یقینا کہہ سکین کہ آپکی ہے تاہم ہمپر فرض ہے کہ اسوجہ سے کہ قرآن مین عمدہ مسائل اخلاقی
مندرج ہین آپکی تعریف کرین بنظر بحث کے فرض کرو کہ انجیلی تواریخین جعلی ثابت کیجاوین
تاہم اگر میرا یہہ اعتقاد ہے کہ عیسے مسیح تھے اور انکی زندگی کا عام رویہ ایسا ہی تہا جیسا انمین

بیان کیا گیا ہی تو مجکو یقین کرنا ضرور ہوگا کہ مسائل اخلاقی کا جو بیان انجیلون مین ہوا ہی وہ مسیح کے [illegible] پاتا ہون وہی ہین جو اونہون نے کہہ دئی ہین اگر اونمین کوئی بات ایسی ہو جو [illegible] عام روئیہ کے خلاف ہو تو اوسپر یقین کرنا مشکل ہی ۔

۲۱۶ یہہ کہا گیا ہی کہ ہمکو یہہ فرض کرنا نہین چاہیئے کہ خلیفہ عثمان نے کوئی تحریف کی ہو کیونکہ یہہ شبہہ ہی کہ اونہون نے مصاحف کو صرف اسلیئے جمع کیا کہ [illegible] انکی تصحیح کر دین کیونکہ کاتبون نے [illegible] کے پاس گئے اب یہہ سوال ہی کہ اونہون نے [illegible] مین اوسی تخت پر رکھا تہا جہان ابوبکر نے عثمان کے روبرو رکھدیا تہا یعنی وہ مصحف جسمین اگر تحریف ہوئی ہوگی تو بجز ان دو خلیفون کے اور کوئی نکر سکتا ہوگا اس مصحف کو بائیس برس تک نہ کاتبون نے غلط کیا ہوگا نہ مرور زمان کے باعث کیڑون نے کہایا ہوگا صاف بات یہہ ہی کہ کتاب مذکور کو ٹہا گہٹا کر ایسا کر دینا چاہیئے کہ خلیفون کی سلطنت [illegible] کے حالات کے موافق ہو جاوے اور خلیفہ کو ایک [illegible] یعنی کاتبون کی غلطی کا حیلہ چاہیئے جس سے وہ تبدیل مذکور کر سکے ۔

۲۱۷ جب محمد نے اپنے ہموطنون کو بت پرستی سے تبدیل کرنے مین کچہہ ترقی کر لی تو کچہہ تعجب نہین کہ آپکی یہہ رای ہو گئی ہو (بشرطیکہ آپکے افعال سے اتہام مذکور ثابت ہو سکی) کہ [illegible] غائی جسکے لئی کوئی چیز کی گئی ہے بعض صورتون مین ان وسیلون سے مسائل کو جائز کر دیتی ہی جسکے لئی چیز مذکور کی گئی ہی ۔ پادریون کے قول اور [illegible] کے بموجب جسوئٹ اخلاق عیسوی کو نقل کرتے تہے یعنی اپنے خاص مذہب کی [illegible] کے خلاف تو تعجب نہین کہ آپ بھی اس مغالطہ غلطی مین پڑ گئی ہون جسکو عیسائی پادری ہر زمانہ مین کرتے رہے ہین جیسی کے گرجا کی ابتدائی

زمانہ مین بلکہ مین گمان کرتا ہون کہ دین محمدی کے ابتدائی زمانہ مین بہی اس مسئلہ کو کہ تیمچی کی پرستی اور اسکے وسائل کو مباح کردیتی ہی سب مانتے تہی اور اوسکی حمایت کرتے تہی پر ہیگر و شائی اس نے اس مسئلہ کی اعانت کی ہی اور کبہ تہ کے معاملہ مین اسکو استعمال کیا ہو ـ اسمین کیا تعجب کی بات ہو سکتی ہو اگر محمد نے خیال کیا کہ ایک حقیقی معبود کی پرستش کی حفاظت کے لئی ضرور ہی کہ آپکو قدرت شاہی حاصل ہو اور یہہ قدرت مدینہ کے باشندون اور اوس انبوہ کثیر کے باعث آپکو ملی جو بت پرستی اور مذہب عیسوی کے مسائل تیہ (جو مثل بت پرستی کے ذلیل اور بیہودہ تہی) چہوڑ کر آپکے جہنڈے تلے آگئی اور جنگ و جدل اور خونریزی کرنے مین نیک نیتی و سائے جائز کرنی سی نہین چوکتی جبتک عیسائیونکی ترائیو نہین ہوا ہی اور مشرک و دیگر عالم مرشد اوئکے دونو جماعتون کے آنکے جواز مین کچہہ مضائقہ نہین پایا گو یہہ غیر ممکن ہی کہ عیسائیونکی بد اطوار یتبلا محمد کے بدرویہ ہونے پر اعانت کرین تاہم یہہ بہی غیر ممکن ہی کہ عیسائیوان کے نفاق رذیل سی اندہ بنجائین جو اپنی دشمنو نکے اُس رویہ کو برا کہتے ہین جسمین خود مبتلا ہین +

۲۱۸ گبن صاحب نے بیان کیا ہی کہ پہلے چارون خلفا کے اطوار یکسان صفا اور ضرب المثل تہی کہ انکی سرگرمی دلیہی اور اخلاص کے ساتہہ تہی اور ثروت اور اختیار پاکر بہی اپنی زندگیان ادا و فرائض اخلاقی اور مذہبی مین صرف کین یہہ آدمی محمد کے اول ہی جلسہ مین شامل تہی جو پیشتر اُس سی کہ آپنے اقتدار حاصل کیا یعنی شمشیر پکڑی آپکے جانبدار ہو گئی یعنی ایسی وقت مین کہ آپ مورد آزار ہوئی اور جان بچاکر اپنی ملک سی چلے گئی اونکے اول ہی اول تبدیل مذہب کرنے سی انکی راستی ثابت ہوتی ہی اور دنیا کی سلطنتون کو فتح کرنے سی انکی لیاقت کی فوقیت معلوم ہوتی ہے +

۲۱۹ اسصورت مین کوئی یقین کر سکتا ہی کہ ایسی شخصون نے ابتدائین سہی اور اپنی ملک سے

جلاوطنی گوارا کی اور اس سرگرمی سے اوسکے پابند ہوئے یہہ ممکن ہے کہ ایک شخص کی خاطر ہون جسمین
ہر طرحکی برائیان ہون اور اس سلسلہ فریب و سخت عیاری کے لیئے ہون جو انکی تربیت کے بھی
خلاف ہو اور اونکی ابتدائی زندگی کے تعصبات سے بھی مخالف ہو اسپر یقین نہین ہوسکتا
اور خارج از حیطہ امکان ہے ❊

۲۲۰ ایسے لوگ غالباً بلکہ میری دانست مین یقیناً اس مضر مسئلہ پر (کہ دروغ و تقیہ جملہ
وسائل کو جائز کردیتی ہے) عمل کرکے دشمنان خدا کی سلطنت کو بھی فتح کرینگے اور
قرآن مین بھی وہ ترمیم و ترقی جو باعث جلد فتوحات پیغمبر کے رکھی تھی کرلیوینگے اور مسلمانون
اور دیرینہ سائل اہد دین کے نام سے اسکو اپنی خواہش کے بموجب بنا لین گے ❊

۲۲۱ اسمین شک نہین کہ یہہ لوگ محمد کے مرید صادق تھے اور اسمین بھی کم شک ہے کہ
وہ قریش کے علم ادب اور نظم سے جو عرب کے لوگون سے فائق ہے بدرجہ غایت واقف تھے اور جب کہ
اسباب کا لحاظ کیا جاے کہ لاکھ اور نیوٹن سے شخصون کو یہہ توثیق یقین تھا اور بیشتر سیل کو سحر کا
اور رومی گرجا کے نہایت مہذب شخصونکو تبدیل ماہ مین تو پہر ہمکو کیون تعجب ہو کہ خلفاء اولین کو
توہم ہوا یا یہہ کہ انہون نے خیال کیا ہو کہ قرآن ترمیم شدہ دین اپنے ہموطنون کے بعض قدیمی
تعصبات کو اختیار کرنا اوس سے زیادہ برا نہین ہے جیسا کہ انکے جوش عیسائیون نے ملحدون کے
تیوہار دنکو دین عیسوی مین اختیار کیا تہا صرف انہین وجوہ پر اول کے خلفا کے رویہ کا حال مین
بتا سکتا ہون اور اوسکو قرآن کی حالت موجودہ اور اوسکے متعلق امور بلاحجت سے ملتا جلتا
نشان دیسکتا ہون آخر میں جیسا کہ ہمکو توقع ہے ہم اوسکے بہت سے حصص نہین بیہودہ اور توہمی
خیالات پاتے ہین جو کہ عرب کے نہایت فصیح زبان کے حلیہ سے آراستہ ہین اور نہایت پاکیزہ
اخلاق اور برتر خیالات حقانی سے جو مشرقی شاعرون کے خیالات مین شامل ہوئے ہین جیسے عالی

عیار ہیں کہ قرآن مین پائی جاتی ہین ایسی سی زیادہ غالباً دنیا بھر مین نہین مل سکتین +

۲۲۳ عیسائیون نے کل زمانون مین اکثر اپنے آپکو مورد انعام روح القدس سمجھا ہے اور
فرقہ لوئیکرس ان لفظون سے کہتے ہین کہ عیسائی روح القدس سے مشرک ہین یہہ حرکت کہانتک
اسکا بصحت بیان کرنا بہت سہل نہین ہے کیونکہ لفظ مذکور کے مختلف شخصون نے مختلف معنی لیے
ہین ــ یہہ غالب ہے کہ محمد نے بھی دراصل یقین کیا ہو کہ مجھہ مین باطنی حس ربانی ہے جو بعض لوگون
مین مثل حرکت مذکورہ بالا ہے آپکے پیرو کہتے ہین کہ اسکا آپکو دعوے تہا اور مجلس کا قول ہے کہ
اسی پر کل دین محمدی کی بنا ہے اور وہ عیسائیون کے مورد انعام ہونیکے برعکس بحث کرتا
ہے کیونکہ اسکا یہہ قول سچا ہے کہ "یہہ بات اگر تسلیم کرلیجاے تو اس سے اگر دین عیسوی کی راستی
کا ثبوت ہوگا تو دین محمدی کا بھی ہوگا کسی شخص کو انکار نہین ہوسکتا کہ جب کوئی شخص
انعام مذکور کا مدعی ہو تو وہ اسمین ضرور ہوگا کیونکہ بجز شخص مذکور اور کوئی شخص اس امر کی تمیز
وتصدیق نہین کرسکتا" ــ مین اسکو غیر ممکن خیال نہین کرتا کہ محمد کو اس انعام کے مورد ہونیکا
یقین تہا دیندار اور نیک عیسائیونکو روزمرہ اپنی نسبت ایسا ہی یقین رہتا ہے +

۲۲۴ میری دانست مین یہہ ظاہر ہے کہ محمد تین قسمون کے شخصون مین سے ایک ہوسکتے
ہین یا تو سقراط اور فیثاغورث کی مثل حکیم تہے یا جان ویسلی اور براون یا سکوٹ
کی مانند متعصب یا صرف عیار لفظ آخر کی نسبت اپنی دانست مین مین فیصلہ کرچکا ہون کہ
یہہ ممکن نہین کہ لفظ مذکور کے کسی معنی مین آپ عیار کہے جانے کے مستحق ہون باقیماندہ دو
صورتون مین آپکے رویہ کا فیصلہ کرنا بہت زیادہ مشکل ہوگا آپ یا متعصب تہے یا حکیم یا
دونون کا مجموعہ اگر ہم آپکے خیالی الہام آسمانی اور معراج کی روایتون پر یقین کرین تو ہم
نے بیشک آپکو متعصب کہین گے مگر مجھکو کسیطرح اطمینان نہین کہ آپکو اس قسم کا دعوے کبہی ہوا

سو یہہ مجکو غالب نہین معلوم ہوتا کہ ایسے شخص کے ساتہہ جو اِس قسم کے مغالطہ قلبی مین
مبتلا ہو بڑی بڑی رتبے اور یافتون کے سردار اور ابتدائی رفیق آشتی اور جلا وطنی
اختیار کرنے اور تاہم بہت سے پیرو نکی عزلت سے اس طرف رغبت ثابت ہوتی ہی شاید اس
عزلت مین بہت کچہہ مبالغہ ہوا ہو۔ یہہ یاد رکہنا ضرور ہی کہ جس زمانہ مین کہ آپ یہہ زاہدانہ
زندگی بسر کر رہی تہے ہمکو کوئی وجہ یہہ یقین کرنے کی نہین کہ آپ فرائض دنیوی یا اپنی اہل و عیال
کی خبر سے غافل ہوئی ہون جسکی طرف توجہ دائمی درکار تہی۔ ہماری پاس کئی نظیرین ایسی
ہین جنمین تعصب اور حکمت ایک ہی شخص کی ذات مین مجتمع ہون۔ پرسیلی ایک نہایت نیک
نہاد اور بڑا حکیم تہا مگر میری دانست مین جو کوئی اُسکی چہپیان بنام گبن پڑہیگا تو اُسکو تعصب سے
بالکل خالی نپائیگا اُسکی دوست کہینگے کہ یہہ صرف علمیہ شوق ہے مگر یہہ لفظ تعصب کا دوسرا
نام ہے +

٢٢٤ ویسلی ایک عالم اور نیک شخص تہا مگر اوسکی خیالی اوہام اور الہام سے اُسکو تعصب
مین شک نہین رہتا +

٢٢٥ جبکہ محمد غایت درجہ کی فوقیت پر پونہچ گئے تو یہہ غالب معلوم ہوتا ہی کہ اپنی
نام کی اتفاقیہ مطابقت سی اُس نام کے ساتہہ جسکی پیشین گوئی برناباس کی انجیل مین ہوئی تہی
یعنی وہ انجیل جسکو آپکے ملک کے عیسائی خاصکر مانتی تہی آپکو یہہ یقین ہوا ہو کہ مین وہی شخص ہون
جسکی نسبت پیشین گوئی ہوئی ہی جیسا کہ کیخسرو کی پیشین گوئی اشعیا نے کی تہی یہہ بہی مجکو غالب
معلوم ہوتا ہی کہ اسباب سی آپکی رویہ مین حکمت اور تعصب کا اجتماع ہوا ہو جبکہ آپنے اپنی کامیابی
اور بہبود آیندہ کا خیال کیا اگر آپ برناباس کی انجیل کے معتقد تہے جسمین شک نہین ہوسکتا تو
مجکو یہہ خیال کرنا مشکل نہین کہ آپ اپنے آپکو صدق دل سی وہی سمجہے ہون جسکا ذکر پیشین گوئی

نہین ہوا — اپنی آپکو رسول خدا یقین کرنے سے یہہ نتیجہ نہین نکلتا ہی کہ آپکا یہہ اعتقاد ہو کہ اپنے تئین صرف ایک آدمی یعنی مسیح کیخسرو سے فائق سمجھتے ہوا جسکی نسبت پیشین گوئی بقید نام کتاب اشعیا مین ہوئی اس قسم کی سادہ اعتقاد کو یقینا ہمتہ عیسائی تعصب نہین کہہ سکتا کیخسرو کی پیشین گوئی کیطرح آپکی پیشین گوئی کیون نہین جو کوئی آپکے وقت کی دین عیسوی کی حالت کا وہ بیان پڑہیگا جسکو ڈاکٹر وہیٹ نے بصحت بیان کیا ہی تو کیا وہ انکار کر سکیگا کہ خدا کے گرجا کو ایک ترمیم کنندہ کی اوسیقدر حاجت تہی جیسی کہ کیخسرو کے وقت مین ایک نجات دہندہ کی تہی +

۲۲۶ مجکو کوئی تعصب یا مذہب ایسا یاد نہین ہوتا جو بہت خرافات یا نہایت پیچ سی خواہ دونو سی پر نہو مگر کل مذاہب مقررہ سی جنکا بیان مین نے پڑہا ہی محمد کا مذہب نہایت سادہ اور حکیمانہ ہی اور اپنی اصلی پاکیزگی مین مشکلات کم رکہتا ہی اس عقیدہ سی زیادہ سادہ اور کیا ہو سکتا ہی کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یعنی معبود برحق خدا ہی ہی اور محمد اسکی رسول اور اسکی راہ کے بتانیوالے ہین — ایک شخص اگر دنیا کے ہر ایک مذہب کے ہر مسئلہ پر یقین رکہتا ہو مگر خدا تعالی کی صفات جمالی کے خلاف اعتقاد نرکہتا ہو تو وہ مسلمان ہو سکتا ہی — قرآن کے بموجب اگر وہ اور مذہبونکی رسم بہی ادا کرتا ہو بشرطیکہ صرف مشرک نہو تاہم مسلمان ہوگا، یہہ بات صرف تعصب کے طور پر نہین معلوم ہوتی تعصب اپنے عقائد بڑہاتا ہی اور اپنے دروازے تنگ کرتا ہی بہت سی لوگونکو جہانتک ممکن ہو اپنے عالیشان مسکن سی نکالدیتا ہی مگر حکمت عقائد کی شمار کم کرتی ہی اور اپنے دروازہ کو حتی الوسع سب آنیوالونکے لئی کشادہ کرتی ہے +

۲۲۷ ان سب وجوہات سے مین اس خیال کیطرف بہت مائل ہون کہ اس شخص مشہور کے رویہ مین تعصب اور حکمت کا مجموعہ پایا جاتا ہی جنکی خاطر خواہ حمایت کے سبب مین محمدی

یدا ہوا اور ان دونو چیزون کا یہہ نتیجہ بارادہ نہین ہوا بلکہ اتفاقات حسنہ اور حالات موجودہ
کے سبب سے ہوا کہ بہت سی مذہبون کا بنا ہی +

۲۳ اب انلوگون سی یہہ التماس ہی کہ اگر وہ ادنی انصاف بھی رکھتے ہون تو محمد کے بدیہ کو
امال اور بلا تعصب غور کرین اور اگر ایسا کرینگے تو مجکو یقین کامل ہے کہ اُنکو معلوم ہو جائیگا
انکو یہہ خیال کرنے کی کوئی وجہ نہین کہ اس بڑی آدمی نے عالم صالح جان ویسلی کی نسبت اگرچہ
ہ غلطی پر تھا اپنی آپکو اُسیطرح جیسے مورد الہام خیال کیا ہو یا بنسبت بہت اشخاص فرقہ
برس کے جو روزمرہ اپنی تئین ایسا ہی خیال کرتے ہین اور یہہ کہ اسلیئے اُنکو کوئی دلیل مناسب
یکے عیار کہنے کے نہین +

۲۴ دین محمدی مثل دین عیسوی کے تبدیل ہوا ہی اور مثل کل مذاہب کی کہ ہر زمانہ
انہ کثیر تبدیل ہو گئے ہین کیونکہ عیسائی اب وہ نہین ہین جو ۵۰۰ برس پیشتر تھے وہ اب
دتون کے مارنے مین مصروف ہین اور نہ چڑیلون اور کمبخت گراہونکے جلانے مین اب وہ
ن سب کافرونکو سینٹ اتہینی اس کے ساتھہ صرف بدینوجہہ دوزخکو نہین بہیجتی کہ وہ اُن
زمین پیدا ہوی ہین جہان کہ عیسی کا نام کبہی نہین سنا گیا اور اگر کچھہ لوگ ایسا کرتے
ن تو وہ اقل قلیل ہین — مجکو توقع ہی کہ یہہ خیالات عیسائیونکو اسباتکی ترغیب دینگی
ن قوم کی عدم صلاحیت سی کسیقدر چشم پوشی کرین جو بوجہ خراب سلطنتون کے وحشی
ہو گئی ہے جو کسی زمانہ مین نہایت شائستگی کی حالت مین تہی یعنی جبکہ فرنگستان تاریکی
جہالت مین غرق تہی مجکو امید ہی کہ عیسائی یاد رکہینگے کہ عدم صلاحیت سی عدم صلاحیت
ہوتی ہے اور گو یہہ ایک جاہل و وحشی کو معاف ہو سکتی ہی مگر اُنکو کسیطرح نہین ہو سکتی
لو تہذیب اور خلق و دستہ ہونیکا دعوی ہے +

۲۳۰ جب مین اُن خراب خرافات پر خیال کرتا ہون جنکو عیسائی فرقے میتھاڈسٹ
کالوی نسٹ جمپر رینٹر وغیرہ معتقد ہین تو مجکو بہت تعجب نہین ہوتا کہ ہمارے پادری
زیادہ معقول دین محمدی کی وجہ سے اپنی امامت اور اپنے عقیدون کی بہلی کا سبب گردانتے اور
اُنہون نے جہوٹ اور خلاف بیانیون سے جا بیجا ہجو کی ہو (جنکا بیان واضح مین کر چکا) الغرض
کہ انکے پیروون مین سے کچہ بہی واقف نہو جائین مجکو اسکا تعجب کم ہوتا ہی جبکہ مین دیکہتا ہون
کہ انیسوین صدی مین ایک لائق اور عالم شخص نے دین محمدی قبول کیا یعنی مسیاح نامی بکہارٹ ع
جسنے کیمبرج کی یونیورسٹی مین تعلیم پائی تہی خوب تحقیقات اور پختہ غور کے بعد مسلمان ہو گیا
اور اپنے عیسائی دوستون کے مجمع مین صرف یہان مسلمان ہوا معلوم ہوتا ہی کہ اوسکو مقام
حلب ع مین ایک افندی نے دین محمدی کی تعلیم کی اور مسلمان کیا اور وہان اُسنے اُس دین کو
علانیہ قبول کیا اور جب اوسنے مکہ کا حج کیا جسکے بعد حاجی کے لقب کا مدعی ہوا تو اپنے عقیدہ اور
اصول اسلامیہ کے علم مین مکے متصل سخت امتحان دیا معلوم ہوتا ہی کہ اسنے صدق دل سے
مذہب کی تبدیل کی گو مین خیال کرتا ہون کہ یہہ تبدیل اوسکی اکثر عیسائی دوستون سے مخفی تہی

۲۳۱ میری ایک صاحب سے ملاقات ہی جو اب یعنی ۲۹ مئی سنہ ۶۹ع مین سرکار انگریزی مین ایک
ممتاز عہدہ پر مامور ہین جنکے نام بتانے کی مجکو اجازت نہین اُنہون نے مجھسے کہا کہ بکہارٹ
کی وفات سے کچہہ پیشتر مین وہان موجود تہا اوسنے مجکو بخوبی یقین کرا دیا کہ مین واقع مین مسلمان
ہون اور مسلمان ہی مرونگا اوسکے تذکرہ نویس گمنام نے جو اُسکا تذکرہ اُسکی وفات کے بعد
لکہا ہی اُسکی موت کا ماجرا لکہا ہی مگر اوسکے مذہب کی نسبت احتیاطاً ایک لفظ بہی نہین کہا وہ
جانتا تہا کہ اگر سچ کہل گیا تو میری کتاب کی فروخت پادریون کی بہتانون سے جاتی رہیگی مگر
جملہ ملا ہی جو میری بیان کی تصدیق کے لئی کافی ہے وہ جملہ یہہ ہی کہ وہ اُس رات کو پونے ۲

ع دیباچہ سفرنامہ بکہارٹ صفحہ ۱۳×۱۲

ع دیباچہ مذکورہ بالا صفحہ ۱۰×۱۱

نکہے بلا آہ و نالہ فوت ہوا اور اسکی درخواست کے بموجب اُسکی تجہیز و تکفین اہل اسلام کے طور پر
اور اوس معزز رتبہ کے بموجب ہوئی جو وہ باشندونکی نظرونمین رکہتا تہا اگر وہ حقیقت مین مسلمان
تہا تو اسکی یہہ وصیت کہ مجکو مسلمانونکے قاعدہ کے بموجب دفن کرنا ایک امر طبعی ہی اور واقع
مین اگر عیسائی اسکی درخواست نامنظور کرتے تو گورنمنٹ اُن سی جبر کراتی کیونکہ یہہ غالب تہا کہ گور نمنٹ
عیسائیونکو اجازت دیدیتی کہ وہ مسلمانونکو اُس فخر سے محروم کردین جو اس مسلم کیوجہ سے اُنکو
حاصل ہوا مگر یہہ ظاہر ہی کہ مسلمانون نے بلا تکلف اُسکو برٹش گورنمنٹ کی نگرانی اور اوسکے وطنیون
کے ہاتہو نمین چہوڑا جنکو پورا موقع تہا کہ اپنی لیاقتین آزماکر اسکا مذہب پہر بدل دیتے معلوم ہوتا ہے
کہ اس شخص کو دین محمدی کی جانب داری مین کچہہ تعصب نتہا بلکہ نجلا اسکے اُسنی اپنے عیسائی آقاؤن
سی جنکے یہان سی اُسکی گذر ہوتی تہی اُسکا اخفا ضروری سمجہا ٭

۲۳۲ اگر اوسکے تذکرہ نویس پر اعتبار کیا جاوی تو معلوم ہوتا ہی کہ یہہ شخص نہایت عمدہ
رویہ اور بڑی خوبیونکا آدمی تہا منجملہ اور پسندیدہ افعال کے جو اس کافر مرتد کے بیان کئی گئی
ہین ایک یہہ تہا کہ وہ دسہزار روپیہ کا مال صرف اپنی مان کی پرورش کے لئی چہوڑکر مفلس قلاش
ہو گیا ٭

۲۳۳ جو اعتقاد کہ مسلمانون کا اپنی مذہب کی درستی مین ہمیشہ ظاہر ہوا ہی اور جسپر امتحان
کامل ہی ہر ایک کو یقین ہو جائیگا نہایت عجیب ہی مین ناظرین سی التماس کرتا ہون کہ اُس ماجرا کی
طرف رجوع کرین جو اکبر بادشاہ ہندوستان کے تین پادریون کے بلوانے کے باب مین
لکہہ چکا ہون اور اُس طریق کیطرف جسمین اونہون نے دین عیسوی کو یونان اور دوسرے ممالک مفتوحہ
مین جاری رکہا ہی اور آخر کار اس حقیقت حال سی جو اس زمانہ مین گذری ہی کہ سلطان روم اور مصر
کے پاشا نے بہت سی نوعمرونکو لندن اور پیرس مین تعلیم کے لئی بہیجا ہی اور اسبات کا کچہہ خوف

نہین کیا کہ اُنکے اصول مذہبی مین خلل آئیگا +

۲۳۴ مینے نہایت معتبر سے سُنا ہی کہ ابراہیم پاشا کا بیٹا اور حال کے مصر کے پاشا کا پوتا اور وارث پیرس کو تعلیم کے لئی جلد آنیوالا ہی

۲۳۵ ایک نوجوان مصری نے جسکو مصر کے پاشا نے تعلیم کے لئی اس ملک مین ظاہرا اس مراد سے بھیجا ہی کہ وزیر اعظم اسملک کا ہو اور جسکے ساتھہ کہ میری ملاقات بہی ہی مجھسے کہا کہ ایکصاحب نے میرے مذہب کے باب مین مجھسے گفتگو کی اور کہا کہ اگر تم اپنا مذہب چھوڑکر عیسائی نہو جاؤگی تو یقینا جہنم مین جاؤگے اس مصری نے مجھہ سے رای پوچھی جسکا مین نے یہہ جواب دیا تاوقتیکہ مجھکو تمہاری مذہب کی کچھہ واقفیت نہو اُسوقت تک مین کچھہ رای نہین کہہ سکتا کیا تمہاری مذہب مین یہہ ہدایت ہی کہ ایک خدا کی نہایت تعظیم سے پرستش کرین اور اسکی مرضی پر توکل کرین اور اگر زندگی دنیا مین اعمال اچھے ہون تو آخرت مین خوشی کی توقع ہو کیا یہہ بہی ہدایت ہی کہ سب اپنے اعمال مین حق کرو اور دوسرونکے ساتھہ اُسیطرح پیش آؤ جیسا تم چاہتے ہو کہ وہ تمہاری ساتھہ پیش آئین اُس مصری نے جوابدیا کہ ان سب چیزونکی ہدایت اسمین ہی پہر مین نے اُس سے کہا کہ تو تم اپنی متقدمین کے مذہب مین رہو یقین کرو کہ خدا تعالی تمکو جہنم مین داخل نکریگا ایک رای کیلئے یعنی امر ایمان کی جہت سے جو امر اضطراری ہوتا ہی نہ اختیاری اسلئے کہ آدمی اعتقاد اور عدم اعتقاد مین اختیار نہین رکھتا اسیواسطے ایمان کبہی مضمون لیاقت کا ہو سکی نہ مطلب سبب سزا و جزا کا مین خیال کرتا ہون کہ تم مین اسقدر عقل ہی کہ یہہ یقین نکرو کہ ایک مسئلہ مثل مسئلہ جہنم رسیدگی کے جو اوصاف جمالیہ الہی کے خلاف ہی اور جسکی یہہ اشراف لوگ ہدایت کرتے ہین صحیح ہووے کیونکہ ایک ہماری مشہور پادری یونین سے ڈاکٹر سائکس کا قول ہی کہ خدا کے اوصاف جمالی کے خلاف کسی بات پر یقین نہین ہو سکتا گو وہ معجزون سے دہی کیون نہوئی ہو جن لوگونکا دل کہ تربیت سے

ظاہر ہوگیا ہی صرف وہی اس بندہ کی مسئلہ ذیل کی راستی مین شک کرسکتے ہین کہ خدا سب جگہہ
حاضر ہے یہ وہ دیوان سے کلیسا ئین اور نصاری کے گرجا مین اور مسلمانونکی مسجد مین اور برہمنون
کے شوالے مین وہ شخص کہ چاہتے ہین کہ تم دین عیسوی کی راستی کے سوال کیطرف توجہ کرو مجھکو
شک نہین کہ انکا ارادہ نیک ہی مگر اُس مضمون سے وہ بہت تہوڑی واقفیت رکہتے ہین جسکے لئے تمکو
نصیحت کرتے ہین جب وہ دو یا تین مصنفون کے جواب مضمون عیسائیونکی طرفداری مین پڑہ لیتے ہین
تو وہ خیال کرلیتے ہین کہ ہمنے سوال کو سمجہہ لیا اور اُن تصنیفات کو نہین پڑہتے جو اُنکے خلاف
لکہی گئی ہین اسلئے درحقیقت وہ غالباً اُسکو اسقدر بھی نہین سمجھتے جیسا اُس صورت مین سمجھتے کہ مطلق پڑہا
ہوتا علاوہ اسکے وہ جنہی سس کی کتاب کو کیا سمجہین گے جسکے ترجمہ کی نسبت دو فرقون بلکہ
دو شخصونکا بھی کبہی اتفاق نہین ہوا اور جو اونکے مذہب کے لئے ضروری ہی اگر دین عیسوی کے
مذہب کی راستی کے سوال کے سمجھنے کی تمکو غرض ہے تو تمکو ضرور ہی کہ اول زبانون لاطنی
اور یونانی اور سب سے بڑہکر عبرانی سے بہت کچہہ واقفیت حاصل کرو اور تا وقتیکہ عبرانی زبان سے
اسقدر واقفیت نہو تو رای دینے کا دعوی کرنا فضول ہی جب تم اسقدر تحصیل کرچکو تو پہر کئی
برس تک چند گہنٹہ روزمرہ کے مطالعہ کے لئے مستعد ہو تب تم اُس امر مین حاذق ہوگے اور اگر
تم ان امور کے لئے مستعد نہین ہو تو یقین مانو کہ تمکو شاہد ہونیکی طرحپر رای صحیح دینے کا مطلق موقع
نہین اسلئے پہر مین کہتا ہون کہ اگر تم سمجھو کہ یہہ امر تمہاری طاقت سے باہر ہی تو اپنا اعتماد اپنے
پروردگار کے الطاف اور انصاف پر رکہو جو ناحق کبہی نکریگا اور نہ کوئی چیز بعید از عقل چاہیگا
اور اپنے سلف کے مذہب پر قانع رہو +

۲۳۶ میرے دلنواز نوجوان دوست نے مجہسے کہا کہ مین مطمئن ہوا کہ آپکی نصیحت
خوب ہی اور مجکو شک نہین کہ وہ اسکی پیروی کریگا اور مجکو امید ہی کہ کسیدن جب وہ ابراہیم کے

ماتحت وزیر اعظم ہوا تو اپنے دلچسپ ملک کو وہی شادابی از سر نو بخشیگا جو خلفا کے عہد مین تھی *

۲۲۷ گو بعضے کہین کہ یہہ حکایت محمد سے تعلق نہین رکھتی مگر مین نے بہتر سمجھا کہ اپنے جواب مضمون کے خاتمہ پر اس حقیقت حال کا اظہار کرون جو کہ ممالک مشرقی کے باشندون کے لئے مفید ہے یعنی سلطنت ابد مصر کے سلطان اعظم جو بالفعل سریرآرا ہین اپنے جوانون کو تحصیل علم کے لئے مغربی ملکون مین بھیجتے ہین جس سے کہ نہایت امید ترقی اُن ممالک کی ہے جنپر وہ فرمانروا ہین اور جس سے کہ ہر ایک فیاض اور خلق دوست شخص کو بڑی خوشی ہونی چاہیئے *

تتمہ

کلاسیکل جرنل کی جلد ۳۰ صفحہ ۲۳۲ مین عبارت مندرجہ ذیل ہے مفتی کا جواب اسطرح ہے کہ دین محمدی کے خلاف راے دینا ضرور نہین کہ داخل کفر اور جرم ہو اسلئے کہ سلطان نے اپنی رعایا عیسوی کو بدون خصوصیت کے اجازت دیدی ہے کہ اپنے مذہبی عقیدہ کو بلا مزاحمت ادا کرین پس اگر انھون نے اُس عقیدہ کو بوساطت طبع مشتہر کیا تو اُنپر زیادہ الزام نہین ہو سکتا بنسبت اسکے کہ بذریعہ منبر یا وعظ کہنے کے مشتہر کرتے غرضکہ لوگونکا بموجب قوانین کے سزایاب ہونا اسجہت سے نہین ہے کہ صرف خلاف راے کے مرتکب ہون بلکہ اسجہت سے کہ عوام کے حق مین مضر کوئی بات کرین فتوی مذکورہ بالا بغور قابل مقام قسطنطنیہ مین ساتوین صدی ہین بڑے ملک الفقہا رئیس المفتیین نے جو بمنزلہ ہمارے لارڈ چینسلر کے ہے دیا ہے اسکو اُن قوانین سے مقابلہ کرو جو کہ چند سال ہوئے کہ انگلستان مین اور خاصکر آئرلینڈ مین پوپ کے مرتدون کے بابمین جاری کئے تھے اور مجکو یقین کلی ہے کہ ہر ایک حق پسند آدمی جاہل ترکونکو فیاضی مین فائق سمجھیگا یہان ہم دیکھتے ہین کہ وہی سلسلہ صحت کا اور وہی بحث سے بیخوف ہونا قسطنطنیہ مین نمایان ہوا جیسا کہ ہم پیشتر بیان کر چکے ہین کہ ہندوستان مین اکبر کے عہد مین ظاہر ہوا تھا۔ مؤلف کو یہہ عبارت بعد طبع جواب مضمون کے معلوم ہوئی

اطلاع

یهه کتاب جناب مولوی سید احمد خانصاحب بهادر سی ایس آئی کے خاص خرچ سے ترجمه
چهاپه هوئی هی اور اسلئے تمام حقوق معینه ایکٹ ۲۰ سنه ۱۸۴۷ء انهین کی ملک هین اور انهون نے
وه اپنے تمام حقوق محمدن اینگلو اورینٹل کالج فنڈ کمیٹی یعنی مجلس خزینة البضاعه لتاسیس
مدرسة العلوم للمسلمین کو دیدئے هین اور اب مالک ان حقوق کی وه کمیٹی هے پس کوئی شخص
بلا اجازت اس کمیٹی کے اس کتاب کے چهاپنے کا مجاز نهین ؛

٦ مئی ۲۹ حو ـ ح

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائیگا۔

تجاویز

جامعہ عثمانیہ

۱۔ ایم اے [illegible] میں [illegible] کتابیں ایک ایک [illegible] نصاب [illegible] جامعہ [illegible] شامل [illegible]

۲۔ [illegible] دو کتابیں [illegible] [illegible]

۳۔ [illegible] کتابیں [illegible] ایم اے [illegible] [illegible] طلبہ [illegible] جائیں

۴۔ [illegible] ایک [illegible] کتاب [illegible] پر [illegible] جائے گا۔

۵۔ [illegible] کتاب [illegible] کا [illegible] ہے۔

۶۔ [illegible] کتابیں [illegible] جائیں گی۔

۷۔ کتابیں [illegible] کتابت [illegible] جائے۔

۸۔ قلمی نسخے [illegible] جائیں گے۔ فقط